سری بھگوان دیاندھان کارن کرن کی کرپا سے

پوتھی تلسی کرت رامائن کے ساتوں کانڈ اردو منظوم بنظم دلکش پاکیزہ گفتار مسمیٰ بہ

رامائن بہار

مع لب لباب رامائن نتیجہ طبع موزون سخنور ارجمند خیال بابو بانکی بہاری لال متخلص بہ بہار

مطبع نامی منشی نولکشور میں بخوش آئینی چھپی



گورو جی سہائی ہو

سری گنیش آئینہ

سری گنیش کو سمرو جی کاسے | مرادو ل پاؤ دکی دعاسے



اُستت سری دیبی جی کی

پڑھو اُستت سری جی کی آدھے
گھر ایک ہاتھ کھپڑ دوسرے سے
سبے چاہیں دیکھ بخشش میں سراج

نواؤں سیس اپنا التجا سے
سوم میں [illegible] ترسول چوتھے
او نصیبوں کے ہاتھ [illegible] بلی ج

وہ ہیں پنچھی سری دیبی بالا
کروں میں صفت کیا لال زبان سے
نظر کرا سے دیکھ [illegible] من میں

کریں چمن میں جن [illegible] کو نہالا
لکھے کو کیا زبان خامہ بیان سے
زبان پر نام ہو [illegible] میں

کی بانسے بہاری لال اسا
سری کالی [illegible] پاسا



استت سری جگرگیت کی

مین سمرون عزت علی باکمال
سمجھ اور عقل مین علم و ہنر مین
جو سمرے نام اونکا ہو سکے خوشدل
مین او مجلس مین اکثر توان ہون
پر اوکا بیت کی نادم ہو عزت

سری جگرگیت جی بہید پراپ سے
نہ کوئی اودن سو اخبت کے نگر مین
سرور جاودانی اوس سے حاصل
دل و جان ہے مین اونکا وصف خوان
ملی اونکی دعا سے جاہ و حشمت
لکھی یا کہ بہاری لال استت

بیسنا چوپٹ جہان بیدباجی سے بہیدا
ہر مثل افلاطون علم دفتر دھرم راج
ہو یا ہے سب پیشن زبان مین
بیٹا سیاہ صدر ولی رہیں تہر سے
... شرف اون سے سبہی کو
... ہر دم دیا سے شاد ...

نثیری اونکی ہے سب پر ہویدا
اوسی مین بہیکے ہاتھ ہر گل مجلس کی لاج
رعیت ہے بہت اونکے امان مین
لکھے تخمیس کا گل بار جہ سے
سلطنت کے امان ہے ہر کسی کو

در تالیف کتاب

مرا باپ کہ بہاری لال ہے نام
سوم وجہ کی ہے تنخواہ پنجاہ
اٹاوا خاص جو ہے وطن ہے
وکالت مین معزز نامور ہیں تھے
محافظ دفتری کا تھا ... کام

تخلص مین بہار گل سے بکام
ہے انگریزی مین عہدہ جلیلہ
لقب سے مثل گل ... ہے
وہ عالم علم و دانائی مین ہر تھے
و مانند ... اون سے حاصل ... کام

میرا ابن سکینہ کالیستھ ہم ...
سکان محلہ راہ ہے شہر دہلی
پہد منشی تحصیلے رام نامی
بچا ہے بہادر سنگہ نامی
پیارے لال جی اونکے پسر تھے

برادر ہمدگر ہین خاص ... تن
لسب جمنا سے گھر گھر ... نکلی
تخلص تھا بہ لالہ خوش کلامی
رہے وہ شہر دہلی مین مدامی
عجب خوش خلق با علم و ہنر تھے

برادر جھنتی پرساد نامی
رہا خوشدل مدام اون سے مدامی

برادر خاص ہین الفت مین مشہور
ہمیں بس جگر کی محبت انکی بھرپور

خلف مین تین اونکے نیک بنیاد
وہ رام و جانکی اور شیو بر شاد

دگر ماموں جو موجود زمان ہین
وہ گوری سہائے نامی بیگمان ہین

پسر شش سے او دہم ہین جو دو تن ہین
وہ لوکھر اس جی شیرین سخن ہین

دگر کلیان مین بارامی روشن
سعادت سے رہین ہر ال کے محسن

جو خالو زاد بھائی تنہ پہن ہین
گل الفت کے وہ بلبل چمن ہین

برادر زادہ بدہ سین طینت
لیاقت گنگی سبقت بیہر

عزیز از جان پتیم رامی نامی
مودب ہین بہر شیرین کلامی

مجسٹریٹ آنریری اور وکالت
خطاب ہی ہی با شان و شوکت

برادر خرد کا پرتھم پسر ہی
بہ الفت ہر دو تن جان جگر ہو

دگر جو روپ نارائن ہی بالو
بلفظ زندہ بڑے چاچا کا دلجو

وکیلوں مین معزز ہین وہ مشہور
ہے اونکے لطف کا ہر ایک مشکور

چرن ہین ام کے شب کے شیرین
ابھی تحمار وہ عینے نگر ہین

برادر انکے چھوٹے لال نامی
مودب ہین بزرگوں سے مدامی

پسر انکے جہان ہین چار تن ہین
لیاقت خلق مین شیرین سخن ہین

بہاری با چتر گوری بیشنکر
سعادت سے رہین دل شاد خوشتر

سعادتمند اونکے دو پسر ہین
پدر خوش خلق کے جان جگر ہین

بزرگوں کے رہین بیا یہ ہین خوشدل
سبھی گلزار کے گل ہمد گر بل

کلام رام مین تحریک ہر دم
برای مختصر کرتے تھے ہیم

تمنا دوستان سے ہوی جو بالی
کتھا راماینی لکھکر سنائی

جہان مین نام خوش رامائن ہو
سری لچھمن پیا سے دانی ہو

دلی الفت جسے ہو بس یا لکھا ہے

ادھر ہین تھے وہ ناظر حال نی لو
وہ سیتا لور مین تھے ممنون حال

مرے جو خاص ماموں کے پسر تھے
وہ نبتی ہر جہان مین نام ور تھے

نکو صورت نکو سیرت نکو نام
سعادت سے ہین ہر وقت خوش کام

پسر شش تن بہ الفت ایک جا ہین
گرامی حوصلہ عز و شان ہین

پسر انکا ہی دھنپت انکی نامی
سبب ہر کی دیا سے خوش مدامی

قدیمی اونکا پٹیالی وطن ہے
عجب قصبہ خیابان چمن ہے

ہمین اونکے پسر طبین بہ بر شاد
سعادتمند ہین اور نیک بنیاد

یگانہ خاص لچھمی رام بھائی
دلی الفت سے اونکو با صفائی

لیاقت مین ہین دو وارا نامور تا
برادر مہدگر شمس و قمر مین

پرسیڈنٹ ہین بچ
چکت با بچہ گل
ہین اونکے دو ور
پسر اونکے پیار
مرے ساد ھو بچا
جو چھوٹے لال
ہنومان و رجوا
ہین ڈپٹی منصر
ہین پرتھم پورہ
وہ ڈپٹی منصرہ
ہین گلدستہ
لکھا کیا خوش
جو ہو سامع سر
لئے خواہش د

وجہ تصنیف راماین

لکھم پہ خاص چلے ہندوان کے
جہان گنگا نگر کی دھوم چا عیان ہے
ہین ساہو اس جا

غلام رام کے فرزند ہین وہ
ہین پرستھم دوارکا پرساد دلشاد
پسر پنجم ہین موہن لال نامی
بناوین رام لیلا سال درسال
سر دفتر ہری ہر ہین یہ پرساد
مجھے انسے قدیمی ہے محبت
پسر انکا ہے گنگا جی کا پرساد
مرے سکھدیو ہین بیرلو بھائی
شفیق حال ہین کاشی پرساد
کنھیا نام گردھاری وہی ہے
انھین الفت ہے میرے دل سے مشغول
ہزاری لال مصری لال مشہور
ہین مشفق الیشری پرساد نامی
جگت کے ناتھ سے پرساد پاوہ
ہوئے خوش یہ کتھا مین نے سنائی
ہوئے ہین دیوتا چندی سہائی
ولی الفت جو دیکھی اس کتھا سے
پڑھین لکھکر جو راماین کتھا ہین

سعادت کے بہت پابند ہین وہ
دوم ہین رام باسیتا انکو زاد
ششم ہین شیام سندر خوش کلامی
اسی چرچا سے رہتے ہین وہ خوشحال
دیا سے ہر کے وہ دائم رہین شاد
دو جانب سے بڑھی الفت مین الفت
بزرگون کے رہے سایہ مین آباو
قدیمی دوستی دل سے نبھائی
بظاہر باطن یکسان ہین وہ دلشاد
ہری بانکے نام بنواری وہی ہے
ہوے شاگرد خود طبیعت سے مشہور
ہے نبیل پور قدامت اب لکھم پور
انھین ہے رام سے الفت ہلاسی
ہوئے ہر بھگت سے خوشدل رنگا وہ
کلام نیک مین اصلاح پائی
تو نام نیک نے رونق بھی پائی
کیا ظاہر انھین اس مدعا سے

پسر انکے عجب شیرین سخن ہین
سوم ہین نام تلسی رام جانو
بہاری بیج ہین یا لال مشہور
وہین سے اس کتھا کی ابتدا ہے
عجب خوش خلق عالی خاندان ہین
چرن کالی کے گوری کے پسر ہین
جو پایک رام کو جگ مین لکھانو
پسر ہین نندرام متھرا پہ پرساد
پسر ہین چار جیون اربع عناصر
سررشتہ دار جھاؤ لال صاحب
نہ خوش اخلاق اور شیرین کلامی
برادر مہد گرو سے چار تن ہین
ہین گوری لال پرسپو دیال و پیو
ہین تنشی کے پسر سنہ خوش نکو زاد
لکھا مین نام ہر کی التجا سے
پسر ایک انکا سیوک رام کا ہے
ہوئی تحریک سب کی اس کتھا پر

برادر مہد گروہ ہفت تن ہین
گیا پرساد چوتھے جگ لکھانو
پسر ہفتم وہ ہین دلشاد و مسرور
ہوئی انجام اب ہر کی دیا سے
لیاقت مین وہ یکتائی زمان ہین
لقب بابو خزانہ پہ مسند ہین
مرے محسن گوبا پرساد جانو
نکو صورت نکو طینت نکو زاد
محبت اور لیاقت مین برابر
ہر اک دل کے ہین محسن رای صاحب
رہین کرپا سے رگھوبر کے مدامی
لیاقت علم مین دانا ہی غنی ہین
رہین ہر کی دیا سے شاد و مسرور
لیاقت علم مین یکسیک سے ازداد
رہے ہر کی دیا آتیر و فا سے
دوم پرساد ناتا نام کا ہے
کلام ابتدا سے انتہا مین
ہوئے خوشدل سبھی سنکر سبھا مین

برات جانا شنکر جی کا



بیاہ شب شنکر جی کا بیان

ہین سمرون نام شنکر دل صفا ہے
ہمالہ گر تھے یک راجہ سجل
کہا انجم شناسون کو طلب
ہے اسکا نام گرجا پر وفا ہے
جو پہنچین پیا کو ہین سمن یہ پر ہالہ
کہا نارد نے ہین کیلاش پر
کیا انکار پر جسم بھبوت والا

نظر کر پا کرین اپنی دیا ہے
دیا تھی جی ہین ریل ہماصف جھیل
بتاؤ نام اسکا کنکر خشت
لنگ اسکو سب شنکر دیا ہے
تلاشی بر سوجھے دیس ہین جا
گئے بر ہماد ہین کو بھید پا کر
وہ سب کیا دکھ بر بیاہ کا بھولا
بہار آئی بیاہی شیو نے گرجا

بیاہ گرجا کہون کلک زبان ہے
ہوئی پیدا جو ادس راجہ کے گھر
جو پوچھا حال وسکا بچہ پن ہے
ہوا جب ہوش تھی من ہین بچہ
بہت ڈھونڈا نہ پایا بر نہان کو
کہا شنکر سے اب گرجا بر و تم
بیا ہین کو چلے شنکر جو گرجا
فلک کے زیر سے پھول ہر جا

سنے مختصر شیرین بیان ہے
حسین خوبرو و ماہ پیکر
کہا نارد نے یون شیرین بچن ہے
چیا ہے دل ہین شنکر پو لگی تھی
ہوے لاچار تب لوٹے مکان کو
دیا ہے اسنے اوسکا دوکھ ہر کو
ہوئے تینتیس قسم کو ٹھا دلوا گیا

استت سمرن کی مہادیو جی مہاراج

بھولا ناتھ کرپال ہری ہر دیس دیس بکھان کیو
نیل کنٹھ شیت نگر بھولا سو کہہ ہرن نبھان کیو

دینا ناتھ جگت پر رسا سب شب شنکر نام کیو
ہر ہر کہون ہری ہری ہر گن نین من گیان کیو

بولت ہین ہم بھولا بھولا ہر من میں دھیان کیو

ہر ابنا سی لکھت لکھت ناتھ سنی نام شیو آس شو منگت لیو
پاربتی پیاری پیاری کو جل گات کو سنگ لیو
جن بن بھرت بھرت جیوان پیارو جنگی کو دھنگ لیو
جل رے چڑھا تہجے نوا تجھ دو داؤ ایک ہی بر گنگ لیو

دین دیال کاٹ ہر راسا چین ہم من پہچان کیو

سنے گلے بیچ ناگن کی مالا بدن کنڈل کان لگو
باگمبر کے چھالا ادھے ڈورو ڈورو دھیان لگو
انگ بھبھوت جٹا بیچ گنگا کا جیند رمان مان لگو
ہین بردا ایک دیا نا یک گن گاوت من گیان لگو

بھولا ناتھ دیال تہون جوت ہی کلیان کیو

سنوک سنچ پیالا چاٹی بھبوت برات سنگ لیے
بیل ناد یا گنیہ سواری کو تل سنگ ننگ لیے
کر ڈر وسو بت اسنند باجے جھانجھ مردنگ لیے
بری تیان پرکرین بھانت بھانت کے رنگ لیے

بیاہن چلے سب ... سبھا ساماں کیو

اسا لگی بھرن ... بھولا ناتھ کرپا لا
بل بھر نظر دیا کر جیوہ جین مین ہو سکے ساتھ

وہ ہے دہرم نیتر اور ناری سو کہہ سا بتی تیرتھ کا لالا | اسنار شت نام شیو شنکر اگیاتن من مالا

بانکے داس کہتے جو رہے اگیان مین گیان سیو

آغاز بال کانڈ

پیدا ہونا رامچندر جی کا



ہوئے پیدا جو دسرت سے وہ بلبل چارتن بھائی
بیاہی جا جنک پور مین جہان سیتا جنک جائی

یہی ملتی کرت ملسی داس جی کی
اودھ کے راج مین نامی تھا راجا
کوسلا نام بانو اولین تھی
اجودھیا جای تیرتھ ہندوان ہے
رعایا زیر حکم اونکی تھی اوس جا
بہشت مین گروشتے کہین ہے
کرو سے حال سنگی رکھ سنا جب

لکھا مطلب عبارت مین کمی کی
شہنشہ تھا سلاطین جہان کا
دوم مین کیکئی الفت گزین تھی
سلف سے راج مرسا کا ان ہے
تونگر داد سے خوشدل سراپا
گئے لاچار خواہش دل کی لیکر
ہوئے وہ معتقد دل سے ہمین

کہون کیا صفت شاہ ہفت اقلیم
تھے بے تا تھین اونکی تین رانی
سمترا نام سوم مہ جبین تھی
پری در رشک باغ جنان ہے
تمنا اونکی دل مین تھی پسر کی
رکھی سنگی جو عابد تھے زمانہ
زمان مکار سے رکھ کو بلایا

وہ دسرت صاحب اورنگ و دیہیم
محبت مین وہ تھین یکتا یگانی
وفا کیش و حسین و نازنین تھی
اودھ مین اوس جگہ تیرتھ بیان ہے
رکھون سے تھی شکایت اوسکو
ہر ایک تھا معتقد شت
بصد تعظیم عزت سے بٹھایا

کیا رکھ جی نے جب وہم جگ اوس جا
کہا شہ سے کہ خواہش دل جو ہے
دو حصہ پر دو بانو سے لیے جب
ہوئے تھے کیکئی سے بھرت جو ہم
سونترا سے لکھن و ستروہن تھے
بیان کلک بان جو ہیر رکھی کا
وہاں تھا تاڑکا ماریچ کا ڈھنگ
کہ راجا رام مارین انکو آکر
لکھن اور رام نے کیسے کہا تب
رکھیشر نے کیا جب جگ اوس جا
وہیں پر رام و لکھن نے پہر بیابان
ہوئے بیخوف سو اتیسے

ہوا اوس جگ مین اک ہر دیا
یہ چرو پرساد لیجا کر اوسے دو
کھلایا تیسرا کو کہکے مطلب
سونترا تھیں جو سب حالت مین ہم
دیا انعام زر راجا نگن تھے
عبادت کے لیے تھا بن مین پایا
کیا کرتے ہمیشہ جگ بن جھنگ
تو مکو جگ کرنا ہو میسر
کرو تم جگ اس جا بیخطر اب
گذرا اوس دم ہوا پہر تاڑکا کا
سو پایا تاڑکا مارا بیک آن
خوشی سے رام کی الفت تھی ہردم

پکائی کھیر شہ کو دے کے بولا
دیا پرساد بانو اولین کو
ہوئے جب رام کوسلا سے پیدا
مراد دل جو بانو کی برآئی
بھرت اور سترہن رام و لکھن تھے
جو بسوامتر کو صحرا او مین آیا
رکھی نے جب بہت تکلیف پائی
وہ راجا پاس جا رام لکھن کو
جو آویگا یہان پر دیو خونخوار
سوباہو تاڑکا ماریچ دیوان
لگا ماریچ کے جو بان جا کر
سکھائے دل سے پھر علم ہنر سب

بمیزان خرد مقصد کو تولا
اوسی سے نصف لیکر دو بھی کو
خوشی سبکو سبھا مین تھی ہویدا
سوم نے بھی بدل لیکن پائی
محبت مین گویا وہ ایک تن تھے
عبادتگاہ صحرا مین بنایا
یکایک اوسکے جی مین یہ سمائی
رکھیشر مانگ لا کے سر و تن کو
تہ شمشیر ہوگا وہ ستمگار
پڑا کے اوس جگہ خونخوار شیطان
گرا لنکا مین جا کر یار رکھا کر
ہوئے مشتاق فن رام لکھن تب

پیدا ہونا راون کا



حال پیدائش راون

قلم لکھتا ہے اب احوال راون
انھوں نے جب ہمین کو سنایا
ہرن اچھ دگر تھا ہرن کسب
ستم ایجاد تھے ہر دو برادر
دیا دلمین جو آئی رام کے بس
بچھاڑا اور شکم و دندان سے پھاڑا
پڑھاتا جب الف بے اسکا استاد
کھڑگ لے ہاتھ مین تھا یا کہ بتلا
جواہر سنگ مین لعل یمن مین
دیا مٹی ہم [illegible] مین
جو نکلے کھمبھ سے اندر نہ باہر
جو مارا ہرناکس تھا سخت
نتیجہ کی تو بڑھا آپ آئے
قوی بازو توانا سینہ افگن
بدل جب کمبھکرن کو نیند بھائی
تمنا دل سے جب وہان پایا
خراج زر کا ہر دم پاسبان تھا
گیا لنکا مین لیکر فوج شیطان
خراج زر نہی کا ہو طلبگار
رکھوں نکلے خون بھر کے کٹا
سے آگے دیا [illegible] جب ہان
یہین سے ودری کا حال راون
پھر اسکے بعد راون جو کہا تب

شنیدہ اچھیں ہین تھا وہ پر فن
ثمر اسکا دعا سے ہی پایا
وہ تھے شہر و اپنے اندر [illegible]
زبان تیر جور کا [illegible]
کھنی من مین [illegible]
عدم کو بھیج [illegible] مارا
وہ کیا تھا زبان [illegible] رام کی
دیا تب رام [illegible]
وہ ہی یاقوت [illegible]
جگر [illegible]
یہی تھے رام [illegible]
دیا پہلا جی [illegible]
وہ [illegible]
وہ تیغون [illegible]
تو [illegible]
ہر ایک نے اپنا دل [illegible]
[illegible] زبان تھا
ملا ایک [illegible] سیدان
رعایا کا ہوا [illegible]
[illegible]
گیا لنکا وہ اس [illegible]
[illegible]
[illegible]

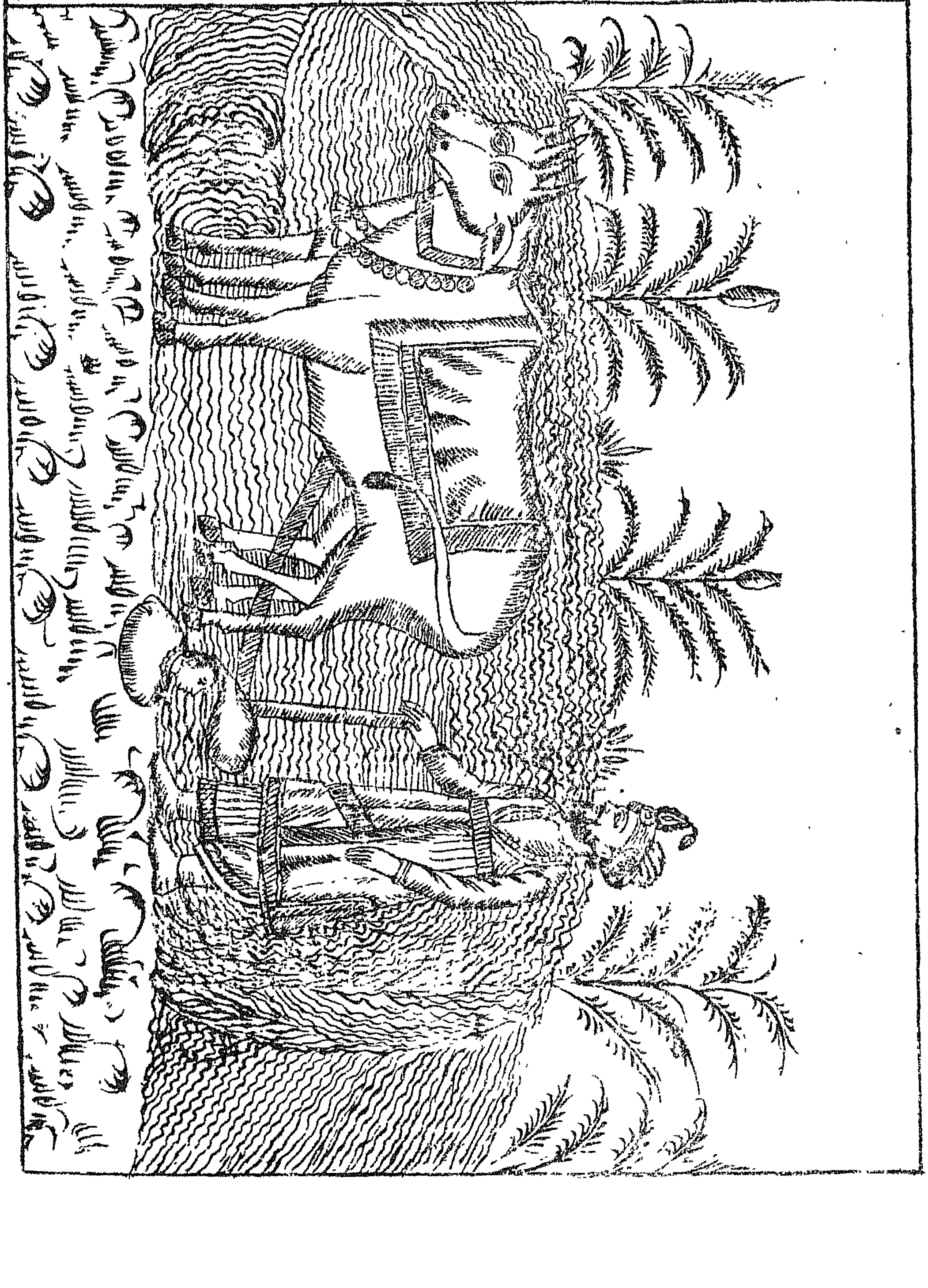
دو کشش پاسبان [illegible]
ہوئی دنیا [illegible]
[illegible]
[illegible] کری
[illegible]
[illegible] پہلا دکھا [illegible]
[illegible]
کیا پہلا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کمبھکرن اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کا ہم
[illegible] راون گیا [illegible]
[illegible]
گیا لنکا [illegible] راون [illegible]
خراج زر [illegible]
[illegible] راون [illegible]
رکھا [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
دعا سے [illegible]
ہوئی [illegible]
[illegible] اسکا [illegible]
[illegible] باندھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دعا [illegible]
[illegible]
[illegible] درخواست [illegible]
[illegible] کیا [illegible]
[illegible] کیا شیطان [illegible]
[illegible] دیا [illegible]
[illegible] قید کر قیدی بنایا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ [illegible] افسون [illegible]
[illegible]

جنک پوری مین جنک راجا تھا نامی　　رعیت داد سے خوشدل تمامی
صبح دم جانب صحرا تھے راجا　　ہر ایک نے کی شکایت مینہ کی جا
نجومی پنڈتوں نے التجا سے　　کہا راجہ سے باہم مشورے سے
چلایا ہل جنک نے کھیت مین جا　　سبوچہ خون کا شکل سیا تھا

جنک پور سب ترک کرکے جو ناگاہ　　سبوچہ سے کیا راجہ کو آگاہ
شکایت مینہ سن راجہ گھبرائے　　نجومی اور سب پنڈت بلائے
چلاوین آج ہل کھیت مین جا　　نہوگی پھر شکایت مینہ اسجا
سیا پیدا ہوئین ہین غیب سے جب　　محبت دل جنک جی کو ہوئی تب

پیدا ہونا سیتا جی کا



لے آئی گھر سیا خوشدل ہو کے
ملے جو دھا ہر گز شاہ و گدا ہو
گئے ہر اک جنک پتر کی سبھا کو
چلے رام و لکھن کو ساتھ لیکر
گرو سے رام نے پوچھا کہ ناحق
گئے گنگا رکھی معمول سے سٹ
وہ لے کو گنگ سے غصہ زن پر

جنک جی کی کہانی دخت کی جب
دھنش توڑے سیا کا وہ بیاہو
وہیں کا دن بھی پکا پل فدا ہو
ملا اشنائے رہ میں ایک پتھر
کہ یہ پتھر بنا انسان پاپل
ہے یہ بتاو وقت گنگا بھول سیا
دعا بدگو تھی جس تھی وہ پتھر

دھنش تب کا سیا نے جب اٹھایا
سُنا مژدہ کو خاقان جہان کے
جو بسوامتر پنڈت تھے گرو رام
جو پتھر زیر پا کے رام آیا
اہلیا نام زن گوتم رکھی تھی
کہا گنگا نے جا دیکھو تماشا
مفصل آنکھ سے حال اُسکا

جنک نے عہد کر اُس دم سُنایا
تمامی لو تا جیت نشان کے
سُنا مژدہ خوشی کا جو کہ تھا عام
وہ سنگین جسم کو انسان بنایا
نگہ بد اُس پہ اندر کی پڑی تھی
کہ ہو اندر مکان اندر کا بسا
مکان جنت کو گوتم پاس بھیجا

حال سری گنگا جی و باغیچہ جنک پور

گرو رام و لکھن آگے چلے جب
تسلی رام کو دی گنگ جی نے
جنک جی رام و لچھمن کی خبر پا
رکھیشر نے بتایا نام و سیرت
وہیں تعظیم سے شہ لے آیا را
ہوا جو شہر کے اندر نمودا
لگیں کہنے کہ ہر لائق ستا ہو
پہنچے اسکے گل جا چمن میں

نظر آیا بہر دریا لبالب
کیا اشنان پھر رام و لکھن نے
خود آئے بہر استقبال کی سجا
شہنشاہ زمان با جاہ و حشمت
مکان تھا رشک گلزار سارا
وہ صحن دکان تھا بازار گلزار
بیاہیں جنک انکو سجا ہو
وہیں لچھمن جانکی باغ سمن میں
پھریں حیران خوشدل ہو ہو کے

گرو نے حال گنگا کہہ سنایا
گرو تھے ساتھ میں رام و لکھن کے
ملے پہلے جو بسوامتر اُس جا
یہ ہر دو گل ہیں بس سنگ چمن کے
گرو سے لے اجازت رام لچھمن
وہاں لچھمن باغ میں دیکھو پری تب
وہاں سے ہو کر آئے چمن میں
سیا موہنی دیکھے رام چندر
تمنا رام کی تھی دل اور زبان سے

مفصل حال سب کچھ بتایا
جنک متصل پہنچے چمن کے
تو پوچھا حال ان دونوں گلوں کا
سراپا نو و فا ہو سیرین سے
جنک میں ... لچھمن و ہرن
جو دیکھا ایک نظر سو کر ہیں غش تھا
گرو نے جس چمن پہنچے چمن میں
اماں سے کی تمنا یہ ملیں بر

دھنش جگ میں اجاونکا جمع ہونا



بیان حال سیر دہنش جگ

خوشی کی نئی سی صبح امید آئی
دیے گلشن مین گل تازہ دکھائی

کمان سے نے دہنش توڑین اگر ہم
تمنا دل بر آوے دور ہو غم

کمان توڑیتے تھی پر اون کو طاقت
لکھی تقدیر مین اُس جا تھی غیرت

جنک جی نے وہان مسند سے اٹھکر
دیا طعنہ خفا ہوکر سبھو پر

جنک جی نے سنا جب ان بچن کو
نہ آئی تاب دل اُس دم لکھن کو

کمان کو نوک ناخن پر اٹھاکر
زمین سے پھینک دون جس جا کہین پر

زمین سے آسمان تک کر کے یکجہت
تماشا سبکو دکھلا دون سرِ دست

ہے سب طاقت مجھے تیری بدولت
کمان کہنے کو کیا سمجھون حقیقت

لکھن کا یہ بچن رگھبر کو بھایا
اشارہ کر کے پہلو مین بٹھایا

بحکم گرو دہنش توڑا بیک آن
جنک راجا کی خوشدل ہوئی حالت

لباس سرخ زیبا سیم تن پر سے
عروسانہ کیا لعل و گہر سے

معطر تار سے پھولون کی مالا
گلے مین رام کے سیتا نے ڈالا

وہان نغمہ تھا مطرب سیم بر سے
ملایک تھے گل افشان چرخ پر سے

کمان ٹوٹی ہی کہتے تھے سب اہل
سبھا کا ہاتھ سے لیجانا ہی مشکل

کمان کا ٹوٹنا سنکر پرسرام
چلے غصے مین صحرا سے جنک دہام

یہ سمجھا تھا عجب نام پرسرام
پرستش سے اسی کے وقت تھا کام

کمان ٹوٹی جگر پر تیر مارا
ہوا عابد کو اس دم اشتعالا

سوے بزم طرب آیا شتابی
مچایا شور و غل با پیچ و تابی

نکل آوے جدا ہوکر کے صف سے
وگرنہ قتل ہوں سب ایک تف سے

تڑپ کر یک بیک پہنچا جنک پاس
دے پر مغموم سے بولا کہ ہے آس

گرو جی کی کمان تھی پر خطا کی
تو آفت مین یہ کیا ڈالا کی

یہ بسوامتر جی نے دیکھا حال
جنک دشمن ہی کے نین کئے لال

دعا دیکر کہے ہو خوشدل پرسرام
زبان شیرین سے بولے لکھن رام

جو تھی کوشش جنک عہد وفا مین
جمع شاہ و گدا تھے سب سبھا مین

اٹھانے کو دہنش جب سب گئے تھے
ہوا حاصل کسی کا پر نہ مطلب

نہ ٹوٹی جب کمان سچ کرکے دلگیر
گیا لنکا کی جانب صورتِ تیر

نہ تھی طاقت کسیکو جیت آئے سبھا مین
چھپا و رخ کو اپنے دہ حیا مین

کہا پھر رام چندر جی سے اُس دم
ہو باطن حکم دل کا دور ہو غم

وہان اٹھکر چلی قوس سحر گہ
گرے ڈنکے سے مانند دو نو ابر

زمین و آسمان تک شور سا ہے
ہر ایک ہی دل مین اس ارض و سما ہے

جنک نادم تھے سنکر دل مین سمجھے
دیا سیتا نے دیکھی شکل لکھن کی

گرو نے کیا شاہ دو عالم
کمان ٹوٹی ہو کر سیتا کو خرم

تماشائی جہان تھے شاد و خرم
سیا کی خوشی دیکھی پھر از ہم

تن سیتا مین گلبن سی پھبن تھا
گویا گلزار مین بلبل ہو شیدا

حیا سے جیسے اپنی انجمن مین
ہوئے خوش ایام کیا یا چمن مین

شگفتہ تھے تماشائی وہان پر
کف افسوس ملتے رشک کھاکر

بہار جا سری شور مچ رہی تھی
بنا گل ورہ پھولا چمن مین

شگفتہ رنگ صحرا تھا وہان پر
پرستش کہ بنا پاکیزہ خوش تر

عیان تھا چہرے سے جلال
بظاہر عابد و پاکیزہ صورت

ہوا ایسا کہ ہر لحظہ سے
تبر لیکر چلا صحرا سے بیباک

کمان ٹوٹی ہے سنتے وہ کہان ہے
بلی ہی یا گدا شاہ زمان ہے

یہ سمجھا کیا غضب ہے
ہوئے تصویر سارے خوش یکسر

بتا جلد تھا وہ کون ایسا
دہنش توڑا ہے کن بیکون ہے وہ کیسا

کلام تلخ سے کہتا تھا آہ
گویا تیغ و تبر کی دھار تھی آہ

یہ سن کے بولے شاد ہو کر
ہوئے کر راہ لکھن پابوس جا کر

یہ ہی فخر وہی شاہ جہان ہے
خدمت مین ہے بہر کمان ہے

کمان کھنچتی ٹوٹی چلہ ناچار
مین چھوٹنے سے تھا اسد تم گنہگار

خطا اسمین نہین جا جنگ لور
ستانا ہے کیا کیون منظور

کمان توڑی نہین کچھ سرکشی سے
وہ ٹوٹی خود بخود بس کہنگی سے

ہوے جب کہکے اتنا چپ گھڑی ام
عتاب بیجا دکھا بولے پھر رام

کمان ٹوٹی ہی جتنے ہی خطاوار
غضب کے تیر کا ہے وہ سزاوار

لکھن نے جب سنی یہ سخت گفتار
نہ آئی تاب لکھو ہوئے ناچار

کہا ای پیر یہ بنیہ کمان تھی
لگا جو ہاتھ ٹوٹی ناتوان تھی

نہ ہونا شاد اوسکے ٹوٹنے سے
تجھے حاصل ہے کیا اوسکے [illegible]

کمان تیر کھیلے طفل پن مین
دھنویان بہت توڑین اس سن مین

برہمن نے سنی جس دم یہ گفتار
کہا اسے شوخ گستاخانہ [illegible]

نکرا اب وہ بیر و مرشد سے کرکے بات
برادر کا نہ ڈر ہے تجکو ہیہات

غضب ہے یا تیرے حق مین غضب ہے
نہ وقف [illegible] سے [illegible] ادب سے

مین خصم چھتری ہون طفل نادان
نہ کچھ فہمی سے کہہ بات اس آن

تبر اور سر تیرا اور یہ سبھا ہے
اگر دن جسکو شمالی وہ سجا ہے

کہا لچھمن نے سن اے عابد پیر
تو کیون پھر کمان اتنا ہے دلگیر

تو ہے نازک طبع سب عیان ہے
کہا در [illegible] کا مہربان ہے

نہین ڈرتا ہون مین تیر سے
غضب سے اوڑے آتش رو تیر سے

لکھن سے جب سنی عابد نے یہ بات
[illegible] ہوا غصے سے ہیہات

یہ لبسوا متر سے بولا غضب سے
لکھن کی گفتگو سے پر تعب سے

عجب ہے طفل نادان بے ادب ہے
نہ کی تعلیم اوسکو کیا سبب ہے

رکے ہے ہر دم جو کوئی [illegible]
نہ سیکھے چال اسکی ہے یہ مشکل

عدو کش ہے یہ سر میرا تبر ہے
نہیں اوسکو خطر وہ بے خطر ہے

امان ہر چند دی اسکو خطا سے
سے مجبور ہے اپنی قضا سے

سر اوسکا اور یہ میرا تبر ہے
خطا میری نہین ہے نا سمجھ ہم

تمہارا پاس ہے فخر برہمن
وہ اپنی جان کا ہے آپ دشمن

مرا گر پاس ہے منظور اسدم
نظر سے میری کر دو دور اسدم

کہا لچھمن نے یہ اے پیر دانا
تمہارے زور و قوت کو جانا

دلادہ جو کہ [illegible] جنگ مین [illegible]
نہین کھینچے ہین [illegible] مین [illegible]

گرجتے ابر سے برسے نہ پانی
بیان زور تیرا ہے کہانی

ہوا بیتاب سنکر عابد پاک
نظر رگھبر پہ کی اوسدم غضبناک

کہا غصے سے اے سمر پایہ تیر
تعجب وان سے ہے تیرا برادر

نہ ڈر دل مین کچھ اوسکو [illegible]
عجب تقریر [illegible] تعجب ہے

جو چاہے آبرو سے گھر کو جانا
بتا دے رو برو اسکو نہ لانا

لکھن بولے نکرا اب سخن [illegible]
چھپا [illegible] آنکھ کو [illegible]

کہا عابد نے یہ دونون برادر
تبر سے میرے ہو وین کچھ نہ جانبر

کہا رگھبر نے لے فخر برہمن
خطا لچھمن کی [illegible]

نہین [illegible] سے کا ہے اسد تم [illegible]
مزاج تند سے ڈر سب نے مانا

نکالو غم کو جسم آب گل سے
جو [illegible] کرو [illegible] جان [illegible]

جو کی شوخی لکھن نے اے خطا کو
ملاطفت سے کر اوسکو فراموش

[illegible] شفقت دل تمھین ہر دم [illegible]
خطا خوردان [illegible]

برہمن کی بزرگی ہے جہان مین
بیا بوسی ہین ہم ہر دم امان مین

برہمن است کو سر جا عیان ہے
سزاوار [illegible]

مجھے لازم ہے کرنا جو رضا ہو
غضب کی آگ سینے مین منطفی ہو

لب شیرین سے کی رگھبر نے تقریر
بنایا سوم [illegible]

ہوئے خوش دے کمان [illegible] کو اوسدم
کہا کھینچو مرا [illegible] ہو تم

مرا دل پاک ہو وہم و گمان سے
[illegible]

کمان کا ہاتھ تھا شاہ جہان کا
ہوا [illegible] گوشہ کمان کا

گیا دل سے خیال خام [illegible]
ہوا [illegible]

جگر او جان سے ہو عاشق رام
خوشی دل سے [illegible] دست رام

بہت سی عذر خواہی کہ [illegible]
[illegible]

ہوئے دلشاد شاہ جنگ پور — دل بانو بھی تھے غم ہوا دور
قدم رنجہ ہوئے بار رنگی وشت — مراد دل سیا جی کی بر آئی
چمن میں ہوا مشترام انجمن — خوشی سے دھوم شادی کی مچائی

لکھا نامہ جنگ جی نے بمسرت مفصل حال شادی کا بعجلت

قلم ہی انجمن میں نغمہ پرداز — لگا غدر روشنائی زیب دہ ساز
ہرتا صحا ہر ایک قصہ کا ناز — ہوئے آکر جمع محفل میں ساز

مبارک تھی زبان پر شادی کا نام — جنگ خوش تھے کہ جلدی ہو انجام
طلب کی خانساماں سے کہا اب — کرو طیار ساماں بیاہ کا سب

مہیا سب ہم کو کیا سامان — ضرورت پر تو مشکل ہو آسان
لیا الفت [illegible] — لکھا نامہ شہہ مسرت کو باذوق

کرائی سج شہزادیاں دولت — نگہبان جہان باجان و ملت
بہ فیاضی شہنشاہ کا ان ہے — کرم [illegible] ترا ہر دم عیان ہے

ترا ہو مرتبہ شاہوں سے برتر — [illegible] تمہیں شاہو لیے کشور
تو ہی [illegible] مثل [illegible] عیان ہے — دگر شہہ مثل [illegible] بیگمات ہے

بلی ہو حاہر یک شاہ جہان بین — جمع آکر ہوئے ہر دم کہاں میں
شکستہ دل گئے او ک نشان سے — نرالی کام جانبازی کمان سے

جنگ پور میں سب ہو کر ہم تجھیز — منہ خوں کی طرح تجھے سنایا
بیٹے فرزند وہ حالی ہم میں — او نچو [illegible] مرتبہ میں شاہ کلم میں

خوشی دل سے کمان کو توڑ ڈالا — ہو پیر رشک شاہوں کو نکالا
زبس تھی امید ہے خوش دل — مجھے [illegible] کی او نے حاصل

قدم بوسی کی اب ہے انتظاری — ہو بس [illegible] لکھو تیری
تلطف سے کرو ای شاد ممتاز — کرو اپنی غلامی میں سرفراز

برائی ہر روز ان آپ ہیں پنہان — دلی ایک حاصل ہو مطلب
دیا نامہ ہوا قاصد روانہ — اودھر میں تھے جہاں شاہ زمانہ

چلوا دا محل وہ ہر قاصد کو نام — دیا دربان کو [illegible]
شہنشہ کو کیا دربان نے آگاہ — کہ ہے قاصد جنگ جی [illegible] شاہ

بصد لطف قاصد کو بلایا — پیش شاہ [illegible] پیش آیا
کیا نامہ [illegible] سے پہلے آگاہ — ادب سے پھر دیا وہ نامہ شاہ

ہوا مضمون خط سے جب خبردار — شاہا [illegible] مفصل
دیا قاصد کو ایسا انعام [illegible] — کیا اس کو روانہ شاد واں گھر

لب شیریں کو شکر سے ملایا — جنگ کا نامہ شادی سنایا
گروشہ کے ہوئے [illegible] شاد — دعا دی ہو مبارک یا دل جان

کہا چار دن بستر پر جو آن تخت — نہیں [illegible] صاحب تخت
کرما [illegible] ہوا [illegible] ایام — کرو جلدی سے شادی کا سرانجام

چھپایا عندلیب نار سے راز — وہ گلگشت زبان ہو نغمہ پرداز
[illegible] — ہوئے خوش ہے سنکر حال تحریر

سمجھ کر شادی کا سرانجام — کیا [illegible] خود انجام
[illegible] سام — لکھا نامہ نوید ہی شادی کا ام

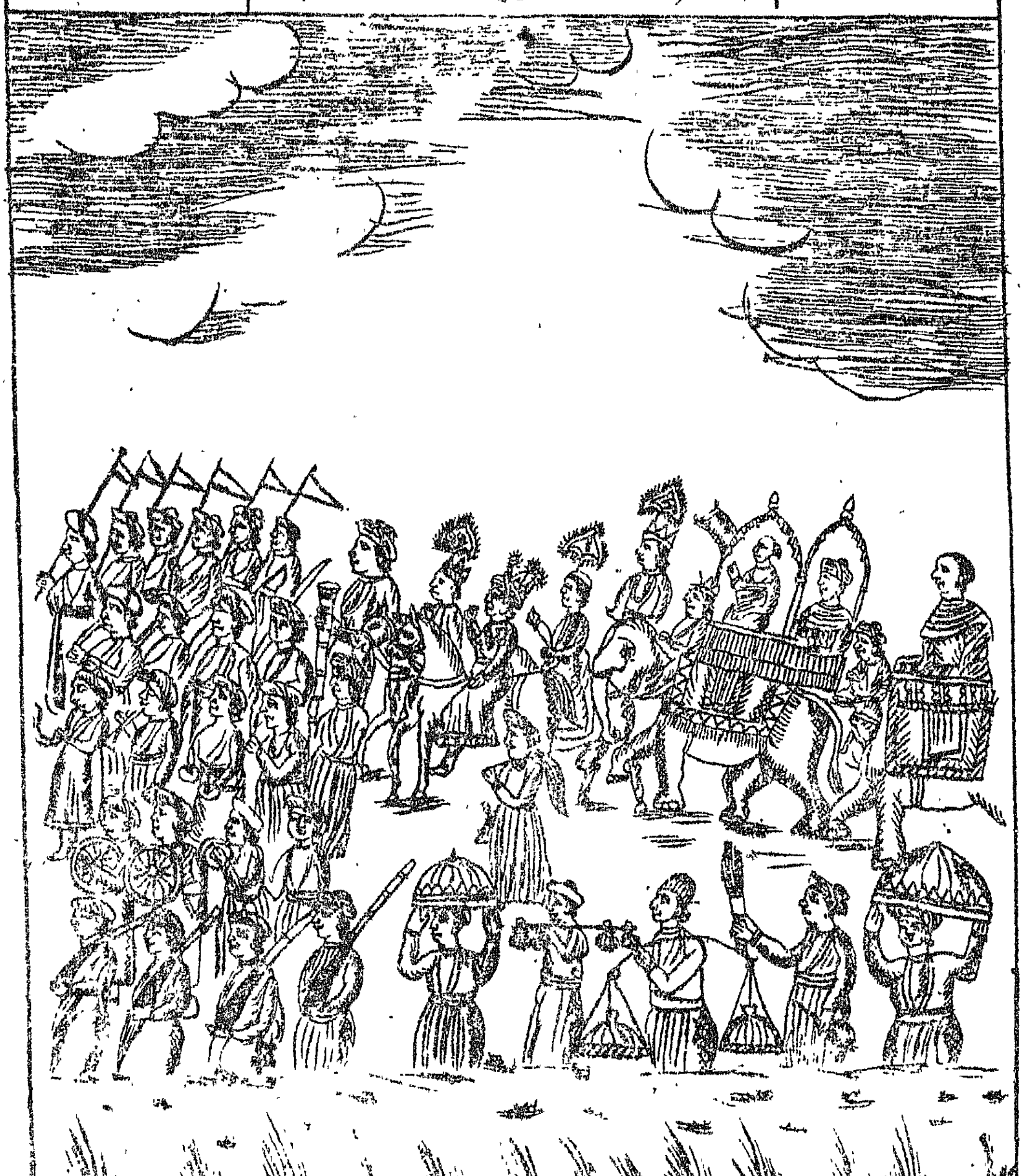
پر ایک لطافت سے با فرح [illegible] — [illegible]
وہاں [illegible] قصہ کا ناز — بخوشی الحان طرب نغمہ پرداز

زمین شاہ کو بخش طرب — [illegible] ادب
جلوس [illegible] میں تھا دا — وہ تھا موجود سب ہی ہمراہ

[illegible] — کیا وہ زیب قصر ان کو سے
[illegible] پیا دلام — سمجھ کر شاہ ودان [illegible]

کہیں شہنائی نے کی تھی آوان	رباب چنگ و مردنگ کا سامان	بجے باجے وہاں پر شادیانہ	سرود و عود بربط کا ترانہ
نہ لکھ سکتا ہوں آرائش کی تعداد	کنول اور تخت تھے گنتی سے آزاد	براتی ساتھ لیکر شاہ دسرت	جنک پور کو چلے باجاہ و حشمت
سب چلے جسم براتی شہ کے باہم	تماشا دیکھتا تھا ایک عالم	سواری اپنی پیلان تھی طرحدار	ہوا کے مثل تھی اوڑنے کو تیار
بکشت پیروانا شاہ دسرت	زریں تھے ہیں چلے با شان و شوکت	شمار پیادہ و راسوار لشکر	نہ گنتے سے ادا ہو وسعت ازبر

راجہ دسرت کا مع سامان برات جنک پور آنا



اودھ سے گئے شاہ جب جنک پور	ہوئے سنکے جنک جی شاد و مسرور	بڑا سے کی نہ تھی خوشی بیش برابر	ولیکن جب کہ تھے وہ ناظر و ...

پیادہ سب قلعے سے سوسی میں پہنچے
بسشٹ جی کے پاک کے درشن
برہمن زر صبا رفتار دو اسپ
کیے روشن اودھ سیدھے پہنچانے
ستارے ہاتھ سے جیسے چھٹے
دھوئیں میں خیال لگی نہیں ایسی
بلائی شاہ دسرتھ بخت بیدار
اودھ سیدھ سبھوں ہی جسٹ بلا کر
جہاں پر خیمہ رنگین نصب تھا
جنک جی نے خوشی سے بولے عطافت
کسو من تک کھلائے اس طرح
قرین جب شاہ کے آیا ستانند
بسشٹ ٹھیر رام لچھمن بسوامتر
سبھی جیسے ملا یک چرخ و اختر
لگن جی بیک آئی حسب نحواہ
بنام کس کنب شہ کا برادر
طفیل رام سے شاہ جنک پور
جنک جی میں بہے دلشاد خوشتر
جنک جی سے کہا ای نیک گوہر
جو تھا سامان جہیزی بہ اہتمام
سیا رخصت ہوئی اودھ سے جب ہم
پہنچے اسوار جب چارون برادر
ہوے رخصت جنک سے اب خوشتر
گئے اندر مکان چارون برادر

لباس تن فریب تھا گر سے
جھمسا کی میں خوش تھے رام لچھمن
سنگائے شاہ نے چالاک و عجیب
اتار دہلی پھر ہی جہوٹے شتابے
زمین سے آسمان پر لگ کے ٹوٹے
چمک بجلی کی بادل میں ہوئی جیسی
گئے در پر جنک کے کیک رفتار
ادا کی رسم دروازہ کی ان نے
اوتارا شاہ دسرتھ کو اسی جا
کیا ملیار سب پایان دعوت
برائی شاہ دسرتھ اور لشکر
ہوئے شاہ جہان جو سوقت خرسند
بھرت اور ستر ہن و سدام طلب کر
گئے تھے سید خوان بہم ماما
سیا کا رام سے شہ نے کیا بیاہ
تھین وسکی دخت جو جنین بیاہ
سکیہ و سیہی تھے دلشاد و مسرور
ملے وستر سے سیم آغوش ہوکر
شہ دسرتھ میں خصت کے طلبگار
زرین تھے ہاسے بیل و اسپ خوشتر
گلے میں ہاتھ تھا یا چشم پرنم
سیا جی پالکی میں تھین اکبر
گئے اپنے خوش جاہ و حشمت
جو دیکھا خوش تبھی چارون کی ماں
بسشٹ بیرا نا تھے خوش آنند

ہوے حاضر ادب سے رام لچھمن
ملے دسرتھ کو آکر عاید پسیہ
لکھن اور رام تھے اسوار اسپ
ہوائی کیا ہوا سے سر بسر تھی
کنول کے پھول تھے مانند گلشن
خوشی دل سے مچائی دھوم شادی
جنک جی بہر استقبال آکر
خوشی سے شاہ دسرتھ نے وہان پر
ہوا او سن جا بسر و رقص آغاز
ظروف زرین و سن نے کیا نوش
بساعت شادی روز احسن
کہا تھے ہر ساعت نیک امروز
با رشاد برہمن شہ کھو پورنس
بیتش کی برہمن کی جو شہ نے
جنک کی تھی حقیقی وہ دختر
ہوئی شادی بھرت و ستر گھن سے
چو تھے حاضر وہاں طبل خوش آواز
لپٹ بسیرو انا او رستانند
جنک جی نے دیا سامان ہر
ظروف نقرئی زیبا انگوٹھی
یہی حالت تھی دو جانکی کی
جنک نے شرط خدمت کی ادا کی
بھرت او ستر ہن اور رام لچھمن
دیا بخشش میں شہ نے مال و زر
ہوے رخصت وہان شاد و خرسند

قدم چومے پدر کے پاکے درشن
دعا دی شہ نے کی از بسکہ توقیر
وہ زرین شہر شہر بسوامتر
زمین سے نئے دلہا ہی چرخ پر تھی
شب مہتاب میں مہتاب روشن
گھروں میں سے مبارک کی صدا دی
ملے شہ کو لچھمن مہان بناکر
لٹایا زر بہت اور لعل گوہر
ہوئے مطرب خوشی سے نغمہ پرداز
ہوئے اوس الق سے خوشتر انتش
جنک کے گھر میں شہ تھے جلوہ افگن
مکان شہ میں ہوا ان شہ رونق افروز
ہوا محل جنک میں جلوہ فرزند
لیا آکر کے حق خورشید سے نے
بیاہی لکھن جی کو خوش ہو کر
جنک خوشدل تھے و بہ جان
مبارکباد سے تھے نغمہ پرداز
گئے راجا جنک کے پاس خرسند
شہنشہ کو کیا یا شان رخصت
لیا لٹ کے زر و لعل و گوہر
کی اور جا جو تھے حقیقی
خوشی کے ساتھ ہمسر سے وفا کی
مراد دل سے ہر گوہر مدام
کیا ہر ایک کو دل شاد خوشتر

رامچندر کا بن باس ہونا



ازل سے تھا لکھا تقدیر کے بن جو تھے دشرت
دکھی ہوتے پھرتے کہتے جن لیا ہے سوچا

عجب پیر گردون ہے جفا کار
خوشی سے رام و سیتا جی بکردار
قدم رنجہ ہوئے جسوقت اسجا
تسلی پا گئے نارد وہان سے
جہان نارد کے آنے کا ہوا چرچا
عجب گردون دون ہے فتنہ پرداز
رکھا تاج شہی شہ نے جو سر پر
بہار زندگی کا دیکھ پت جھاڑ

خوشی مین رنج کرنے کو طیار
مکان پاک مین تھے جلوہ افروز
بٹھایا رام نے تعظیم سے لا
سیاہ واقف ہوین از نہان سے
تفرقہ ہو تفرقہ ہو تفرقہ
خوشی کا ایکدم بھی ہے نہ دمساز
لیا آئینہ پیش دی انور
ہوئے عیش و طرب سے دست بردار

جو شادی رام کی ہو کر کے آئی
برای دید سیتا رام نارد
جو پیش آئے مدارے سے برام
کہا کبیر نے سیتا سے مذکور
سنا راز نہان جو دیا ہے
شہنشاہ اودھ ناگاہ یکبار
سفیدی بال پر شہ نے نظر کی
خیال آیا کہ اب ہے وقت پیری

خوشی سننے کی تا نیر و نمالی
سر فرد عیش سے خوش کام نارد
کہا تب رام سے برہما کا پیغام
کر دین دیو شیطان پر شکنجے
قلم ہے چشم نم اسکے بیان سے
باللباس ریں تھے جلوہ افروز
پیام مرگ نے دلکو خبر دی
نہ زیبا سر پہ ہے تاج امیری

اما اس بندگی میں بندگی ہے
وگرنہ آخرش شرمندگی ہے

ہوا دلمیں کہ شاہی رام کو دے
بنے عزلت گزیں بن رام کو لے

ہوا یہ مشورہ جب دلمیں محکم
کیا ظاہر گرو سے جا کے اُسدم

کہا سُنکے گرو نے شاد ہو کر
کہ یہ تجویز ہے خوب اور نکوتر

گرو کو ساتھ لائے شاہ دلشاد
کیا پھر خانساماں سے یہ ارشاد

بہشت عیش ہے یہ خانساماں
مہیا کیں ہوا شاہی کا ساماں

گرو نے جو کیا ارشاد اُسدم
وزیر و خانساماں سب نے باہم

ہر یک تیرتھ سے جل پانی کو لائے
شجر سے پھول اور پتے منگائے

کیا ساماں سب نے بازوائی
پھری کل رام کی ہر جا دہائی

ہوئے حاضر وہاں اہل فرحت
مہیا تھا سبھی اسباب عشرت

ہوئی گدی نشینی کی خبر عام
امیران جہاں تھے شاد و خوشکام

محل شاہی تیاری کی ہوئی دھوم
خوشی تا ہوئیں خوش دیکھ مغموم

نہ آیا خوش نظر گرو دیوتن کو
حسد سے پر کیا چشم و نین ان کو

ہوا وہ رخنہ انداز شادی
کہ اُسکی ذات میں ہے رنج ناشادی

کہا برہما نے نارد جی سے پھر
جو بیٹھے تخت پر ہو کام ابتر

گئے دنیا میں چھوڑ اچھسی کو
خبر لینا مقدم ہے اُسیکو

کریں گر وہ جہاں میں بادشاہی
تو ہوگی دیوتوں پر پھر تباہی

تو ہی نارد اگر ہوں تو شیطان
فلک تب ہوئینگے نا بعض ہر آن

بجز تیرے نہیں لیتا کوئی اور
کرے جو انتظام اسکا بصد غور

کرا تب بیر ایسی آشکارا
نہ ہووے رام کو شاہی گوارا

وہیں نارد نے کی تدبیر اُسدم
کہا یہ ساردا سے ہو کے پرغم

زباں پر جا کے بیٹھو منترا کی
پھرا دو کیکئی کی عقل کو بھی

اودھ میں ہر جگہ پر جا بجا گھر
کہ اب شاہ اودھ ہونگے رگھوبر

جو تھی وہ ساردا اُسدم بھیجا
ہوئے عازم اودھ کو بہر اغوا

جو دیکھا ایک ہی تن من سے سبکا
محل میں تھا نہ کوئی اپنے ڈھب کا

گئی تھی منترا بہر تماشا
کیا بے عقل پا کر اُسکو اغوا

جو لوٹی منترا سب طیش کھا کر
کہا یہ کیکئی سے منہ بنا کر

نہ ہو غافل تو ایسی بانوے شاہ
ملی رگھبیر کو گدی ہوئی شاہ

بھرت کو پاس سے اپنے کیا دور
شہی رگھبیر کی ہے شہ کو منظور

محبت شاہ پر ہو کر تو شاداں
خیال خام ہے سر پر اپنے نازاں

تری ہے شاہ کو ظاہر میں الفت
ہے کوسلا کی باطن میں محبت

یہ کوسلا کے سب لعین تنی تھی
حسد سے سوت کی دشمن بنی ہے

اگر رگھوناتھ جی شاہی کرینگے
بھرت اُسوقت میں سیوک بنینگے

کہا یہ کیکئی نے پھر عجب ہے
یہ نکلا کیا زباں نے او بے

خوشی ہے رام کی شاہی میں بیشک
بھرت کا فخر ہے ہوئیں جو سیوک

نہ ہرگز ہوگی اُنسے جدائی
وہ ہیں یکجان دو قالب دو بھائی

کہا منترا نے شہ کو ہو بیشک
ہونگی میں نہ بانو ہوں کنیزک

نمک خواری سے تھا کلمہ زباں سے
نہ تھا مطلب کچھ اس بیان سے

بھلائی کے لیے میں نے کہا تھا
وگرنہ کیا مرا مطلب برا تھا

اُسیدم ساردا نے کیا کام
زباں پر جا کے بیٹھی عقل کی خام

سُنے جب منترا سے ایسے کلمات
پھری تب کیکئی کی عقل ہیہات

کہا یہ منترا نے ہو نہ دلگیر
ترے ہو لیں اگر ہے کر یہ تدبیر

کیا ہے شہ نے دو قول کا اقرار
وفا میں اُنکے ہو سب طلبگار

کہا ہو کیکئی سے بھرت کو راج
لے گدی تو لیں شہ سے یہ آج

پھریں بن میں چودہ برس رام بن باس
لیے سب کام جو من کی لی آس

سنی جب کیکئی نے من کو بھائی
پھری سب عقل ایسی منہ لگائی

فسانہ کیکئی باندھ عجب ہے
ازل سے وہ پھرا یہ نج تب ہے

ہو وسی پیرہن کو چاک کر کر
ہوئی غلطاں زمیں پر خاک سر پر

پریشاں کر کے منہ سے زلف کے بال
بچھایا کر زمیں اپنا کا چال

محل میں کیکئی کے شاہ نے جا
پریشاں حال دیکھا دلربا کا

جو تھے بیتاب دل شہ نے کہا تب
سنا ہا تُنے تجکو اس جہان مین
یہ بولی کیکئی شیرین بیان سے
کہا شہ نے کہو شیرین زبان سے
اٹھی وہ جبہ جبین فرش زمین سے
کہا اسدم جو ہین کہیں مطلب
یہ سنکر راجہ دشرتھ ہو کے بیہوش
کہا و دن کیکئی سے بھرت کو راج
جدا لخت جگر کا غضب سے
ہٹی ہٹ سے نہ وہ زنہار زنہار
بکیدن نہ بیٹھے ہو مرد ہشیار
سحر جس دم سمت آیا مکان مین
کہا اوجین ور سا رگھناتھ اسدم
گئے سنکر کے جب رگھبر شتابان
کہا رگھبر نے اے صاحب تاج
نہیں ہے رنگ فسر تجکو درکار
جو صورت رام کی دیکھی ہوا بیہوش
یہ دیکھا رام نے ہین شاہ خاموش
دیے تھے قول وہ راجہ نے کیا
کہا قول پدر ہے ہمکو منظور
گئے جب پاس کوسلا کی رگھبر
خبر سنکے ہو بیتاب بے حال
فراق رام مین بیتاب تھا دل
بخوش دامن ملین رنج و تعب سے
محبت سے سیا جی کو بٹھایا

نہ ہو شگفتہ خاطر دلربا اب
وہ کہتی ہے کہ ہے ایسا زبان مین
مجھے امید ہے الفت عیان سے
کرو آگاہ اُس از بیان سے
وہ تھی نازک بدن نازنین سے
وفائے عہد ہے شہ کو مناسب
گرے فرش زمین پر دل جو بیہوش
کہیں ہے پر جدائی رام کی آج
ترا اشتیاق کا ہٹ نہ سبب سے
شہ اپنے قول پر ہو مستعد تھے
فن عورت سے بچا ہے بڑا کار
پریشان شہ تھے ناز لعبتان سے
تو اسدم پوچھنا احوال پر غم
پدر کا حال دیکھا ہے پریشان
بھلا کیون ہے ارتم اٹھا ہوسے آج
رضائے والدین ہے سر کار
ہوئے لیس اشکباری کر کے غم سے
ہوے رنج والم سے خود فراموش
دغا کوئی نہیں ہے اب انکو انکار
انکو کوئی ہے سہاری اس مین بھرپور
گلے لگ کر ملین رو کے مادر
پریشان مثل سنبل سے بال
اُسے صبا تھا نے رگھبر مشکل
ہوئین کچھ اپنا نصیحت رگھبر نے
سفر کا رنج اور محنت سنایا

دل نازک پہ کیونکے الم ہے
کہے تو جسکو تخت و تخت اور تاج
سلف سے تھا جو دستور کا اور
بجا لاؤن اگر ارشاد اسدم
نزاکت نازنین خوش ادا تھی
بھرت کو راج ہو وا اس چمن مین
جو بیہوشی سے یکدم ہوش آیا
مسافت کے نہیں لایق سرا ہم
کہا نہ بیا نہیں شہ ہونگو انکار
رہے خاموش شہ سلطان زمن
ہے ناز نازنینان بکرو فرنگ
ادب سے یہ کہا اے شاہ والا
سنی ہے سستو نے جو کچھ کہ گفتار
عجب حالت بنی تھی زار مضطر
خطا میری جو ہو اسکو عطا کر
زبان شیرین سے سن تقریر رگھبر
زلبس تنگ ہوئے خاموش شہ
کہا ان کیکئی نے نیک کردار
بھرت کو راج ہو اور آپکو بن
ہوئی رخصت سے کیکئی اسن تنگ
جدائی تھی پسر کی شاق دلبر
محبت مین بس ہوکے مضطر
گئے رخصت مین پیش مادر رام
جو خوش دامن ہوئین بالغ بیان سے
ہوئین بالغ دلے سلیقہ نافی

ستم ہے یہ کہ غم سے چشم نم ہے
کرون مین سلطنت سے کیسکو اخراج
کرو ممتاز اب مجکو شہریار
دل بیتاب ہے دلشاد اسدم
حضور شہ عجب غمزہ نما تھی
رہین چودھ برس رگھبر بن مین
تو پھر نازک بدن سے دل لگایا
نہ ہو رسوا ابد تک اے گل اندام
کرین اپنی زبان سے جسکا اقرار
نہ گیا افسوس اُس تاج زرین
ہوے برباد اس سے تاج اور رنگ
پڑا کیون ہاہ پر اشتوت ہا لا
کہا رگھناتھ جی سے با دل زار
خبر تن کی نہ تھی نہ تاج سر پر
بجا لاؤن رضا مین حکم پاکر
اٹھی اسدم زمین سے شاہ رگھبر
زبان پچھانہ کچھ جز آہ و حسرت
رہا زیادہ بھرت سے اپ پیاسا
رہو چودھ برس خاکستری تن
بھرت کو ہو مبارک تاج و اورنگ
گئے پھر اُسجا ہوئین بیتاب و مضطر
ہوئین عازم سفر سیتا بہ رگھبر
محبت دل کی کر ظاہر گل اندام
منہ پانا پھر کہا رو کے وفا سے
محبت رام کی بس دل مین ٹھانی

کہا دنیا میں ہے عورت کو دولت
کرے شوہر کی وہ دل سے اطاعت
جو کی تقریر تم نے بہر رخصت
تو خوشنود ہم سے پائی اجازت

وطن سے دونوں نکلے اسطرح پر
چمن سے جا گل و بلبل نکلکر
ہوا جس وقت لچھمن کو یہ روشن
کہ جاتے ہیں سیتا اور رام جی بن

ازل سے عہد تھا رام لکھن کے
وفا واجب تھی کرنا وقت بن کے
کہا ماں سے لچھمن نے ادب سے
پدر شاہ اودھ چھوٹیں طلب سے

مجھے بھی حکم دیجے صاحب گنج
نہو آشنا رہ میں رام کو رنج
کرے خدمت برادر وقت سختی
ہے اُنکی دو جہاں میں نیک بختی

گئے لچھمن بھی اُسدم لیکے رخصت
ہوئے تینوں کنار شہ سے رخصت
لکھن سیتا آئے پیش رگھبر
ہوئے یکجا ہم دونوں برادر

کہا دستور سے شہ نے بلا کر
لے آو رام کو بن میں پھرا کر
لے آیا رتھ وہیں دستور جا کر
لکھن سیتا بٹھائیں اور رگھبر

چلا لیکر کے رتھ میں رام کو بن
سیا جی ساتھ ہیں اور ساتھ میں لچھمن
لیے دونوں بھی چھوٹے پدر سے
بہا خون جگر اُس چشم تر سے

خبر بن رام کی سن یا دل جوش
جدائی میں پتا تھا خود فراموش
رہا یا ساتھ میں اُٹھ ہوئی سب
خوشی میں رنج عالمگیر تھا تب

اودھر میں انکی مانند کی تھا سیاپا
بھرے تھا یہ نہر دوجی تالاب
اودھر میں اغ تھے بن میں بلبل
بجائے خار صحرا میں کھلے گل

اودھر میں تھا ہر یک با دیدۂ تر
ملک تھے گل فشاں رام و لچھمن پر
اودھر سے جب چلے رگھبر یک دم
یہ لنکا تاج راون تھا زمین میں

شگن سے ہوئی راون کو سختی
لکھن اور رام کو تھی نیک بختی
ہوئی وارد لکھن گھر جہاں پر
تھے سب ہمراہ مرد و زن تمام

تسلی رام نے دی سبکو اُسجا
کہا جاؤ اودھر میں دے دلاسا
کہا رگھبر نے گر ہووے غریبی
وطن میں رنج رہی ہے خوش نصیبی

وطن میں جا کے با شادمانی
بسر اپنی کرو تم زندگانی
سفر میں ہر جگہ خار الم ہے
وطن ہے گل اگر چھوٹے ستم ہے

سنی رگھبر سے جسدم تھی تقریر
جوان و پیر ہمراہی تھے دلگیر
بوقت رام دل تھا سبکا بیتاب
بجز غم کے نہ تھا اُسجا خور و خواب

جو ہمراہ رام کے پیر و جوان تھا
تلطف رام کا سب پر عیاں تھا
شتابی سے سر سبھی لکھن رام
رہے شب باش سب یکجا آرام

سو منت رام سیتا اور لچھمن
ہوئے صحرا کی جانب جلوہ افگن
صبح کو سب اُٹھے با دیدۂ تر
نہ پایا رام لچھمن کو وہاں پر

پھرے صحرا بصحرا با دل زار
نہ پائے رام لچھمن سے ناچار
گئے سوئے اودھ لے حال مضطر
زبان پر تھا ہر اک دم نام رگھبر

بشر صورت بسیرت وحشیاں تھا
نکھاد نام جنگل میں مکان تھا

ہوا مشہور لطف رام سے عام
وگرنہ جنگلی تھا نام گم نام
رہا کرتا تھا بن میں آدمی زاد
نکھاد نام تھا وہ نیک بنیاد

رہے تھا وحشیوں میں گو کہ دلشاد
ولیکن رام کی ہر بار تھی یاد
خبر پائی کہ رگھبر ہے گل گشت
چلے آئے اودھر جانب دشت

جب آئے اُس جگہ پابوس ہوکر
بلائے اپنے سب خویش و برادر
ادب سے رام کے جب پیش آیا
اُسے نزدیک رگھبر نے بٹھایا

جو پایا شاہ نے ہمراہ رہبر
خوشی اُسدم ہوئی دلکو فراواں تر
کہا دستور سے کیجے نہ تکلیف
اودھر لیجائیے اُسکو تشریف

اگر ہو زندگی جلدی پھر آئینگے
وطن میں پھر کے تم سے ملینگے
ہوا غمگین بہت دستور سنکر
فراق رام سے تھا دیدۂ تر

کہا دستور نے ہیں موج کے مشغل
دیا تھا حکم شہ نے اس طرح پر
ہیں پھیرن سر پہ جنکے حکم سے گر
بنایا اس جگہ خاکستری تن
ہوئے اگر جمع اس جا برہمن
جو کشتی یان سے کشتی کو منگایا
قدم کا مجکو ہوگا امتحان اب
کہا خوش ہوکے اپنا جی بھر و تم
قدم دھوکر پیے خود اور پلائے
فلک سے پھول جب رگھبر پہ برسے

کہ اب گھر کو چلو اے شاہ رگھبر
کریں بن چار دن پھر او بن رگھبر
رہوں میں تا ابد بدنام اختر
سیارام لچھمن ستھے بن بن
کریں اشنان اسدم رام و لچھمن
کیا انکار وہ کشتی نہ لایا
اترنا آپکا بھی ہوویگا تب
صفائی دلکی اب حاصل کرو تم
گنہ سے خاندانی پاک پائے
بھری کشتی وہیں گل ہائے تر سے
سیا نے کی بہت گنگا کی تعظیم

عصا ہے پیر ہو بیٹا غضب ہو
کہا رگھبیر نے سنکر یہ گفتار
ہوا جب رام سے دستور رخصت
لباس بیش تن تھا زعفران رنگ
دیا اس جا سبھونکو لعل و گوہر
کہا اس سمت کو جانا جو چاہو
محبت سے کہا ملاح نے جب
اشارہ پاکے کشتی یان آیا
ہوئے اسوار جب کشتی میں رگھبر
لگی کشتی کنارے پر جو جاکر
پرستش کی ثنا پڑھکر بتکریم

چھٹے جب باپ سے کیا جان لب ہو
نہ ہو حکم پدر سے پھر نکالا
جگہ میں سوز تھا غم سے لقب
مسافت کرکے طے پہنچے لب گنگ
برہمن سب ہوئے دل شاد و خوشتر
قدم اپنے مجھے اسدم دھولانے دو
ہوئی دریا دلی رگھبیر کو تب
ہر ظرف پاک پانی بھر کے لایا
اُڑی دریا میں کشتی پر لگاکر
تو ریگستان میں اترے شاہ رگھبر

استت سری گنگا جی

پڑھوں استت سری گنگا بھوانی
پڑھوں کیا وصف تیرا رب بر آب
دیا ہے اپنی رکھیے اے مری لاج
تمنا ہو مری یہ رام و لچھمن
تنسا جو ہیں جو دنیا میں ہی تن
کھا وہ نیک باطن راہ پر تھا
وہ پنتو بشن و تن تھی اک ہی تن
منازل کرکے طے پہنچے برابر
عجب جنت عیاں ہے اب جہان میں
وہاں عابد بلبرت و واجبان تھا
وہاں جو دیکھا عابد مکان پر
مثال کبک وہ دونوں سراو

تو ہے بھاگیرتھی جگ میں بکھانی
کہ ہے گلزار عالم تجھسے شاداب
لے آسا مرے جی کی بنے کاج
پھریں گھر خیر سے دیکھکر بن
فتح پا دین گے انسے رام و لچھمن
اگرچہ جنگلی صورت بشر تھا
سیا جی انمیں تھیں تند گلشن
لیے یا می تر بینی کے جاکر
ملے تیرتھ نرک سے ہوا ان میں
مکان انکا گویا جنت نشان تھا
تواضع انکی کی مہمان بناکر
خرام ناز سے پہنچے چمن پر

تو ہے گل تارنی جگ نے جانی
گنہ کو بخش گنگا بر سر کے
نظر کرتا ہے ہو دھرم میں
ہوئی آواز گنگا جی سے اسدم
سیا رام و لکھمن چال پاکر
لکھمن و رام سیتا تھیں ایسی
سبکو رام سیتا اور لچھمن
ملیں گنگا جمن جو سرستی سے
نہائے اس جگہ پر رام لچھمن
گئے اس جا لکھمن و رام و شام
صبح کو جب نمود خورشید روشن
کیا رخصت نکھاد جنگلی کو

تری ہر لہر میں مہمان بکھانی
دھوئیں پاپ کرپا کی نظر سے
دل بلبل رہے ہر دم چمن میں
کہ رکھ خاطر جمع با شاد و خرم
سو سے صحرا چلے گنگا سے خوشتر
دو سپکر میں رہے کی جان سی
چلے منزل بمنزل صبح تک
سنو دھارا نام تربینی ابھی تھے
ہوئے لعل و گہر سے خوش تر
کیا قدموں سے جاکے گھر کو آباد
چلے آگے وہاں سے رام و لچھمن
کہا رام لکھمن سے اے

غم فرقت نہیں دل کو گوارا
مجھے قدموں میں لو اپنے سہارا
کیا رخصت اسے لطف و عطا کر
چلے آگے کو پھر اسجا سے رگھبر

ملے رگھبر بالبک نام اسدم
جو تھے واقف کیا پر نام اسدم
سیا رام و لچھمن کو ساتھ لائے
بہت تعظیم سے گھر پر بٹھا کے

ہوئے خوش دیکھ کر تشنو درویش
برہمن کے گھر رگھبر کے پیش
کہا اک کوہ ہے یاں سینہ ہو دوس
جہاں ہے چترکوٹ نام مشہور

گل لالہ و نسرین بستر ہی
وہاں پایا ہی نام منداکن ہی
وہ گنگا جی کا ہے کیسا چشمہ صاف
مثال گنگ ہیں اسکے اوصاف

کرو تم کوہ پر آرام جا کر
شکار و سیر گلشن ہی ہا نہر
بہت ہیں کہ لب دریا و نہر
مکان ہیں جس جگہ پاکیزہ خوشتر

وہیں لی چترکوٹ دھام کی راہ
دیا دیسے رام بہو تھے خوشخوان
جو پہنچے چترکوٹ دھام میں رام
ملے سب رکھ سے پایا جی میں آرام

عجب تھی سیر دریا کا کنارا
چمن چشم نرگس کا نظارا
ہر ایک کنول سے ہے پھلیں و گل
تعشق میں کرے تھا شور بلبل

کہیں بلبل کہیں قمری کی آواز
کہیں جا دیس سے تھے فصل نانس
ہوا وہ کوہ صحرا مثل گلشن
گئے جس دم قدم رام و لچھمن

بیان کب ہو سکتا تھی کہ بنائی

پہنچنا سمنتر کا خالی رتھ لیکر

سومنت کا غم زدہ گھر رتھ لیکر

جو گذرا حال دسرتھ یاد آئی

بیان کیونکر کروں حال زار دسرتھ
غم رگھبر سے تھے ناچار دسرتھ
سومنت غم زدہ با آہ و زاری
اودھ کو لیگیا خالی سواری

یہ پیش شہ گیا با حال مضطر
بیابان کا سنایا حال یکسر
ہوا دسرتھ کو جب تو حال روشن
رہے بن میں آ کے رام و لچھمن

فراق رام سے ناچار دسرتھ
زمین پر لوٹتے تھے زار دسرتھ
لبوں پر سوز دل سے آہ نہ بار
نکلتی تھی صدا جانکاہ ہر بار

پسر کے غم سے بیچین زار مضطر
بٹھایا پاس کوشلیا بلا کر
کہا رو رو گذشتہ حال ویرانہ
گیا اک دن میں بہر صید افگن

اٹھا سنتو اب بیاسے نا شکیب
کہا اسنے کہ میں نے کیا ستم
نہ تھا انسان وہاں تھا آدمی او
فغان برلب تھی کرتا درد بار

لگا جو تیر اسے فخر زمانہ
قضا کا ہو گیا اسدم نشانہ
ندی میں تھا جو دیکھا میں نے جا کر
عجب درویش تھا کامل سراسر

تڑپتا تھا زمین پر آہ بھر کر
لہو میں تر بتر تھا زار مضطر
کھلی تھی غم سے اسکی چشم حسرت
مجھے پہچان کر بولا کہ دسرتھ

مرے مادر پدر اندھے ہیں اے شاہ
دوڑا آیا میں یہاں پیاسے ہیں راہ
پسر انکا ہوں میں تب آیا
کہ ناحق بیگنہ تو نے ستایا

مرا میں ہاں پیاسے مرینگے
تجھے ہم مرگ وہ نفرین کرینگے
پلا پانی تو اپنا ہوا ہوں جو
یہی کہکر گیا باغ جنان کو

دیا پانی جو میں نے انکو جا کر
صدا غمگین ہو کر کے مضطر
کہا سنکر نہیں ہے کوئی غم
کہا میں نے کہ لو پانی پیو تم

کرو مت رنج اے لو سر کو
قضا سے ہی نہیں چارہ بشر کو
یہ سنتے ہی ہوئے بیہوش بیتاب
ہوئے راہی عدم اسنو نے اب

دم آخر کہا اے شاہ عالم
تجھے ہوا لیسے ہی فرزند کا غم
یہ کہکر ہو گئے بیہوش یکبار
پڑا کوہ الم دل پر گران بار

الم تھا دل میں جو شاہ جہاں کے
ہوئے عازم سفر باغ جہاں کے
جو کوشلیا نے دیکھا شہ کا حال
فغان لب سے کھولے زلف کا بال

کریں نالے بشہ مضطر حال
ہوئی بیزن جگر سے لیکر بالآخر
محل شاہی میں شور پڑا غل
بصد رنج و الم دوڑے جو دو کل

کسی کی الم کی سل دھری تھی
اگن غم کی کسی کے من میں تھی
سراک لال ہوا با آہ و زاری
کرے تھے اس گھڑی اشکباری

تب تاج من دلوں سے ...
نہیں تھے پاس وہ جو نانا کے گھر پر
لشٹ ... سنا حال
شہ دسرتھ کے غش کی انتقال

وہین آکے پہونچے ہیں عاقل
لکھا نامہ بھرت آوین وطن کو
بہ بالین شہ گئے ہو زار و مضطر
کہا یہ رام و لچھمن پھر گئے گشت
قضا نے شہ کو گھیرا ایک بیک آ
خبر مرگ پدر بان نے سنائی
قیامت تھی عجب یا وہان پر
کرو جلدی کفن کی اب تیاری
لئے چوب صندل کو لگایا
ادا جب فرض سے بانو ہوئین سب
سر شاہ پر مانند خورشید
بھرت جی نے کہا اے پروانا
ہوئی سب خلافی بہر شاہی
یہی بہتر نہ رکھون تاج سر پر
لچھمن اور رام کو دیکھون مین جا کر
تمنا ہے یہی اس زندگی مین
ہوئے چھوٹے بڑے طیار اسدم

محل شہ مین گئے درویش کامل
رکھا روغن لگا بیجان تن کو
تو پوچھا حال مان سے آہ بھر کر
گئے ہین پیا افلک جانب بہشت
سنے جنت ہوا اونکا گذر گاہ
سرون پر خاک رو رو کر اوڑائی
جو تھے دونون برادر زار مضطر
کہ روح شہ کو ہے امیداری
بھرت نے تاب شہ کو جلایا
ہوا مخلوق سے یہ دریافت مطلب
تمھین چاہو فلک ہو اے یہ اسید
بجا ہو یہ نہ ہی اسدم زمانا
طمع نے کی یہ سب کی تباہی
پھرین بن بن مرے دونون برادر
بلا کر اونکے رکھون تاج سر پر
مری عزت ہوا ونکی بندگی مین
بھرت کے ساتھ لاوین رام کو ہم

نصیحت کرکے سمجھایا جو ہر بار
چلے نانا کے گھر سے خط کو پڑھکر
نہ رام و لچھمن سیتا کہان ہے
پدر نے تجکو بخشا تاج اورنگ
سنا جب حال مادر مہربان سے
گریبان چاک کر پرزے قبا کی
کہا مادر نے ناحق ہے یہ زاری
کلام یہ سنکر ہوش آیا
غرض ماتم کی سب سمجھے اکبر
زبان شیرین سے بولے جا بجا پر
رعیت شاد ہو لطف و عطا سے
سر پر تاج ہے سرمایہ دولت
تمنا ہے کرون مین خدمت رام
صبح کے وقت سب اکٹھے ہوا جب
بجا ہے بات بیٹھیں سلطنت پر
یہ بھرت نے کہا چلکے بن مین
غرض تھے سب وہ طیاری مین لگ گئے

ہوئے صابر وہ سب آخر کو ناچار
ہوئے داخل وہ وہ ہر دو برادر
تن بیجان شہ کیونکر عیان ہے
دگرگون ہو گیا طالع کا اب ڈھنگ
بھرت کو غم ہوا افزون بیان سے
پریشان ہو گئے زلف دو تا کی
نہ ہو کچھ فائدہ یا اشکباری
کفن کو شہ کے سب سامان لگایا
ہوئے سب لگ جب فارغ وہان سے
بھرت جی کیسے وہ شاہی کی تدبیر
چمن گل گل کھلے بوسے فا سے
ہوا برباد گھر اسکی بدولت
جو دیکھون رخ تو ہووے صبر و آرام
رہِ مقصود مین اب ہے نما ہو
غلامی مین ہو تمھین شاد خوشتر
لے آوین رام کو بیٹھے سخن مین
مثال اللہ بیداری مین گذری

نہانے کو چلے رام و لچھمن کے
وطن سے بھرت بھائی شترگہن کے



سحر کہ دیکھ روئے مہر روشن
چڑھین سکھپال پر ماد رسیرام
بھرت اور سترہن منزل بمنزل
بھرت کی فوج جب پہونچی گنگ
یہ سمجھا رام کا اورنگ افسر
بھرت اور سترہن دونون برادر
سُنا لشکر نے جب شاد سرا
گیا لشکر بھرت کا جب کہ نزدیک
ظفر ہویا پیام راستی ہو
کہ آئے ہین بھرت چھوڑ اب طرح
نہین چھٹتی محبت دل کسی کی
گیا پیش بھرت جس دم وہ رہبر
بھرت اوس سے ملے ہو کر بغلگیر
خبر لو نخچی محبت سے بھرت نے
اوترکر گنگ پہونچے کوہ چترب
پیادہ پا ادب سے دونون بھائی
ہوے یہ بات سن بیتاب لچھمن
وہ دشمن جان نکا ہے شاہ عالم
اگر ہو حکم تیرا شاہ عالم
بھرت اور سترہن کو پا شکستہ
کہا ہنسکر بھرت دل سے فدا ہے
خبر نکو لکھن اب تک نہین ہے
کہ آئے کہکے تسکین دیکر
ملے رکھتا تھا جی کو دونون بھائی
سیا نے دی دعا اوس دم یہ ہنسکر

ہوے عازم سفر سب اور رن
سوتمرا کیکئی نے صبر و آرام
مع لشکر چلے ہو غم سے بیدل
وہان گہا نکھاد نام سربک
لیا گھر سے نکالا ہی ستمگر
سنے ہین رام کے دشمن سراسر
کمر بستہ ہوے سب باندھ ہتیار
ہوئی بائین طرف کو اوس کو چھینکی
یقین ہے ہمکو باہم آشتی ہو
منانے کے لیے رام و لچھمن کو
بدی پر ہو طبع مایل کسی کی
محبت سے ملے دونون برادر
ملے پھر سترہن بھی نیک تدبیر
کیا ممتاز الفت سے بھرت نے
گل و لالہ دکھلا دیکھا وہان سب
چلے کرنے وہان سے جبہہ سائی
کہا بھائی سے بیہودہ بھرت دشمن
وگرنہ کیا ہمارا تھا اوسے غم
کرون یک تیر سے سب فوج برہم
ٹھاین تیرے آگے دست بستہ
بھرت کی کچھ نہین اسمین خطا ہے
بھرت کو ہے محبت شک نہین ہے
بٹھایا رام نے پہلو مین لیکر
قدم پر کی ادب سے جبہہ سائی
ہوئی الفت رام کے دل مین فزون تر

عزیز و خویش در جیب تھے بیگانہ
لبنت پر ہوا سوار رتھ پر
جبھی پہونچے بھرت صحرا مین جاکر
بھرت کو رام کا دشمن سمجھکر
بلایا ہمدمون کو پھر وہین پر
کرو میدان مین پیہ رام گر جنگ
کمان و تیر ترکش باندھ لشکر
کہا یک پیر نے اوس وقت جاکر
قرینہ سے جو تھا اون کا اشارہ
نکھاد رہتا بولا اوس سے دم
نکھاد نا سور یہ کہ سدھارا
کہا عابد نے یہ پیر رام کا ہے
نکھاد رہتا دل شاد خوشتر
کمان بدولی اوسکا ہوا دور
بہار گل سے ہر گل گل چمن تھا
خبر دی رام کو پیر نے جاکر
کیا اخراج ہمکو ملک لیکر
محبت سے اگر وہ پیش آتا
بچا وے تیر سے خالی کوئی آن
سنی رگھبیر نے لچھمن کی تقریر
بھرت اور سترہن سب سمجھکر ہین
مجھے سمجھے ہے وہ گلزار کا گل
گرے جبہہ پر دونون برادر
گرے سیتا کی قدموں پر وہ جاکر
سیارام لچھمن خوش ہوے تقدیر

ہوے ہمراہ بھرت لشکر تمامہ
چلے دل شاد بھر رام چندر
جنگل جب آئے ادھر کو وہان پر
ہوا بدظن نکھاد نام رہبر
کہا کوشش کرو اس وقت آکر
ملے جب بلا شک لب گنگ
ہوے یکبارگی سب جملہ آور
کہا بائین چھینک ہو فال نکو تر
ہوا دریافت اوس دم حال سارا
بجا ہے گر کرین دریافت باہم
کہ ہو وے راز پنہان آشکارا
سیان او یہ سب کام کا ہے
گرا ہر دو برادر کے قدم پر
مع لشکر چلا دل شاد سرور
ہر ایک بلبل وہان پر چہچہاتا
کہ آئے ہین بھرت جی لیکے لشکر
اب آیا جنگ کرنے لیکے لشکر
تو لشکر کسلیے وہ ساتھ لاتا
کرون پیدا تر بتر خون سے سبزہ زار
ہوے خوش سنکر لچھمن کی کہے تقریر
شان بلبل و گل ہمہ گیر ہین
ہے طالب وہ کا مانند بلبل
بھرت اور سترہن لیے ساتھ لشکر
ادب سے جبہہ سا دونون برادر
قدم چوم کے ہوا خوش جابجا پھر

قدم پر کیکئی کے دونوں بھائی
گرے جا کر خوشی سے باصفائی

ملے مادر سے جب جا کر لچھمن رام
کہا ماں نے کہ ای فرخندہ فرجام

جمن او گنگ میں جیسے ہو پانی
رہو خوش تا حیات جاودانی

بہ فرہی ہو روان چرخ برین پر
رہو فرمان روائے ہفت کشور

سومترا سے ملے دلشاد خوشتر
رکھا رام لچھمن نے سر قدم پر

جناب جی سے ملے دونوں برادر
ملے سب مرد و زن سے شادمان تر

ہوئے فارغ جو سب سے رام ملکر
تواضع میں ہو مصروف رگھبر

بشب رگھبیر تنہائی میں پائے
بھرت ہمراہ عابد لیکے آئے

کہا ای شاہ عالم عالم حضر
جدائی میں ترے عالم کو ہے قہر

ترے اندوہ غم میں شاہ دسرت
ہوئے جنت کو وہ راہی بہ حسرت

اودھ میں چلکے آپ شاہی کرو تم
پدر کا تاج زر سر پر دھرو تم

پدر کے بعد گر سر پر ہو بھائی
ملی کونین کی فرمانروائی

کہا رو رو چلو بھائی ہمارے
پتا کے جا لکھو دل کو ہماری

سنا حال پدر غم نے ستایا
برادر کو گلے رو رو لگایا

کہا عابد سے یون آپ پیر دانا
پدر کا قول ہے مجھکو نبھانا

زر و اورنگ قیصر کی نہ ہے چاہ
بہ عہدی سے نہیں بہتر شہنشاہ

اگر آؤنگا پھر بن کا سفر کر
بجا لاؤنگا تیرا حکم سر پر

بھرت بولے اے سیدم شاہ عالم
جدائی میں ترے غم مجھکو ہر دم

تمنا ہے اگر ارشاد پاؤن
غلامی گر تری خدمت بجاؤن

کہا مجھکو سمجھ دو درد دل سے
محبت ہے تری پھر لو پھر دل سے

وے قول پدر ایفا کرینگے
اگر جیتے رہے آکر ملینگے

اجودھیا میں کیجو جہانتک ہمت
رعایا خوش رہے با داد و عزت

وفائے عہد کی کر انتظاری
رہے الفت سے میری یادگاری

کیا رخصت بھرت اور شتروگھن کو
پھرے مایوس ہو اپنے وطن کو

بھرت بولے نشانی لیکے جاؤن
ہوئے خوش رام وہیں اپنے کھڑاؤں

قدم چھو کے بھرت با دل زار
ہوئے رخصت کھڑاؤں لیکے تا بار

ہوئے الٹے وہاں سے گھر کو آئے
سبھی اپنے بگلے ساتھ لائے

جنکپور کو گئے راجہ جنک لوٹ
طلب کے سونپی نام دستور

سپہ سالار کر فرمانروائی
وہرے میں یادکا کی متراکی

آغاز آرن کانڈ

ہوئے چترکوٹ میں رگھبر شہزادہ سکھا کاگا + تو مرگا بھیج راون نے سیا ہر لنک میں لائی

جو تلسی داس نے دنیا میں کہتا ہے
خلاصہ یہ تھا اسکا لکھا ہے

سیا رام لچھمن تھے گرچہ بن میں
ہوئے دلشاد دیکھے سیر گلشن

بہار باغ میں سات آئی
سیا رام لچھمن کی لکھو بھائی

گلے زیور میں سیا اس سمن تھے
بجسن بہتر سیتا زیب تن تھی

لباس سرخ پہنے کیا گلبدن تھا
وہیں سیا سیا کا پیرہن تھا

سیا رگھبر تھا آرام زیبا
اگرچہ زیب ہی کرتی ہے سیوا

جو دیکھا زاغ نے رشک کھایا
وہ کاگا ان سیا کے پاس آیا

نگاہوں سے نرم پستیا کا تانا
وہیں منقار کو اسنے لگایا

لگی منقار کاگا کی خطا سے
یہاں تک خون بہا سیتا کے پا سے

سیا کو جبین سے بیچین پایا
دل رگھبر کو دکھ سے ستایا

کمان سے تیر رگھبر نے کیا سر
عقب تھا زاغ کے پران وہ لیے پر

وہاں سے زاغ پران ہو خطرناک
گیا اسی لئے ان کے پاس غمناک

شفاعت کہیں نہ پائی جو جا کر
گرا رگھبیر کے قدموں میں آکر

شفقت شانع پر پھر بیٹھیان کی
کہ چھوڑی اکی ملک اور جیکا امان دی

ہوئے برکھا کی رت جب تو آخر
چلے چترکوٹ سے ہر دو برادر

قلم لکھ حال اب ہر دو برادر
ہوئی جب پاس برکھا کی آخر

ہوئے رخصت یہاں سے چھوڑ کر دھام
جو گھڑی ایک دم آرام پایا
پھر آیا ولیکن عفریت بد کنش
قوی ور آور و بازو توانا
تو اتر تیر جو برسے لکھن کے
گئے رام و لکھن عفریت کے گھر
برہمن نے وہاں آ کر نظر دی
جو گھر سے اسجگہ پر رام و لچھمن
قلم تحریر کر رنگین فسانہ
وہاں ایک دیونی مسکن گزیں تھی
گذرا اک دن ہوا اسکا وہاں پر
بت کافر ہو عاشق دیوتوں کی
بنی نازک بدن وہ کوہ پیکر
گئی رکھ کر کی حسرت میں بن ٹھن
ہزاروں جن و انسان و پریزاد
پسند آئی مجھے صورت تمہاری
جو دیکھا رام نے ہو اسکی مجنوں
ڈرے وہ زن جہاں میں مرد ہو ایک
اشارہ رام سے پا لچھمن
ہوا جب شش تب ناز و ادا سے
مرا بھائی ہے سب شاہوں کا سرتاج
ہزاروں نازنین لعبان حور
ملیں ہو اسکو سیر گلشن
میں ہوں وہ اسکا گفتن برا
لکھن سے دیونی مایوس ہو کر

تو پہونچے جا کے اک بن میں لکھن رام
وہیں عفریت نے آکر ستایا
لکھن اور رام تھے اسجا پہ دلگیر
نشکار انس کا باندھے تہا بانا
ہوئے پہلو تہی عفریت تن سے
جو ڈھونڈھا پا گئے سیتا وہاں پہ
سیا کو پارچہ انگوٹھی کی
وہ بن تھا سیر میں مثل گلشن
زبانی حال از پیر زمانہ
وہی شمشیر اور نازنین تھی
لکھن اور رام تھے دونوں یہاں اور
ہوئی شیدا انہیں دیکھ لچھمن کی
لباس سرخ زیبا تن بدن پہ
کیا قربان سینا جان و تن
ہزاروں تیغ بریان تیک بنیاد
مرے دل میں ہوئی الفت تمہاری
دل اسکا ہے نشہ میں عشق کی چور
رہیں تکلیف میں بزرو بد [illegible]
دل و جان سے ہوئی مائل وہ بن پہ
کیا اظہار مطلب … سے
امیر شاہ ہیں اوسکے محتاج
یا جو چاہے وہ کرے …
رہ و مطربان با لطف احسن
انہیں سے ہو مجھے خدمت سزاوار
حضور رام آئی لیکہ مضطر

نظر آیا وہاں سایا شجر کا
اوڑھ استیا کو لے پہونچا … میں
جو تکے دلمیں تھا ارتکا اشتیاک
یہی سمجھا کہ انسان ناتوان ہے
جو رگھبر نے جگر پر تیر مارا
تو پہونچے ڈھونڈے بن میں وہ جا کر
وہاں پنچ بن میں وہ جا کر
پری پیکر ہی جو … تھی
لکھن اور رام تھے جبجا کہ بن میں
وہاں پر سپنکھا تھا نام مشہور
نظر اسکی پڑی شمس و قمر پہ
بہ تیر عشق دل بیتاب تھا وہ
بنی صورت مثال ماہ پیکر
کہا ہمشیر راون کی عیاں ہوں
ہوئے عاشق … مجھکو بنایا
زبان شہر سے جب … سہارا
کہا رگھبیر نے یہاں سچ بچن ہے
لکھن بھائی مرا …
رخ روشن نظر آیا لکھن کا
کہا لچھمن نے اے نازک بدن آپ
جمال و حسن میں شمس و قمر ہے
بناوین شاہ بانو …
زہے طالع ہو …
مرے بالفرض قبضے میں …
کہا سنکے کہ اے شاہ زمانہ

گذرا اسجا ہوا شمس و قمر کا
وہاں کہا اسی جا نے نہان میں
ہوا رام و لکھن سے طالب جنگ
نہ پایا کٹ میں و آسمان ہے
گرا عفریت ہو کر دل و دیار
رہے شب … وہاں …
ملے … سے الفت …
سیا رام و لکھن جی سے حیفا کی
وہاں گلزار تھا گلگل چمن میں
وہ سبزہ زار میں تھی شاہ سرور
دلی عاشق ہوئی دیکھا نظر کا
تڑپ کر کھینچتی تھی آہ پر آہ
ملی غدان میں مسی پان کھا کر
جن و انسان میں عالی خاندان
مرے دلمیں نہیں کوئی سمایا
کیا راز نہاں کو آشکارا
نزاکت میں تمہی کیسکو سخن ہے
وہ ہو راضی تو میری بھی رضا ہے
ہوئے غش میں تھا کچھ ہوش تن کا
نہ حاصل ہوگا مجھسے تیرا مطلب
نہیں مطلق کسیکا اسکو ڈر ہے
جواہر میں سجی گر آب گل ہے
خوشامد کر انہیں کی ہو نہ …
کنیز کشاہ بانو کی کہاوے
نکر ہم بستری سے اب بہانہ

نہ مجھسے ہو پری تجسانہ شہ اور
نزاکت اور مری صورت پہ یہ غرور
اُسے ہو زیب وہ اور تنگ افسر
جوانی ہے خوبرو سیرت نکوتر
جواب رام سے ہو کر کے مضطر
گئی پھر پیش لکھن با دیدۂ تر
کہا ہنستے ہو مجھکو طفل پن سے
ہوئی نادم نہیں پھر مکر و فن سے
قیامت تھی مجسم زشت کردار
کیا سیتا پہ آ کر حملہ یکبار
کہا پھر رام نے شیریں سخن سے
نہ ہو گمراہ بھٹکانے لکھن سے
نکر ہرگز ارادہ تو مرے ساتھ
مرا اب ہی گریباں و سگے ہاتھ
وہاں سے پھر پھری یونہی اُداس
گئی با زشت رو پھر رام کے پاس
گئی غصہ میں آگے مضطرب حال
قد بالا دکھایا کوہ تمثال
ہنسے رگھبر کیا اُس دم اشارا
ملا لچھمن کو جب حکمی سہارا

ناک کٹنا سُپنکھا کا



لکھن نے لیا کاردھر اُسی آن
جب آئی پاس کاٹی ناک اور کان
لہو میں تر بتر تھی زار بیزار
گئی نالہ کناں وہ سوے کہسار
لیے لشکر وہاں عز و شرف سے
عمل رکھتے تھے راون کی طرف سے
کہا بھائی سے اے ہمزاد ہے ہے
سنی میری نہ کچھ فریاد ہے ہے
نہ دیکھا آنکھ سے ایسے شبیر
وہ صورت میں ہیں یک تمثیل تصویر
لکھن اور رام ہیں دونوں برادر
زمان پیری اُنہیں کا ہاں زبر
ہوا اُنسے گذر میرا قضا را
مجھے ملکر کے بے تقصیر مارا
ندلی تجنے خبر اے میرے بھائی
خرابی یہ مری تمکو خوش آئی
جو سپند رام کے تھے کان خالی
مناسب تھا جو پائی گوشمالی
کہر ودو لکھن برادر جسکے مشہور
رہے تھے اُسکے دلشاد و مسرور
بریدہ جسکے دیکھے کان اور ناک
بچشم نم ہوئے بیتاب بیباک
مچایا شور و غل اُس نے فراد
برادر دو ہیں بن میں آدمی زاد
کرم سے جسکو دیکھیں یک نظر بھر
کریں ممتاز دم بھر میں مقرر
زن گلفام کو رکھتے ہیں ہمراہ
ملک کو دل سے پابوسی کی ہے چاہ
ہوئی فریاد کی آہ و زاری
سر اک شیطاں کو رو رو کر پکاری
چلو جلدی سے اے بھائی دلاور
یہی موقع عوض تم لیو بیکر

رہو گے تا ابد افسوس کر کر | سنو گی نازنین ایسی مسیر

جنگ کھردوکھن از رام چندر

کھرودوکھن لڑے لچھمن سے آکی + بتنہائی ظفر رگھبر نے پائی

خردمند زمانہ سے ملا راز | بخوش الحان قلم سے نغمہ پرداز
دیا یہ حکم ہو سب فوج تیار | تبر گرز گران سب باندھ ہتھیار
تبر تیر و کمان ہر ایک لیکر | کھرودوکھن کے تھا ہمراہ لشکر
نظر کر رام نے دیونکا لشکر | کہا اُسدم لچھمن سے ای برادر
لیسو کوہ تم سیتا کو لیکر | کرو اُسجا حفاظت ہے یہ بہتر
بہ تیر آتشین جسدم اثر ہو | اگرین جلکے بسے خود سب بال و پر

سنا جسدم کھردوکھن نے یہ حال | تمنا دیدمین تھے حال بے حال
جمع جسدم ہوئے اُسجا نساچر | گئے چودہ ہزار اُنکے وہان پر
وہ ڈنڈک بن مین آئے اُنکے شتر | چلے گلشن مین جیسے باد صرصر
خروشان جوش سے دیوون کی تھی فوج | مثال سیل دریا موج در موج
بجنگ عظیم بیت جیسے ان مین آون | رہین نہ نام جتنونکا مٹاؤن
لچھمن لیکر سیتا جی کو سوئے کوہ | غرض اُسدم گئے بیرنج و اندوہ

کھر اور دوکھن کا چودہ ہزار راچھسون کو لیکر مقابل آنا اور مارا جانا سب کا رام لچھمن کے ہاتھ سے



ادھر سے فوج دیوان جھک آئی
دیا وہ روز روشن شب دکھائی

وہ تھے لشکری دیوان بقصد زور
گھٹا کالی کا جیسے چرخ پر شور

امان مانگو غریبی سے تو دیجے
اطاعت میں ستمگاری نہ کیجے

کہو یہ رام اور لچھمن سے جا کر
کہ ہم ہیں شاہ لنکا کے برادر

بھلا کیوں تم نے اس سے دشمنی کی
جو کاٹی ناک ناحق دیبی کی

برائی کی خطا یا این مراتب
ملے جو گوشمالی ہے وہ واجب

تمھارے حق میں اب ہے یہی بہتر
کرو راون کو خوش سیتا کو دیکر

جو پیاری جان کی ہے جان دیجے
نہو افسوس آخر دھیان کیجے

لکھن اور رام ہیں شاہ اودھ پور
جہان میں مثل مہر و مہ کے مشہور

ہمیں ہیں مثل شیر بن بن میں
جو آوے روبرو ہو صید ان میں

ملاؤں خاک میں جسدن میں پاؤں
غرور اسکا بیک ساعت مٹاؤں

تجھے پایا کہ بد طینت عیاں ہے
عیاں ہے سب یہ راز نہاں ہے

جو غیرت دار ہو آکر کرو جنگ
وگرنہ منہ پہ ڈالو پردۂ ننگ

جواب رام سن وو نون برادر
ہوئے تیار از بس طیش کھا کر

اسی دم سن کے سب دیوان سے خام
بڑھے میدان میں آکر جانب رام

مثال ابر سب تیر شہ پر
کہ ہر جانب اٹھا دیوون کا لشکر

کمان سے تیر جو نکلا شرربار
چلے شیطان ہزاروں پل میں یکبار

خدنگ ابر برسائے کمان سے
مرے کچھ دیو کچھ بھاگے وہان سے

سیہ دیو ہو شرمندہ شر سے
وہ ابلیس شیطانی ہنر سے

فلک پر اڑ کے برسانے زمیں پر
کبھی گرد ہم کبھی را و اژدر

جو مارا تیر رگھبر نے وہاں پر
تو بھاگے چھوڑ کر میدان ستمگر

بہ تیر آتشیں کو وہ اڑا چھل کے
نشانہ بنگئے جل جل جل گئے

ظفر پائی پھرے دل شاد ہو کر
سیا کو کوہ سے لائے ادھر

گئے رگھبر بے آہنگ دیوان
مثال شیر تھے تنہا میدان

کہا لچھمن نے شہ سے ہے یہ بہتر
کہ نکلے کام باہم آشتی کر

کہا قاصد سے با صد مہربانی
بحکم شہ یہ مضمون زبانی

عجب دنیا میں وہ شاہ جہان ہے
زمانے میں ستم اسکا عیاں ہے

قوی ہیکل توانا صف شکن ہے
اسی راون کی سب انکا یہ فن ہے

نہو دے جنگ ہی بہتر یہ فی الحال
تمھاری ہے جوانی کا ہمیں خیال

نہ ہے طالع شہنشاہ جوان بخت
گنہ بخشے شہا دے صد تخت

پیام قاصد نے جا دیو و نکا سنکر
زبان نرم سے بولے یہ رگھبر

شہی کو چھوڑ ہم دونوں برادر
بصید تو آئے ہیں یہاں پر

ہے راون ظلم سے ظالم زمین پر
ہوا مغرور لنکا کے شہی کر

بہن راون کی کاٹی ناک اور کان
نہ اس حکم سے دشمن ہیں نادان

سنا سب تھا بہر اسنے جو پائی
مقابل ہو کیوں سیتا کے آئی

جو قاصد نے سنی یہ سخت گفتار
کیا جا کر کھر و دوکھن سے اظہار

کہا اسدم کہ لیکر تیر و خنجر
سبھی تیار ہو دیوون کا لشکر

کیا جھٹ پٹ سیہ دیوون نے ملکر
گھٹا سی چھا گئی خورشید رخ پر

شہ کونین کو غصہ ہوا جب
کمان سے تیر پہونچایا یہ مطلب

مثال ابر سب عفریت سر کے
تو نکلے شہ وہاں مثل قمر کے

ہزاروں مر گئے کافر کچل کر
مرے وہ بھی جو بھاگے تھے نکل کر

چھپے اڑتے زمیں سے آسمان پر
کبھی لڑتے تھے وہ میدان آکر

کبھی کرتے تھے بن جنگل کے شور
ڈراتے غول کی صورت وہ بن بن

ہوئے دنبال رگھبر تیر مارے
لگے جلنے گرے ہو کر دو پارے

یہ دیکھا شاہ نے اس وقت جا کر
کھر و دوکھن پڑے ہیں خاک پر

ظفر پا کر ہوئے خوش رام و لچھمن
سیا جی تھیں جہاں تھا خندہ گلشن

جانا سروپ نکھا کا پاس راون
گئی فریاد کرنے راون کی ہمشیر / بہ پیش شاہ لنکا ہو کے دلگیر

قلم تحریر کر یہ حال فی الحال / کہ ہے چرخ کہن کی یک نئی چال
وہاں سے پیٹتی سر کو وہ گمراہ / گئی لنکا میں کرتی نالہ و آہ
شراب بیخودی سے دل تھا مسرور / نشہ مے سے رہے تھا بھر کے چور
کہا رو رو کے غم سے حال بھائی / تری ہے اب تباہی آئی بھائی
بجز رقص و تماشا ہے نہ کچھ کام / بجز اسکا نہیں ہوگا انجام
رعایا سے جو حاکم بیخبر ہے / سر یک کی اسکی شاہی پر خطر ہے
خبر تمکو نہیں ای شاہ ذیشان / لیا ہے کاٹ بہن کے ناک اور کان
بریدہ دیکھ بینی گوش ہمشیر / ہوا بیچین سے راون بسمل و دلگیر
ملک سے بھی ترا رتبہ فزوں تر / ستم ہے ہو بشر غالب جن پر
نہیں دنیا میں ہے ایسا دلاور / بشر ہیں انکے آگے تیغ و تبر
لئے رخصت ہزاروں تو جو خونخوار / ہوا جابر کوئی اسکا نہ زنہار
سپاہ کو دی ہو ایسا بشر ہے / کہا راون نے دیوون سے زبر ہے
لیے سر کے آئے یہاں ہیں / قمر اور شمس سے ہے نور انور
کہا اس نے کہ ای راون دو شش / لگی سیکا پر اسکے بینی و گوش
شہ لنکا یہ سن حال دل آزار / ہوا تسکین میں خواہر کا ناچار

گئی جب پاس نکھا راون میں جاکر / مرے دیکھے کھر و دوکھن برادر
جہاں تھا تخت پر وہ شاہ راون / مرصع تاج سر پر جلوہ افگن
جو دیکھا حال یہ خواہر پر اون / سر محفل گئی بے حال سر فن
مے گلگوں سے تو رہتا ہے مدہوش / نہیں ہے کچھ خبر ہے خود فراموش
ستم مجھ ناتوان پر جو عیان ہے / یہ غفلت تیری شاہ جہان ہے
شہنشاہی ہے یہ گو از کے داد / نہ ہو ہرگز امان ہے شاہ بیداد
بنا دوں تجھکو میں کر داد بھائی / کرونگی حشر میں فریاد بھائی
کہا ارکان سے کاٹے گوش ہمشیر / بشر کی کب ہے یہ امکان تقصیر
ہوئی ہے خوب تیرا آفت نصیب ہمشیر / کہا کی کچھ کھر و دوکھن نے تدبیر
یہ بولی شاہ لنکا سے وہ ہمشیر / سپہ کے دونوں امرا در طعمۂ تیر
سنا شہ نے کہ دنیا میں لشکر چر / ہوا دل میں الم پر دو برادر
دیا پر سے نکھا بولی یہ سنکر / او دو کے بین ... کھر برادر
ہے انکے ساتھ میں زن ... / شکار وحشیاں ہیں وہ دلشاد
کھر و دوکھن گئے فریاد سنکر / ملایا خاک میں اونکو وہیں پر
شہ سو یار یہ خبر راون سے سنکر / غم غیرت سے تھا پر دم جگر سو

صبح کے وقت ... پاس راون
صبح کے وقت سوار ہونا راون کا جانب صحرا
گیا صحرا میں بہر رام و لچھمن

سحر راون سمو دربار آیا / الم سے زاغ کی صورت بنایا
یہاں کچھ نے لچھمن کو بھیجا / کہا دن بھول جا کر سوئے صحرا
اگر میں چند دن آرام لیجئے / ولی انکے لیے بس نام لیجئے
نہ تھا معلوم پر لچھمن کو زنہار / سیا جی دیکھ کہا گلزار
وہی ہے زور میں تو بیر دانا / ہر ایک شیطان لنکا سے توانا
تری شفقت قدیمی ہے سراسر / وفا سے آج تو اسکو ادا کر
شکار وحشیوں میں ... گمراہ / زن شک ... ہے ایک ہمراہ

تجھے شہ سوار کر جلد تیار / چلا راون اکیلا ہوکے اسوار
سیا جیسے کمار کھبرے اندم / کرونگا جنگ شیطانوں سے باہم
اگن میں خاص سیتا جی کو سونپا / رہا سایہ مجسم دل فدا کا
شہ لنکا ادھر پہونچا بصحرا / تعلق کہا ماریچ سے جا
مہم سخت ... ہے اب دلیری / رہیگی یاد یہ امداد تیری
از ... رام و لچھمن برادر / وہ دے صورت بشر ہیں ...
سر اشکے گوش بینی ... / کیا ظلم ان لالوں سر اکے

نکالوں انہیں دے کے رنج اور غم
جہاں میں ڈر ہے انکا کچھ نا
انھوں نے تیر جب مارا وہ ایسے
یہ سُن لچھمن کا غضب سے شاہ لنکا
مرا آتا ہی نہیں جن کے اثر سے
تجھے گر عذر ہے چلنے میں واں تب
تو قطع زندگی سے چھوڑ اس دم
نہ بخشیں جان نہ بخشش ہے اس سے
جو پہونچوں رام کی خدمت میں تب
شہ لنکا دگر ماریچ پر فن
کہ روشن ہے وہ خود دیکھ راون
مقابل رام کے ہو وے ہمیشہ آن
کہا راون نے ای ماریچ پر فن
نہ ہوں رام و لچھمن دونوں رادر
سبک رو چال میں تھا کبک کہسار
عجب آہو بنا وہ دیو بدبخت
بچھا ہے جیسے کہ ہے زر میں خوشتر
گزند اسکو نہ پہونچا تیر سے جب
نہاں سے پھر ہوا ظاہر زمیں پر
وہ جاتا چوکڑی بھرتا بھرا آنا
پری کی شکل وہ اڑتا تھا ہر آن
نہاں لچھمن سے جب ہو رام
نہج میں یہ کیا فن آشکارا
ورا دیکھی لچھمن ٹھہر کہاں سیتا
بہتر شیطان جب ہے تیر سے

بگڑ لاویں چلو بھائی اسی دم
نہیں میں ڈر ہے انکے تو آنا
گرا میں تیر سے لنکا میں آکر
نہ ہے لفت تجھے میری سنبھالا
قوی جنگل ہے مرا شیر تر سے
تو کہدے صاف مجھے ایک ہی بات
چلا ہمراہ راون خشم پر ہم
کہ میں گر قتل ہو تو بھی نکو تر
وہی صاحب ہیں سب کے بندہ پرور
گئے جس دم قریب رام لچھمن
گرا بیتاب ہو کر رتھ سے وہ دشمن
قوی تن ہے اگر گمراہ شیطان
تو ہے دیو دین دانشور قوی تن
ہرن سیتا کو تنہائی میں جا کر
وہ سایہ دیکھ اور تھا ریچھ ہی آ
سبک رو تھا لبھی اور خوشی کہتی
نے کا مرگ چھالا اسکا بہتر
ہوا غائب نظر آیا وہیں تب
وہ آیا روبرو شہ کے اچھل کر
دیے بار روبرو مارا تھا کا
وہ تھا جادو کا پتلا کہ شیطان
ہوا صحرا میں آہو پھر تہ دام
لچھمن کا نام رو رو کر پکارا
شکار مرگ میں کس جا نہاں ہیں
نہ در زندہ نہ مردہ بیکلی سے

کہتا ماریچ نے رگھبیر کا نام
لچھمن اور رام کو وہ لسوا اثر
چلو شہ جا کے گھر بیٹھو بہ آرام
نہ ہے ہمسر مرا کوئی زبردست
مری تیغ ستم اس دم غضب ہے
ڈرا ماریچ سُن تقریر راون
تمنائے قدمبوسی لچھمن رام
شہنشاہ دو عالم بیگمان ہے
یہی کہتا تھا اپنے دل میں گفتار
نظر آئے جو راون کو لچھمن رام
ہوا ہیبت میں ایسا شاہ لنکا
جو اپنے ہمسروں میں بل اگر ہے
یہانپر کیجیے کچھ ایسی تدبیر
بنا ماریچ آہو شوخ طناز
عجب صورت کا وہ مرگا بنا تھا
سیتا جی کی نظر اسپر پڑی جب
ہرن پر تیر مارا شہ نے اٹھ کر
شہ کونین نے مارا وہ گر تیر
کماں میں تیر جب کھینچ کر آیا
نظر آتا نہاں ہوتا کہیں پر
شکاری رام تھے پیچھے ہرن کے
گرا مرگا جو مارا تیر سر پر
ہوئیں بیچین سیتا اس صدا سے
لچھمن سے نہیں کوئی دلاور
یہی کہہ کر شکاری جان طلب کا

کہا میں نے ور صرت وہ گل اندام
شہ دسرت سے لایا تھا وہ جا کر
نہو شاہی میں خستہ وہ کرو کام
بشر کی کیا حقیقت ہے نہ ہو پست
اجل سے ہوا ان کا کب ہے
کہ تھا وہ جان کا اسوقت دشمن
اسی دم سے ہوئی دن میں صبح شام
نشاں ہے بے نشاں جلوہ عیاں ہے
رکاب شاہ لنکا میں تھا ناچار
خود ہی بنی گیا سنبھل کے ہم
قدم پیچھے ہٹا دل میں کبھی
مقابل شیر کے روبہ کو ڈر ہے
لچھمن اور رام جا دیں تجھے
نظر آ ہووں میں تیغ سرافراز
کبھی دیکھا نہ ایسا وہ بنا تھا
کہا رگھبیر سے کہ میں لے آ
زمیں پر گر کے پھر اچھلا وہیں پر
چھپا چرخ برین پر اڑ کے
وہ سمجھی گر غصہ سے چھپا
زمیں سے چرخ پر اور پھر زمیں پر
یہ کہہ ساتھ میں چھوڑا لچھمن
شدید زخم سے تھا لیکن
کہا لچھمن سے یوں رنج و بکا سے
مقابل رام ہو کر وہ آ کر
کوئی مارا ہوا تیر غضب کا

سیا نے یہ سنی لچھمن کی تقریر
پدر کو چھوڑ کر بہر برادر
لکھن نے ہو رضا جوئی سے مجبور
قدم اس آن کے اندر نہان تو
سیا جی جب یہین صحرا مین تنہا
تن نازک پہ زیبا جامۂ پاک
تجھے میا منش آیا ہون پر
جتی نے یہ کہا وابستہ خیرات
ہدوسکے مرکو جانا نہین آہ
ہوا لنکا کا ہوا دشمن دانہ
فلک ہی شعبدہ بازی مین استاد
سحر تھا سایہ افگن خوشنما تر
معزز تھا جٹائی طائر وہین
وہین آ وہ کر دی کرگس نے آواز
ہو دلیری مین شاہ اودہ پور

ہوئی کن آزردہ خاطر بہر لچھبیر
روا رکھا سفر کا رنج دل پر
ادب سے یہ کیا سیتا سے مذکور
جن و شیطان سے کچھ تمکو امان ہو
تمھین اللہ رکھے محفوظ اُس جا
جبین سے پاؤن تک اسنے لی خاک
جو ہو موجود وہ مجکو عطا کر
نہین لینا مناسب ہے تمکو دات
نکل ہالہ سے آئی غیرت ماہ
سیا راون کی قید مین مضطر
زمانہ مین ہی نیرنگی اُسے یاد
رہا کرتا تھا اک کرگس ہانپر
وہ شہ کے ہمنشین تھا سر و تن
شہ راون پہ کر منقار کو باز
جفا سے کیون کہا ہے اسکو مجبور

کہا اسدم لکھن سے ای نکوکار
مصیبت مین ہوئی کیونکر لطافت
نہ باہر نقش کے جانا قدم بھر
ہوئے رخصت یہ کہہ سیتا سے لچھمن
بنا شکل برہمن شاہ لنکا
گیا وہ روبرو سیتا کے برہم
غرض ہی سن شہ لے پاک دامن
جو باہر نقش سے آئے تو پاؤن
لگی دینے برتو لے برہمن
لڑا یہ دیکھکر کرگس ہانپر
زبان راویان سے سنکے تقریر
توانا تھا وہ طائر دور بین تر
سنا جب یہ زاری سیا کا
لیا تہ سے سیا کو اپنے ہمراہ
غضب آ ہوئے گہین رام و لچھمن

برادر کا ازل سے ہو تو غمخوار
لگی جس سے مجھے تکلیف کلفت
محافظ ہی یہی فرخندہ پیکر
بجانب کوہ صحرا تھے قدم زن
وہان پر گوشۂ صحرا سے پہونچا
دعا دیکر کہا بھوکا ہون اسدم
کہا سائل سے اسدم لے برہمن
عطا مجکو جو ہو بھوکا ہون کھانا
چلا سیتا کو لے اسدم راون
سیا کا غم نہ اجاوے لکھانا
قلم ہے دو زبان پیرم یہ تحریر
لکھن سالہ تھا اتش مین خبر تو
کہ وہ نالہ تھا راون کی جفا کا
کہا راون سے ای شیطان گمراہ
سوی صحرا ہی ای صید افگن

جانا رامچندر کا صحرا مین واسطے شکار ہرن کے اور لیجانا راون کا جانکی جی کو بفریب برہمن کے



سیا غیبت مین لایا ہے شتاب
ارے شیطان یہ ہے رام زن
وگرنہ ہوگی مشکل تجھکو اس آن
کہا غصہ سے ای نادان کرگس
بچا اپنے کو رنج و تعب سے
گرا دشمن زمین بیتاب ہوکر
وہ کرگس تب سے سیتا جی کو لایا
اُڑا اوس سے جا وا کر کے منقار
نبرد اون تیر کرگس کے پرن پر
کیا اودن کو زخمی مار منقار
سہا ہیکس پھر کچھ ہوش آیا
اُڑا رن مین نہ ہارا زور بل سے
گرا جس وقت وہ کرگس زمین پر
بجز آہ و فغان بیزار سیتا
سیا کے گریہ و زاری سے مضطر
دوپٹہ زعفرانی تھا جو سر پر
بٹھایا باغ مین سیتا نہان کر
ہرن جب ہاتھ آیا شاہ والا
یہان تجا ہر شیطانون سے شیوا
نہ ہو جن بشر شیطان کا دم
ہر ایک بن ڈھونڈ ہر جا خاک چھانی
نہ پایا کچھ پتہ مجبور ہوکر
کہین سمجھے جانور صحرا کے ورنہ
نظر آیا انہین یہ انمین ناگاہ
لگے کہنے کہ اس جا پہ ہوئی جنگ

ترا ہو نام بد دنیا مین آخر
پرستش کے ہو قابل جابجا
لڑا لنکا مین میدان شیطان
ہوا پیری مین تیغ رام سے
بہشت پر ہے کہان تا نگاہی
زمین پر تھا زمین تا چرخ کرگس
بہ پیر اسی جا رسا ہے تھا بیابان
سنبھالے شاہ لنکا نے بھی بیٹھا
شہ لنکا نے غصہ سے کہ سر
کٹے چنگل سے کرتا وار پیدا
تن کرگس پہ پھر خنجر چلایا
وہ لاچار تھا کرگس جو کل تھے
شہ لنکا اوڑا سیتا کو لیکر
نہ تھا ہمرہ کوی غمخوار سیتا
فلک تک جا یا ان دشمنی مین
وہان پھینکا نشانی بہر رہبر
حفاظت کو ہوئین پریان مقرر
پھرے صحرا سے لیکر مرگ چھالا
ہوا اندیشہ سیتا کا مجکو ہر بار
وہان وہ ماہ بیچ ہالے کے اندر
نہ پائی کچھ سیا جی کی نشانی
بڑھے آگے کو پھر دونو برادر
پتا پایا کہین دیکھا سیا کو
کہ ہے تیر و کمان ٹوٹا سر راہ
نشانی ہے غبار و خس صحرا کا گلہ

نہ کر بیگانہ پر جسکی نظر ہو
امان چاہے تو اپنی جانکی آب
سنی شہ نے جہانکی سے یہ تقریر
نہ کر برباد اپنی جان یہانتک
شہ لنکا کے سر پر مار چنگل
لگی منقار جو سیتا کے سر پر
اتشئی وہ ہوا سیتا کو اوس سا
ہزار دن یہ تھی منقار کرگس
بچاتا تھا جہانکی کو تیر سے
کمان تیر توڑے شاہ لنکا
پر تیسے پر جھپٹے کرگس کے بار بار
محبت رام سے تھا اور سیتا دل مین
بچشم اشکبار ہی یاد کرتی
وہ تھی گریہ کنان پیچ و تاب
چلی جاتی تھی سیتا زار مضطر
شہ لنکا نہ تھا تنہا بہ ہمراہ زن
سیا کو جا نہ لے کر گھر بھی چھپایا
لے شاہ دو عالم کو خبر تب
کہا لچھمن نے ای جان برادر
نشانی چل کے ہو پیچھے تم
بہت کھنسار و بن ڈھونڈا نہ پایا
غم فرقت سے تھے وہ زار بیتاب
کبھی نالان تھے ہر بلبل چمن
جو دیکھا ہر جگہ پر خون چکان
لگے کہنے تو دیکھا مرغ کھا

یہی وہ اجنبی قتل وہ سکا ناہی ہے
تو کافر چھوڑ دے یہ جانکی آب
کہان تیر اوسکے یا تیغ مین تاثیر
کہ سینہ چیر دے سے نکلی پر کتھ
کہا کرگس نے ای کافر کہ کہکل
بدن اوسکا ہوا ہے دشمن سے
تو بہی تھا وہ چونچ پر کرگس
کیا زخمی وہ سے چنگل سے اوسکا
کہ چھٹے فضا بدا اوسکے پیچھے سے
گرا غش کھا کے راون کچھ تھا
گرا جب خاک پر کرگس تو جانا
رہا ایکدم [illegible] بھی رام کی یاد
فراق رام مین فریاد کرتی
صدا نالہ کی تھی روتی بھی تب
ابو سنان چھپا اون پہ نظر کر
سیا کو لیگیا لنکا بہی اوس دن
خوش تھا شہکی مین [illegible]
کہا چھپ کر آگیا [illegible]
کیا [illegible] سیتا تھین مضطر
نہ پایا جانکی جی کو بیکس
بہ فرقت جانکی بن بن تجھ بیابان
گریبان چاک کر بیٹھے جیسا
خبر لاو سیا کی کوئی بھی سے
زمین پر سخن گل سر جا عیان
پڑا ہی جان ہاے مضطر دل

بدن شل تھی ہو بازو سے جدا ہی
عدم کی راہ میں عازم سفر تھا
کہا کس نے رو در وشہ او دو اُن
ہوئی رادن سے او سے لڑائی
جو حال ارکس نے سُنایا
جو چاہے اب حیات جاودانی
ریاضت میں کہا اہل زمانہ
تمنا دل بر آئی دیکھ دیدار
ہزاروں برس کیا جپ کرتا ہی
یہی کہکر ہوا راہی بقا کا
خوشی سے لاش کرکس کی جلائی
کبندھ دیو طاقت میں زبر تھا
لکھن سے یہ کہا شہ نے برادر
بہت نرمی لکھن سے کی وہ جاہل
لگا جو تیر رگھبر کا تو ناکام
قدم رگھبر کے جو سے وہ میں پر
دعا مانگی سے دریا سا کے کہدن
کرم سے آپ کے ای شاہ منظر
چلے آگے وہاں سے لچھمن و رگھبر
وہ عورت عابدہ اور پارسا تھی
سنا اوسنے کہ آئے رام ادھر
درخت بار وسے ہر صبح شام
ہوئی دلشاد سوری با ہتر تھا
محبت اوسکی دیکھی پھل لیے تو
کیا رگھبر نے سیوا سری کو تمنا

بجائے اشک لخت دل تھے تر چشم
لکھن اور رام کا بس منتظر تھا
کہا رادن نے مجکو آکے مجبور
بہت زخمی ہوا تب یار کہائی
لکھا لچھمن و رام کو غمگین ہو یا
سمجھ دنیا میں بخشو انکو نگاہ
رہیں صد سال ظاہر تھا یہ
یقین ان ہاتھ سے میرا تھی کا
فنا ہو پھر فنا آخر فنا ہی
وہ کرکس نیک دل اہل فا تھا
رہ باغ جنان اوسکو دکھائی
لیے تیر و کمان تیغ و سپر تھا
ملایم گفتگو سے پیش آکر
نہ سمجھا آگیا پھر مقابل
خدنگ مرگ سے بولا سیر رام
کیا گندھرپ تھا روے زمین پر
بنا فوراً جہاں میں صبح روشن
ہوا روشن ستارہ بخت یاور
نظر آیا بہار گل سے گلشن
محبت رام میں کے فدا اے
مصفا کر گیا اپنا سے آ
برشیرہ ولائق سب اوام
جو دیکھے اسنے لکھ سیر رام و لچھمن
ہوئی دلشاد بس وہ خطا پوش
مزاق زندگی میں تھی پھر افزا

نہ تھی طاقت کہ وہ بولے زبانسے
سپر برج پہونچے رام لچھمن
سیاہی کو تمہارے خیا سا بنہ
لگی تھی تو مجھے دیدار کی آہ
کہا رگھبر نے میں نے تجھے بخشا
اگر خواہش تجھے باغ جناں ہے
نہ دیکھے وقت میں اپنا انجام
یہی ہے آرزو ای شاہ عالم
حیات ابدی میں کیے اسکا مہ نہ
ہوئے پر غم الم سے رام لچھمن
چلے آگے وہاں سے رام لچھمن
مقابل جس گھڑی رگھبر کے آیا
فریب و مکر سے دیکو ہر دم
رہائی رام نے دیکھی جو مشکل
گرا جس وقت وہ گر کر زمین پر
جہان میں تھی شہرت تھا میں مشہور
بیابان میں کرے تھا تسکین
یہ کہکر رام سے چھوڑا جہاں کو
جو دیکھا اوس جگہ ایک جھونپڑا ہے
وہ ہے مشہور سیوری خاص و عام
خس و خاشاک سے رہ صاف کرتی
مہ و خورشید سا اون دونون کو
ہر ایک رستے کے دونے پھین بھر
وہ سیوا تھی رام کی تھی لگی تمنا
کھلا کر رام کو فارغ ہوئی جب

تمنا دید تھی چشم عیان سے
کہا کسنے تجھے مارا ہی محسن
ہوا لیکر کے وہ ظالم روانہ
میں تیرن عقبا کا عازم سپر راہ
جو ہے وہ بدکار مجھے تنگ کر یار
تو اوسکی راہ میں کام آن ہے
زبان ہے اوسکے نکلے ہی سیر نام
بتا گھبر نہ میرا کام آسے دم
ترے قدموں میں آکر بھلا ہے
لٹے پا کی کرکے آگ و شن
ملا اونکو وہاں دیوقوی تن
تو اپنا قوت بازو دکھایا
مصیبت میں ہر دشمن سے آئے ہم
ہوئے ناچار شیطان کے مقابل
بشر کی شکل میں آیا وہیں پر
مرے چہرے پہ شکل وہ تھا نور
تمہاری ہر گھڑی تھی انتظاری
گیا گندھرپ پھر باغ جنان کو
مصفا کر زبان راہ تقا ہے
رہے تھی منتظر لے رام کا نام
تمنا دید میں ہر سحر تھی
ہوئے سایہ فگن سیوری کے گھر پر
لے آئی روبرو شہ میوہ تر
محبت رام میں رتبہ تھا ہر
کہا رگھبر نے اوس وقت طلب

کہا سیدھی سے پہنچا یورمین جا ۔ سپا کی سدھ لی کی شتاب آ
خبر گھبر نہین اوسکی زبان سے ۔ قدم آگے بڑھایا اوس مکان سے

آغاز کسکندا کانڈ

ملنے سگریو کو شاہی دودمان سے رام لچھمن کے + جو مارا بان گھبر نے خطا اوس بال کی پائی

قلم تحریر کرے سگریو کا حال ۔ بنا تھا دشمن اوسکے جان کا لال
نظر آیا اونھین یک سبزہ زار ۔ بہار گل سے تھا گلزار گلزار
ہوئے رام و لچھمن محو تماشا ۔ چمن مین گل پہ تھا بلبل کا بسا
تنگ جا بدو ہان رہتا تھا پر دم ۔ عبادت کے سوا اوسکو نہ تھا غم
وہی تھا یونہ سردار ہمیون ۔ وہ تھا ہمسر مین رستم اسمیون
براد ربال تھا اوسکا جو دشمن ۔ قوی ہیکل توانا شیر افگن
چمن مین مثل گل سوسن عیان ہے ۔ جگر پر داغ اونکے لالہ سان ہے
جو تھا سگریو کے خدمت مین بندر ۔ قوی بازو توانا اور دلاور
اونہون سے پوچھا احوال سارا ۔ اگر جاسوس ہون کرنا اشارا
کہا تم کون ہو آئے کہان سے ۔ مکان اپنا بتاو لامکان سے
کہا مین شاہزادہ رام و لچھمن ۔ جہا ئین ہے ہمارا نام روشن
ہوئے رخصت پدر سے بہر گلگشت ۔ تو آئے سیر کرتے جانب دشت
غم فرقت سے اوسکے زار ہین ہم ۔ پتا ملتا نہین لاچار ہین ہم
کہا کیا حال ہے تیرا برہمن ۔ توقع ہے کہ ہو ہمکو بھی دشمن
سنو ای شاہزادی عرض میری ۔ براد رہین وہ میون با دلیری
جو ہے وہ بال دولت مند مغرور ۔ قوی بازو توانائی مین مشہور
سپا کی سدھ لے بہر کلفت ۔ اگر سگریو سے ہو وے گی الفت
وہ لایا کوہ پر ہر دو براد ر ۔ تماشائی تھے ہر جانب سے بندر
کہا ابن صبا نے حال رگھبیر ۔ ہوا پھر تذکرہ باہم مکرر
سنے گر گوش و دل سے میری فریاد ۔ نہ ہے مطلب اسے مین بھی ہون شاد
کہو سب حال جو گذرا ہے تجھ پر ۔ ندا اوس عرض سے ہون کس سکون کا
نہ آیا چین دلمین اور نہ آرام ۔ نہ دیکھے تھا مجھے یکدن نکو نام

شہ ارض و سما پرور براور ۔ سگے پہنچا یورشی بن جا کر
شجر تھے بار شیرین ثمر سے ۔ ہر یک بیٹھے کے بہتے خشک تر سے
اوسی جنگل مین یک کوہ کلان تھا ۔ وہان کھو کر نام اوسکا عیان تھا
وہان سگریو تھا خوش نام بندر ۔ کئی ہمیون تھے اوسکے اوپر
براد ر کے خطر سے قل یکین تھا ۔ بے ہمہ رنج و تعب اندوہ گین تھا
نظر سگریو کی پہونچی چمن پر ۔ تو دیکھا اوس جگہ دو نو برادر
ہوئی سگریو کو وحشت زیادہ ۔ کہ جاسوسی مین بھیجا ہے جان کر
کہا سگریو نے ہمیون سے جاکر ۔ کرو دریافت کیون آئے یہان پر
گیا ابن صبا بنکر برہمن ۔ جہان گلگشت مین تھے رام و لچھمن
بتاؤ یہ مجھے کسکے پسر ہو ۔ سفر مین رنج سے کیون خستہ تر ہو
اودھ مین راجہ سرتاج لاوسر ۔ اونھین سے کے پور ہین ہم دو برادر
ہوئی محبوبہ اپنی گم جو بن مین ۔ گل و گلبن ہوا کانٹا چمن مین
پھرے صحرا بصحرا کوہ در کوہ ۔ نہ آیا ہاتھ جز حسرت و غم اندوہ
برہمن نے کہی فی الفور یہ بات ۔ کہون کیا حال اپنا تمسے ہیہات
کہ اونکا نام ہے سگریو اور بال ۔ ہوئی باہم اونہو نکی قیل و قال
نکالا گھر سے سگریو برادر ۔ لیا سب چھین اوسکا مال و گھر
غرض یہ حال سب کہکر برہمن ۔ چلا آغوش مین لیکر رام و لچھمن
تماشا شاہ بندر کی بڑائی ۔ جگر اور جان سے کی شنوائی
کہا سگریو نے یہ ہے ارادہ ۔ کرون خدمت تری ای شاہزادہ
کہا شاہ جہان نے پائی بھائی ۔ ہوئی میرے اور تیرے آشنائی
کہا یون بال ہے میرا برادر ۔ محبت سے رہتی تھی پر ابر
قضارا دیو یا پائی نگونسار ۔ یہان آیا کسی جا سے وہ یکبار

مقابل بال کے آیا وہ بدخواہ
رہی دسکو نہ طاقت اتنی باقی
جو بھاگا ایک بیت دشمن بال
چھپا دشمن میان رخنہ کوہ
ہماری چندرہ دن تک یہان پر
کسیکو بھی نہین چارہ تھا سہی
ہوئی جب حد سے زیادہ انتظاری
اوٹھا کر سنگ کو وہ رخنہ کوہ
جو بالی تخت دیکھا تب بان
نکالا گھر سے سب اور نکالا افسر
دعا بد سے نہین اوسکا گذر ہے
کہا تمکو نہین ہے ای دوست بھائی
بٹھاون تخت پر تجکو بعزت
سے لیے جاتا تھا اوسکو دیو کمبخت
ملا مجکو یہ دیکھو ہے اوسی کا
ہوئی رام و لچھمن کو بیقراری
دھرو دھیرج دل مین اگر کے ساتھ
تمنا ہو مجھے غم سے ہو خوشحال
مجھے لازم ہے کرنا اوسکے کام
بلا سکتا نہین کوئی دلاور
دیہی تا رہے دلاور بال کو تا
اوٹھا یہ شیل جو دونون کریگا
اوداکی قطر تاڑونکی یہ تدبیر
ارادہ جنگ کا کر بال کے ساتھ
نہ طاقت تھی لڑے سگریو بیچارا

ہوئی دونون مین کشتی حسب دلخواہ
مقابل مین کرے جو زور کاتی
گیا وہ بال بھی پیچھا اوسکے دنبال
زبس بیتاب تھا باد رد و اندوہ
کرو تم انتظاری ای برادر
تو پھر سناہی بہائی تجکو جا ہے
ہوئی خون ندی ہے جو جاری
کیا اسے یہ وہ با صد رنج و اندوہ
دیا سب نے مجھے اورنگ و افسر
زر و زن سب لیا دشمن سمجھکر
وفا سے پر تگر [illegible] ہے
تجھے بخشونگا مین اب تاج شاہی
بجائے غم ملیگی جاہ و حشمت
وہ تھی گر یہ کنان ظالم تھا دل سخت
تمھین ہے درد و غم حسب ان کے
صدا دل سے اوٹھی با آہ و زاری
لگا دیوین ہم سیتا کا پتہ ساتھ
جو کینہ سے نکالون بال کی کھال
تو بی [illegible] مین دشمن ہے ای شاہ
اوٹھا دسے نگر [illegible] بال جا کر
مظفر ہو بلا شک رن مین [illegible]
اوسی کے ہاتھ سے دشمن مریگا
کیا سوراخ ساتون بیچ [illegible] تیر
لیا رگھبیر کو خوشحال کے ساتھ
ہٹا پیچھے کو بھاگا دم دبا کر

ازل سے تھی دشمنی پیر و بیدرد
تن دشمن سے آدھا زور پایا
عقب بھائی گیا مین بھی پس بد
یہان سنا کہا یون بال [illegible]
ظفر پاونگا گر دشمن سے جا کر
وہان یک ہفتہ تھا منتظر مین
ہوا اوسوقت مین یہ اشکارا
وہ آن سے بھاگ کر گھر اوجو آیا
جو لوٹا قتل کر بال دلاور
اسن مجکو اگر اس کوہ پر ہے
زبان سگریو سے سنکر کہ گھبر
چلے ہمراہ میرے اسے نکونام
یہ سنکر خوش ہوا سگریو [illegible]
صدا گردون پہ پہنچی [illegible] الم
جو دیکھا وہ دشہ رام نے جب
کہا سگریو نے ای شاہ عالم
پتہ پاوین جہان لاوین [illegible]
کرون جتن بہت [illegible] سیتا کی بن
جو مارا اوسنے دیو دند کی کو
ہی حلقہ سات تاڑون کا بچھا تا
جو پھینکا استخوان انگلی لگا کر
اوٹھا انگلی سے پھینکا اتنی [illegible]
دیکھا یا معجزہ رگھبیر نے جب
سکان پر بال سکے تا کر نکالا
کہا رگھبر سے یہ کیا [illegible]

نہ دشمن بال سے لیجا سکیگا پیشیا
بہم کشتی ہوئی دشمن بھگایا
بدو مین بال کے رہتا تھا ہر دم
عقب دشمن کے جاتا ہون ابھی آپ
تو پھر دیدار سے خوش ہونگا آکر
نپائی بال کی کچھ بھی خبر مین
کہ دشمن دیو نے اب بال مارا
تو حال بال پھر سب کو سنایا
تو قابض مجکو دیکھا سلطنت پر
ولیکن بال کا ہر دم خطر ہے
ہوئے [illegible] جو دیکھا اوسکو مغموم
یہ یک تیر اجل دیکھا [illegible]
کہا یک [illegible] اقرار [illegible] بھی
دو شیر اوسنے بھی کا درد و غم [illegible]
کہا سگریو سے بان [illegible] رہی [illegible]
ملے جس جا سیا لاوینگے اب ہم
زمین و آسمان جاوے نہان [illegible]
ملے گر خاک مین دشمن [illegible]
یہ اوسکی ہڈیان ہین دیکھو تمکو
کرے یک تیر سا تو نکالون [illegible]
گرے پانسے چہل فرسنگ جا کر
چہل فرسنگ پہونچا ہوا ہو
یقین سگریو کو آیا دین تب
تو آکر بال سنے گھونسے سے مارا
تمھارے اب [illegible] دشمن [illegible]

نہ او سے جا سے اگر میں بھاگ آتا	تو اپنی جان ناحق میں گنواتا	کہا رگھبر نے تم دونوں ہو برادر	نظر آسکے مجھے ہم شکل ہمسر
محبت سے قریں اپنی بلایا	گلے میں ہار پھولوں کا پنہایا	ہوئی سگریو کو طاقت دو چند اُس	چلا وہ بال سے لڑنے کو خنداں

مارا جانا بال کا رام چندر کی ہاتھ سے اور زاری کرنا تارا زوجہ اسکی کا مع انگد فرزند اسکی کی



جو جا کر بال سے کشتی لڑا وہ	جبھی زیر و زبر میں در پڑا وہ	وہیں رگھبیر نے یک تیر مارا	نزع میں بال نے گر کر کہا یہ
ہوئی سگریو کی جانب جو ہارا	تمہارا کیا بگاڑا تھا جو مارا	ہوا میں [illegible] کیوں سگریو پیارا	خطا کیا کی نہ مجھے دشمن سمجھا
نہ وہ زیادہ نہ یہ کم نظر آئے	اول جان ہے برابر کیا گریں	شہنشاہ زمان ہے داد گر ہو	خطا کے بندہ گان [illegible]
کہا یہ رام نے اوس وقت جا کر	زن و طفل و برادر اور خواہر	یہ تینوں ایک ہیں سب حیا سے	نشان رحمت [illegible] دل [illegible]
کوئی نادان نظر سے ہو خطا سے	نہ مارے آپ ہے [illegible]	نظر بد کی تہرے نادان خطا سے	نہیں مارے میں باپ [illegible]
نہیں مارا بلا تقصیر تجھکو	یہ کیا طعنہ بھلا دیتا ہے مجھکو	تجھے بخشی تھی [illegible] بادشاہی	برائی [illegible]
کیا برباد اپنے خاندان کو	زن و طفل و برادر خانمان کو	جو چاہے بخش دو انگد کو	سمجھ سے آخرش نیا ہے فانی
کہا یہ مجھے امید واری	پھر انگد کرے خدمت تمہارا	ہوئی تسکین اس کی [illegible]	جگہ پھر پام نے باغ جہاں کو

جو راجا نے لیتا دیکھی وہ ان بان
جو کل تک تھا بیخبر بے سنگ [illegible]
کرو ہمت کو قاصد [illegible]
اطاعت سے محبت دوستان ہو
دل بیتاب کو تسلی و دلداری
سیا کی سدھ دل لگا کر آئی
[illegible] حال [illegible] سگریو مغرور
بجز رقص ترانہ عیش عشرت
جو آئی یاد رگھوبر نے شتابی
ہوا مغرور پا کر تاج شاہی
[illegible] او سکو محتاج [illegible]
کہا سگریو سے جا کر لچھمن نے
تجھے کچھ یاد ہے کس کی بدولت
ہوا سگریو [illegible] شرم [illegible]
[illegible] سے اونکو [illegible]
لچھمن کے پیر پر انگد کو ڈالا

کیا شاد ہے یا سگریو خوشحال
بنا گلزار خار دشت سگریو
اس عرصہ میں [illegible] سدھ [illegible]
وفائی تو نے الفت عیان کی
[illegible] تھی [illegible] کیا [illegible]
ہوا [illegible] خبر کچھ بھی نہ پائی
نشہ دولت کا پایا ہو گیا [illegible]
تجھے کچھ یاد [illegible]
کہا لچھمن سے با صد [illegible]
ہوئے مطلب کی سدھ [illegible]
رکھوں انگد کے سر پر تاج شاہی
کیا مغرور تجھ کو فضل [illegible] نے
تو بیٹھا تخت پر [illegible] چاہ و حشمت
[illegible] لچھمن کے پیر [illegible]
عبث [illegible]
ہوئے ممنون [illegible]
خوشنما کر کے رگھبر کو کیا [illegible]

بٹھایا تخت پر سگریو [illegible]
کہا سگریو سے [illegible]
جو آئی برسات رت [illegible]
بہار گل کو کیا برسات لائی
سیاہی چھا گئی برسات بھاری
جو تھی چوماسہ کی رت [illegible]
ادھر سگریو کو جو دولت و جاہ
بنا وہ عیش عشرت کا [illegible]
گئی [illegible] خبر [illegible] نہ پائی
کہا رگھوبر نے غصہ میں ہو کر
کہا لچھمن سے کر آگاہ اوسکی
گئی برسات رت [illegible]
[illegible] غفلت [illegible]
کہا سگریو نے [illegible]
لچھمن کی [illegible] خبر [illegible]
ہوئے لچھمن کے ہمراہ شاہ [illegible]
ہوا عازم سفر کو نیک نہاد

الگ لچھمن سے جا کے اوس بن تنہی کے اندر
لگا [illegible] سیتا کے [illegible]
رہیں [illegible] میں جا کر دونوں بھائی
فغان بلبل نے گلشن میں مچائی
جگر [illegible] اشک آنکھوں سے جاری
غم و رنج والم کھا کھا کے گذری
وہ بیٹھا تخت پر [illegible]
[illegible] جانکی کو دل سے بھولا
نہ سدھ سگریو نے اب تک منگائی
سیا کے ہجر میں ہو کر کے مضطر
نہ [illegible] آگاہ اوسکو
نہ سیتا کی خبر اب تک منگائی
[illegible]
[illegible]
پسر انگد کو اپنے ساتھ لائی
قدم رگھبر [illegible]

آغاز سمندر کانڈ

[illegible] انگد کے [illegible] سمندر [illegible] لنکا میں سیا کو ڈھونڈ [illegible]

[illegible]
ہوئے [illegible] ہمت کو [illegible]
سیا کا جب پتا [illegible]
کوئی بندر زبان سے کچھ نہ بولا
[illegible] یہاں [illegible]
خبر سے [illegible] خوش کلامی

عبادت [illegible]
پھرے صحرا میں [illegible]
اودھ [illegible] رگھبر [illegible]
[illegible] رگھبر [illegible] کھولا
[illegible] کام [illegible] مقرر
[illegible] دونوں [illegible]

کہا سگریو نے ممنون [illegible]
پھرے صحرا بیابان [illegible]
جو تھی رگھبر کو [illegible] انتظاری
ہوئی جب بیقراری [illegible]
سیا کی جلد جا لا دے خبر کو
قلم تحریر کر رنگین فسانہ

کرو تم [illegible]
[illegible] جنگل کا کیا صاف
تو پوچھا حال باصد بیقراری
زبان سے یہ کہا با آہ و زاری
سنی رنج والم تسکین دل ہو
سیا کی سدھ [illegible] خوش [illegible]

ہوئے سگریو سے رخصت ہنومان
پون ست چلا مونت انگد دلاور
ہوئے لاچار پہونچے تا لب بحر
ضعیف و پیر ہی پرکے ہی گرنے پر
کہا دل میں کہ کھا جاؤن کا کچا
ڈرے گرس سے یہ تینون بچارے
فزون تر ہو ترا اقبال یاور
ہرن سیتا جسی راون کو مارا
بحکم رام ہر جا چلتے پھرتے
کہا رو رو کے یون حال برادر
وہین آیا فلک سے وہ زمین پر
تھکا اوڑنے سے عابد دعا کی
تم آئے ہو یہان پر بہر سیتا
میان باغ ہے بیٹھا اب سیتا
کوئی جودھا سمندر پار جاوے
کہا انگد نے جاؤن سندھ کے پار
رہے ہے خاموش یہ سنکر ہنومان
کہا پھر وہین جاؤن سندھ کے پار
جو کھینچا دیو نے پانی کے اندر
نظر آیا اوسے لنکا کا بازار
سنہری سو برن کے وہ مکان تھے
جو ہو رہبر تجھے رستہ دکھاوے
ملایک نے وہان بھیجا کہ سیا
وہین وا کر کے بولی کہا تگ ہو
خبر سیتا کی اب لنکا سے لاؤ

یہ ہمرہ جامونت انگد اوسی آن
ہوئے رگھبیر سے رخصت تو بیکل
ہوئے بیخواب نے راز لیکہ کرزو
ہوا ہے بھوک سے ہر جا ل بن مضطر
کہان جاتے ہین آ دیتا ہو بجلی
بدن کا بنا خطرے سے جی کو ہارے
رہے ہے دشمن سے تو اپنے مظفر
لڑا شیطان سے گرس پروہ ہارا
یہان آئے ہین پڑسنے اور شتاب
رہا کرتے تھے ہم دونون برابر
مین پہونچا چشمہ خور پر پیشہ پر
سے جب رام کا قاصد بنے جی
مفصل حال سیتا کا سنو آ
وہ گھبراتی ہے ہر دم بہر سیا
خبر لنکا مین جو پہونچے وہ پاوے
ولے ہو واپسی و سچا سے شتاب
تو اوسدم اوس سے بولا شاد جرن
جو پہنچا یہ سندھ ہان تھا دلیر خوشخوار
پون ست نے وہین مارا ستمگر
صفت وہ کان تھی مانند گلزار
نگہبان پہلوان چلتے عیان تھے
سیا جی کا پتا چلکر بتاوے
کرے وہ امتحان ان صبا کا
ارے سندر تجھے دسرتھ ونکی مین
لکھن میں رام کو جا کر سناؤن

ہوئے خوش رام با صد مہربانی
بیابان کوہ ریگستان سارا
وہان گرس کو دیکھا ہے نگونسار
ہوا وہ دیکھکر میمون کو دلشاد
گئے تینون سمندر کے کنارے
کہا گرس سے ہو کر دست بستہ
فدا شہ پر ترا بھائی ہوا ہے
سیا کی جستجو مین ہم ہر اک آن
سنا گرس نے جب یہ حال برادر
اوڑے دونون بلندی آسمان پر
جلے آتش سے پر تو رتھا ہو انور
مسلم ہو گئے اوسدم پر و بال
اوڑا لایا ہے سیتا کو جو راون
نظر مین ہے وہ سیتا دور سے اب
کہا شہ خبر سن کے ہون پر اخر
مرا ای خوف تم اوسکو ابھی کشور
در و در گھبر سے ہوا تنے زبر ہم
وہ لیتا آب ہے بیبا ہے ہی پڑ فن
جو مارا دیو پہونچا سندھ کے پار
ہر ایک تھے پہلوان شمشیر مشغول
جو دیکھا کوہ سے یون شہر گلزار
کہا دل مین ہین پر رام کو یاد
سرہ اور باران کے آ ملکے
پون ست نے کہا ای میری ماں
ہوئی کیون صد زرہ بنکر قمر

پون ست کو انگوٹھی دی نشانی
سیا جی کو بتاپا چیان
برادر تھے جٹائی نام سنپات
ہر ایک کی فربہی دیکھ رہے ہے اندر
جہان بیٹھا تھا گرس دھوم کی مارے
کہ ہم بھوسے یہان آکر کے رستہ
ملا جنت مکان جسدم ہوا ہے
پھرے بن بن یہ صحرا کوہ دشتان
گئی سب بھو کہ بھلا یا ہے دہ
نہ لایا تاب جب خورشید انور
گرا مین آسمان سے پھر زمین پر
ہوا عابد کا کہنا صدق فی الحال
وہ لنکا مین ہا کرتا ہے پرفن
جو دیکھو آنکھ سے میری تمہین شب
کمال ناتوانی سے ہے برادر
چھوئے غصہ سے ہو ہیجان کہ بار
سمندر پھاند کر لائے خبر تم
پرندون کا حقیقت مین تھا دشمن
چڑھا پھر کوہ پر ہو کر کے شتاب
تماشا دیکھا تھا غول کا غول
کہا دل مین نہ ہو کوئی مددگار
چلا میمون طرف لنکا کے شتاب
ہنومان سے کرے نعرہ انسانی
مجھے لنکا مین جانے دے برابر
تو کیون روکا ہے رستہ او بشر

کہا جیند پر کھنا نمانا
وہیں سُرسا نے اپنا منہ کیا وا
جو سُرسا نے وہیں اپنا بڑھایا
نظاہر ہوئی یہ بند ہو وسے شیر
وہ لنکا پہ تھی جو لنکنی نام
وہیں سے لنکنی کے خون آیا
پون سُت گئے جب لنکا کے اندر
گئے ناگہ بھبھیکن کے مکان پر
سنا اوسکی زبان سے رام کا نام
کہا اوسنے کہ اے قاصد نکونام
یہ سنتے عین ہوا راہی وسید ھم
گیا او بن باغ میں ناگاہ راون
جو دیکھا دور سے سیتا نے دشمن
کہاں ہے دل ترا اور تو کدھر ہے
کہا سیتا نے اے ظالم ستمگر
شہ عالم کہاں شیطان ہو تو
اوٹھا لایا مجھے تو فریبانہ
یہی کہکر ہوئی خاموش سیتا
پرمُنش شعبہ بدلی میں کر افزار
کہا ہم عاقل شوق شتا تیسا لطین
علاوہ اوسکے پر سیتا ز رگرام
پہر دنیا غم اوسکے ... هو سیدھ
کہا یہ بولی سے جا و بر آ د
ہوئی سیتا کو سنکر بیقراری
زمین نیچ والم سے ہو کے جاری

کہا تیر انہین سپوتا سے جانا
بڑھایا ست پون نے قد اپنا
قد اپنا پھر پون ست نے گھٹایا
بلا شک ہو نکلے عفریت زیر
لشکر اور وحش کے دشمن مجھے خود کام
کہا سچا ہے یہ ہاکا نشانا
پہر سے دن رات ڈھونڈھا کو پہر کر
صبح کے وقت جا پہونچے باشر
تو دی آواز قاصد نے لب بام
سیا کے واسطے لایا ہے پیغام
وہ پہونچا باغ میں پہنچو ہے وہ غم
لیے کافر تیون کو ساتھ دشمن
حیا سے شرم کہا ہمنی ہمیشہ تن
بہار سے دل کی اب کچھ بھی خبر ہے
قضا سے ڈر نکر اتنا تکبر
مقابل ہو کہیں بلبل سے کوا
ہوا مشہور اب ہے درد زمانہ
غضب ہے تیغ سے راون بچا ہو
شہ لنکا کی تھی بانوئی ساز
کرین ہو بیدار شہ کہا میں آئین
پرستش و مکی واجب ہے صبح شام
اوسکا فرستہ ہو تو ڈرتو
سیا گمراہ کو رستہ پہ لاؤ
لیکن نہ یچ والم تجھے اتنک جاری
نزاکت سے ہوئے مرنے کو طیار

نہ سمجھا تب اہلی پر غضب ہے
وہیں سرسا بڑا جب جا پر ز سنگ
وہیں ہین جا کر نکلا وہ یکبار
دعا سرسا نے دی پھر سُت کو
جورو کا بوز نہ مارا الٰہی تجھ
بلا شک آئے نہ ہی قاصد رام
محل شاہ لنکا کے گئے جب
شہ لنکا کا بھائی تھا بھبھیکن
بھبھیکن نام سے اوسکے تو دیکھا
رہی کہی شاہ لنکا ہی باغ جس جا
اسو کھا باٹ کا پیر جا کے بیٹھا
پری مُنش عنبر و ماہ لقا تھین
کہا راون نے سن اے ماہ زبات
گوارا ہے نہیں تیری جدائی
مجھے اے نے حیا کچھ بھی خبر ہے
جو مجھی طاقت نہ کیون لوٹا کمان کو
او کے دن تیرے نزدیک آئے
ارادہ تھا یہ قاتل سیا کا
پکڑ کر ہاتھ راون کا اوسے
پُران بید میں لکھا ہے کہ سن جا
نہیں واجب ہے قتل زن جہاں کہ
یہ سن مندودری سے شاہ لنکا
مہینے بھر کی مین دیتا ہوں مہلت
نہیں اوسکو شکست خواب خور تھا
جو دیکھا حال اوسکا رہ بلا نے

گیا وہ رو برو رنج و تعب سے
قدمیوں سے بہتا پر نہ بہت
تو جانا او سنے ہی بندہ ہیں شیار
گیا لنکا میں بندر خوش نکو ہو
چلا بندر وہاں سے سنے مجابا
کہ سے لنکا میں جا کر رام کا کام
پتہ پایا نہ سیتا کا پہرے تب
وہ کہتا رام جو تھا ستر راون
کہ قاصد رام آیا ہے سیتا
وہیں جا کر ملین گی تجکو سیتا
نہ پاچھوتا یہاں تک تن کو اٹھا
ادا ناز میں غمزہ نما تھین
تری ہی یاد میں بہتا ہوں دن رات
نکلواتی تو ہمسے کچھ ادائی
شہ عالم مرا لاکا لشکر ہے
چھپا کر منہ کو بھاگا بھیجا تو
خبر لنکا کی لے جی کو بچا لے
وہیں مندودری نے ہاتھ پکڑا
کہا مندودری نے یہ دوباہ سے
کرین برباد عصمت غیرزن کا
خلاف بید کیا تجکو بجا ہے
پھر اوس جا سے ملکا کرد شہ لنکا
سر مقصود پر لاو عجلت
سُکے دامن کو ہر اشکوں سے پہتا
کہ گھیرا ہے اوسے رنج و بلا نے

کہا یہ ترجٹا نے دے دلاسا
کہ آکر ابھی نہ لنکا جلا دے
کہا سیتا نے یہ حالت الم میں
کہ اب سیتا الم میں جان بلب ہے
کیا حیرت سے سیتا نے نظارہ
کہا ہے باز و شاہین تیز چنگال
یہی سیتا نے رو رو کر کہا جب
میں لایا ہوں خبر رگھو بنس کی اب
کہا سیتا نے ای غمخوار ہمسر
پہنچنے ہی گرا پیروں میں جاکر
کہا سیتا نے ہنومان سے کرا ہول
تشفی دل ہوئی سیتا کی اودم
خفا کیوں مجھ سے ہیں دونوں برادر
نہ دل کو چین ہے ہے مجکو آزار
پھرے مارا بہ پھرے صحرا و بن بن
کہا سیتا نے کیا ہنومان کا فکر
کہا ہیں بھائی ان مجھ سے خفی تر
سفر میں رنج و غم اونکو ہے
کہا سیتا نے ہیں انگوٹھی لیجا
قدم سیتا کے چومے ہو شاد بندر
کئی دن کا جو بھوکا تھا وہ بندر
ثمر دیکھا دیکھا شجر چڑھ کے اوکھاڑ
پکارے سب یہ راون پہ جاکر
شہ لنکا نے سن فریاد اوسدم
... کے حکم سے وہ گروہ کی ...

گرا ہے نازک بدن مثل ہوا سا
کئی دن تک یہاں پل چل کیا ہے
نہ ہے طالع کہ پھر دیکھوں قدم میں
فراق رام میں بس مضطرب ہے
نظر آئی چمک مثل ستارہ
تو سی ہے کون ایسا دیو تمثال
زبان شیریں سے ہنومان نے کہا تب
ہنومان نام ہے میرا اتباؤن
تشفی تجھے ہے دلدار میرے
ہوئیں حیرت میں سیتا دیکھ بندر
ہوئی رگھبر کی قربت کیسے حاصل
انگوٹھی لے ہوئیں شاد و خرم
بھلائی یاد میری دل سے یکسر
سہے ایذا ہیں ہر دم دیو خونخوار
جلا سوز جگر سے اوسکا تن میں
لٹیرے گا دیو ظالم سے وہ آکر
کہ اونکے رو برو ہے سب شیر گستر
ابھی تک کچھ نہیں کھانے کو پایا
وہاں پر ہے گذر مشکل ہنومان
گیا او سوقت باغیچہ کے اندر
ثمر دیکھا کہ لٹکے اوس جگہ پر
چمن اوس کے یکدم میں اوجاڑ کے
کہ ہنومان او جاڑا باغ آکر
اچھی اکشے کو بھیجا ہے برہم
گیا ...

جو میں نے آج کی شب خواب دیکھا
ببھیکھن پاس جا پہونچے رام و لچھمن
شجر اسوک پر بیٹھا تھا بندر
او انگوٹھی چھوڑ دی اوسدم وہیں پر
بچشم غور جب سیتا نے دیکھا
جہاں میں کون ہے ایسا تو لاوے
انگوٹھی رام کی ہے نشانی
تجسس میں تمہارے مجکو بھیجا
اگر قاصد لچھمن اور رام کا ہے
تعجب کر کہا سیتا نے اوسدم
ملے رگھبر کہا وہ حال سارا
کہا ہنومان نے یہ باگریہ وزاری
رہوں میں کس طرح سے غم میں زار
کہا سیتا سے ہنومان نے اوسدم
پہونچا دیتے جب میری ہانی
دکھایا جسم ہنومان نے وہاں پر
تشفی دل کی سیتا کو ہوئی جب
اجازت ہو تو جاؤں باغ میں اب
کہا دیوان لعین سے مختاط ہوں
عجب گلشن نظر آیا وہاں پر
لگا کرنے وہ سیر باغ اوس جا
شجر اور نخل سب جڑ سے اوکھاڑے
اچھل اور کود کر دھوم مچائی
کہا رکشے جلد ہنومان کو جاکر
سیاں باغ جب پہونچا وہ لڑکا

ملے تمکو نتیجہ جلد اسکا
تمہیں لیجائیں آکر مار راون
جو دیکھا جانکی کا حال مضطر
شجر سے یوں گری جیسے گل تر
انگوٹھی رام پہچانی اوسی جا
انگوٹھی رام کی چھینے سے پاکے
نگین پر نام نقش کا سرانی
نشانی وہی انگوٹھی ہے جو اسپا
تو کیوں پردہ رخ گلفام کا ہے
ہوئے انسان ہنومان کیسے باہم
نہیں سنکر ہو کودی پال بارا
کہ اب مجکو ہوئی وہ رات بھاری
نہ ہے کوئی یگانہ جو سنے بات
کہ زیادہ تمسے رہتا ہے انہیں غم
کریں لنکا پہ آکر فتح رانی
زمین سے پاس لگے سر آسمان پر
اور سب ولیت تمام ہو گیا تب
موافق دل کی ملتی ہیں ثمر سب
نگہبان کا جو منظور نظر ہوں
ثمر شیریں سے پھل پایا اوسپہ
کیا بندر نے یہ اوسدم تماشا
نگہبان باغبان کے پھینک مارے
نگہبان باغبان کی موت آئی
جگر سے طوق و آہن ہے اوسی پر
کیا حملہ سبھی کیو ونے اوسجا

وہیں بندر نے ماری کُد کے جست
اوکھاڑا نخل گلشن سے بہت زبردست
شجر کو دور سے ہر سو ہلایا
نہ کوئی پاس پھر شیطان آیا

وہ ہیمون کے پیچھے بہت کُندے آئے
سبھون کے تیر و ترکش توڑ ڈالے
یہان تک کہ جنگل سب گرا گر
سیہ روئی سے اونکا منہ کیا زرد

کسی کے تھا جگر پر لالہ ساں داغ
بنا کوئی الم سے صورت زاغ
کسی کے غنچہ لب سے خون جاری
الم سے تھی کسی کو آہ و زاری

جمع ہو ونکا سیلا تھا چمن میں
ادہر ہیمون اکیلا تھا چمن میں
بہت سے دیو او شیطان مارے
توانا اور قوی لڑکے کے مارے

ہوا جب جنگ میں غالب وہ بندر
تو بھاگا دیو شیطانون کا لشکر
اکچھے فرزند کو مارا وہین پر
پسر کی دی خبر راون کو جاکر

شہ لنکا نے یہ سنکر غضب سے
بلائے دیو سب پیچ و تاب سے
کہا راون نے لنکا میں نہ آوے
پکڑ کر لو نہ اس دم بلاوے

پسر راون کا تھا سب سے قوی تن
دلاور میگھناد نام پر فن
توانائی کا تھا اوسکو تکبر
پدر نے وہ پسر بھیجا بلاکر

گیا تھا باغ میں جس دم پسر دار
لیے ہمراہ ہزارون دیو خونخوار
جو دیکھا سب نے ہیمون قوی تن
ہوئے حملہ کنان یکبار دشمن

اوچھل ور کود کر ہیمون نے کاٹا
کسی کے زخم دل سے خون بہاتا
نکل کر چاک کاٹے ناک اور کان
ہوئی سب فوج دشمن کی پریشان

ارادہ تھا پکڑنے کو سبھی کا
نہ تھا ہیمون پہ بس قابو کسی کا
ہوا ناچار عیب راون کا بیٹا
منگایا رسّہ زنار اوس جا

برہمن کا جو ہتیا لوس بندر
کہا گردن میں اسکو ڈال کر
ہوا بس میں نہ لاچار اوس دم
گلا اپنا پھنسایا ہوکے بے غم

ہوئے سب بیچ او شیطان ناشاد
کہ پھانسا آج بندر تھا جو آزاد
بجا کر شادیانہ سب وہ لشکر
حضور شہ گئے لیکر کے بندر

کہا راون نے ہیمون سے غضب سے
تو آیا کس لیے کسکا ہے بندر
خطر راون کا دل میں کہین تھا
لڑا دیوون سے اور بیٹے کو ستایا

کیا برباد سارا تو نے لشکر
قضا لائی تری تجکو یہان پر
یون سب نے کہا اوس وقت منہ کر
مین قاصد رام کا ہون سنیے اے شہ

پیون ست نام قاصد رام کا ہون
ملا شی یان میں سیتا نام کا ہون
اوڑا لایا تو زوجہ رام بیباک
ستم تو نے کیا اے دیو ناپاک

سمندر پھاند لنکا میں جو آیا
بلا تقصیر شیطان نے ستایا
نہ تھا چارہ وہان پر جز لڑائی
ہوا لاچار جان اپنی بچائی

اگر خواہش ہو تجکو بادشاہی
تو کر سیتا مرے ہمراہ راہی
عدو ہو رام میں نقصان تیرا
کہا تو مان لے شیطان میرا

کہا شہ نے ہمیں مرشد ملے کم
مناسب ہے اگر خدمت کرین ہم
کہا راون نے شیطان بلاکر
نہ تیغ اب کر تو بندر کو جاکر

کہا اوس دم بھبھیکھن نے برادر
ہوا آئین شاہی کے سے مختار
برای قاصدان کب ہے روا ہے
ستم پیغام بر پر کب بجا ہے

جو لائق ہے سزا اوسکی عوض کے
نہ ناحق خون اسکا آپ پر لے
وزیرون نے یہ کی تدبیر باہم
جلا کر دم اسے چھوڑو تو اس دم

یہی تدبیر ہے بہتر ہماری
کہ ہے بندر کو دُم اپنی پیاری
پسند آیا یہ شہ کو تو شیطان نے
بجا لائے وہین پر حکم سلطان

پیون سنکے لپیٹا دم میں کپڑا
وہ بندر بھی بہت اوس وقت اکڑا
بڑھایا دم کو اور کرتا تماشا
نہ تھی بندر کے دل میں کچھ ہراسا

جہان تک پائے جو کپڑے کا پایا
دُم لنگور کو مشعل بنایا
تن عریان ہوئے سب دیو دشمن
دُم لنگور کو باندھا ہمہ تن

جہان تک تھا ملا روغن زرد پایا
وہ تدبیر چاہا سب نے لگایا
دُم بندر میں جب آتش لگائی
ہوئی روشن مشعل سی جگمگائی

وہ کپڑا جب بھیگ کے گو جلتا
در و دیوار پر سب بد اوچھلتا
اوچھل اور کود کر لنکا جلائی
وہ ناحق دھوم بندر نے مچائی

کہین جولوار ودر او کاج پربیٹھا | شجر پر تھا کہین ہر شاخ پر بیٹھا | تماشا گاہ مین غل شور تھا سب | کمان و تیر سب بھیج بسدھ سب

حسبت کرنا ہنومان جی کا لنکا کی برجون پر اور جلانا جمیع مکانات لنکا اور پہونچنا آتش دم سی اور دوا دیا کرنا کا



بھبھیکن سا رام کا بندہ جو پایا
غرض جسدم کہ لنکا سب جلائی
پڑا شور و شر دریا کے اندر
کہا ستیا سے ہو کر شست بستہ
عطا کیجے برائے شہ نشانی
تسلی تھی بہت تمسے ہماری
ملا مجکو نہین کچھ حکم رگھبر
دہ راون سے کرینگے اک جنگ
نشانی دیکے کہا رام کو جلد
دیئے جب جامونت انگد دکھائی
یار تینون شنگرپور سے جا
کہا جامونت انگد نے اسدم

ہوئی کرپا سکان و سکا بچا یا
جلی دم تب سمندر مین بجھائی
ہوئے سب غم و ماہی کا جگر
کرالیتا ہون مین لنکا سے رستہ
اجازت دیجیے کر مہربانی
گھڑی پل ہوئیگا اب سکو بھاری
وگرنہ تمکو لیچلتا ست سر
تمہین لیجائینگے بس کہہ سکے ہم
کرین الفت سے اب سکا م کو جلد
خبر لنکا کی سب بلکر سنائی
مفصل سنایا حال سیتا
خبر لائے یون ست شاد عالم

بجھایا آپکے سب نے بوجھی کب
وہان گرمی سے دریا مین گیا شور
بہت سکے سب چلے دم کو بجھا کر
جو کچھ ارشاد ہو لاؤن بجا مین
کہا یہ جانکی نے ہوکے پر غم
یون ست نے کہا اوسدم کہ بادل
خبر دیکھ مین لاؤن رام کو جلد
نشانی اپنا چوڑامن اوتارا
ہوئے رخصت سیاسے ہنسیا
چلے تینون ہانسے شاد و خرم
وہان سے پاس رگھبر چلے آئے
سمندر پھاند پہونچ جاکے لنکا

ہوا سب آپ کی رحمت جتا
وہ شیون آپکا سب ہو گیا شور
کرایا قصہ ہون مین سیتا کی رہا کر
جو ہو لائق کرون دسکو ادا مین
بہت وکریون شستے اوسدم
مین جا سکتا نہیں بے حکم رگھبر
کرین رگھبر یقین اس کام کو جلد
کہا قاصد یون سے رام کو جا
سمندر پار پھاند پھر وسی آن
تو نیلا پور مین پہونچے اسدم
قدم رگھبر کے سر سے لگائے
کہا ای آپ کی کرپا سے سنکا

پون سُت کو دیں ... نشانی
فقط ایک ماہ ہے باقی کرو ...

نشانی پا کے پوچھا حال دلبر
سیا کی لیگا وہ جان دشمن
کہا سگریو سے با اشکباری

پون ست نے کہا رگھبر تمہاری
مفصل حال سیتا کا سنا جب
کرو لنکا کی اب جلدی تیاری

سیا جی کو بہت ہے انتظاری
ہوے غمگین بس رام و لچھمن تب

آغاز لنکا کانڈ

چڑھنا لنکا لچھمن سمیت ہمہ بندر کا دل لیکر + کنٹھ کو مار راون کے سپاہ گھٹانا ...

گلا دیکھا جو پیران لچھمن کا حال
کہا سگریو سے رگھبر نے اوس دم
فوج بیکل ہو نہ تا شب میں بے حال
تھے ایسے خرس و میمون شیر جنگال
کہا سردار لشکر اونکو جنگی
مبارک دن ہوے اسوار رگھبر
سوے لنکا چلے خرس و بندر
غرض دریا دلی سے شاد و خرم
گئی لنکا خبر رگھبیر آئے
کہا راون سے جا با دیدۂ تر
شہ لنکا مبارک بخت ہو یار
سنا جب یہ ببھیکھن کی زبانی
بیتر کی تاب کیا جو پاس آوے
ہوا غصہ و ٹھا اور لات ماری
یہیں جاتا ہوں یہاں سے تیرے بھائی
دوبارہ عرض ہے میری اے برادر
قلم تحریر کر حال ببھیکھن
گیا جب دم میں وہ شاد و خرم
... پاس سلام
اگر چہ ظلم اوسکو ...

بیان لنکا کا اب سمجھا کر حال
کرو ہمت سے لشکر فراہم
سبھی حاضر ہوے پیش شہ اقبال
کریں لحظہ میں جا دشمن کو پامال
ہزاروں فوج سے انگد و بانر
شتر میمون بھی تھے ہمراہ لشکر
بیان فوج تھے دو نو ایک اور
وہ پہونچے جا کے کنارے سمندر
سبھی عفریت و شیطان ...
شہ لنکا ترے ہے حق میں بہتر
مہم جو پہونچے پر جب تک ...
غضب ہے گڑ گڑا کر ...
اگر چہ میں ہوں بھاگ جاوے
نکالا کر کے ذلت اور خواری
مبارک ہے تجھے فرمانروائی
اگر لشکر کشتی باہم صلح کر
بنا جو پیارا اوسے وہ دشمن
خبر دربار میں دی لشکر کے اندر
کہا بھائی ہے دشمن کا یہ اظلم
ہو بھاگے بھاگتا اوسکو پکڑ لیں

لپیٹ کر ... سیتا کا رام و لچھمن
کرو دوروں خرس و میمون توانا
جمع لشکر ہوا جب سن میمون
نل و نیل و پون ست اور انگد
چلے لیکر پون ست فوج لنکا
ہزاروں خرس و میمون تھے ہمراہ
چلے سب فوج رگھبر شاد و شادان
فروکش جب ہوے دریا کنارے
ببھیکھن نے سنا ہے لشکر رام
سیا کو دے کریں ایسے ... راضی
مدارا میں عدو کے عزت و جاہ
ببھیکھن نے کہا راون سے دل
یہ کیا بکتا ہے اے بدبخت نادان
کہا سردار لنکا ہو مبارک
کرونگا رام کی خدمت میں اپنا
نمانا ہے کیا نخوت سے دشمن
ہوا لنکا سے جب رخصت ببھیکھن
ببھیکھن شاہ لنکا کا ہے بھائی
مجھے ہے خوف اوسکی ہے نمائے
کہا و سیتا کا ہے شہر رنگ روشن

ہوے سن حال کینہ جو لچھمن
کوئی کودک جوان و پیر دانا
ملے اور ہوے سب گنتی میں افزون
ہمہ تن تھے جو قوت میں ...
نشان آگے ظفر کا ... ڈنکا
چلے جاتے تھے صحرا کو کی راہ
بڑھے آو یہی کہتے جوانان
ہوے آسودہ ... سب سارے
سیا جی کے لیے ہے سب انجام
قصد اپنا کر دیں بات راضی
... ہو ... کیوں آہ
کوئی دنیا میں ہے تیرے مقابل
نکالا سکا کوئی حاضر ہو سمان
تجھے دربار لنکا ہو مبارک
شرف حاصل ہو خدا و لت ہو ...
رہا دل میں کچھ خیال ببھیکھن
تو کی اختیار خدمت رام و لچھمن
ترے ملنے کی دل میں ہے لگا لی
حضور صاحب ... اوسے آشنا ہے
کرو تم ... سے اب دشمن

نہین کچھ قید کرنے کی ضرورت
ضرورت ہے نہین دینے کی تو لت
کوئی دشمن مرا ہو خواہ ہو یار
نظر مین ہین مرے دونون ہی یکسار

جو آیا ہی مجھے ملنے بھبیکھن
مرا ہی دوست دل سے گرچہ دشمن
یہی کہکر بھبیکھن کو بلایا
ادب سے سیر بھبیکھن نے جھکایا

محبت سے کیا لنکا کا سرتاج
تلک کھینچا بھبیکھن کو دیا راج
بھبیکھن کے عقب تھے سگ و سارن
وہ جاسوسی مین تہی زیست اون

پکڑ کر حکم رگھبر سے پھر آیا
ہر اک بندر نے ناچ اونکو نچایا
گیا پیش شہ بندر وہ نادان
دیا یہ حکم کاٹو ناک و کان

کیا سارن نے واویلا و ہائی
دُہائی رام او لچھمن کی دیکر
لکھن پہونچے لیا یہ اوس سے اقرار
سبھا کو بھید سے راون سبھی کار

شہ لنکا کو لکھہ کر نامۂ رام
رہا اوسکو کیا دیکر یہ پیغام
جو چھوٹا اوسکو رسوا کر کے تا آن
گئے اوس جا وہ آگے شہ جہان تہے

کہا راون سے جاکر ذکر لشکر
ستمگر ہے ستمگر ہے ستمگر
یہان ہین دیو اور عفریت کیسے
مقابل ہو اگر سیمون کا لشکر

کہا جو پھونک لنکا آکے بندر
قوی تن اور کلان ہین ایسے بڑھکر
عجب صورت گویا شمس و قمر ہین
میان فوج دو مثل سپر ہین

جہان مین نام ہے اونکا اگر رام
بھبیکھن کو دیا شاہی کا انعام
بھبیکھن سے بنی کچھ خیر خواہی
ملی لنکا کی اوسکو بادشاہی

قوی تن ایک ہے سگریو بندر
ہے نائب رام کا لشکر کے اندر
بنام جامونت یک بچہ ہے پیر
مشیر رام ہے وہ نیک تدبیر

وسی ہے فوج مین دانا و ہشیار
اوسکی رای پر ہوتا ہے سب کار
وہان ہین بچہ بندر سب بل ول
لڑائی کا فتح ہوتا ہے مشکل

بیان کر حال اب کلک بان سے
سمندر پھاند کر اوترین یہان سے

بھبیکھن سے کہا شہ نے کہ لشکر
کوئی تدبیر سے اوترے سمندر
کہا شہ سے بھبیکھن نے یہ شنکر
سمندر سے گذر ہوویگا کیونکر

عرض و طول اوسکا ڈھونڈ پایا
سمندر کا نہین پایا کنارا
نہ کشتی ہے نہ ہے ملاح اینجا
اوترنا کیسے ہو وحش و بشر کا

بہ تیر آتشین ہو خشک قلزم
ہے قدرت مین تمہارے شہا اسدم
نہین ہے فائدہ ای داد گستر
نظر بیداد کی ہووی کسی پر

بہ منت سندھ سے رہ مانگئے اب
یقین ہے ہو خوشی سے اپنا مطلب
لب دریا گئے شاہ زمانا
سمندر سے کہا لیکن نہ مانا

کمان و تیر لچھمن سے طلب کر
ہوے غصہ سو دکھلاون اسے سمندر
سمندر دیکھہ غصہ رام لچھمن
ڈرا آیا وہین بنکر برہمن

پل سنگی تعمیر ہونا نل و نیل کے ہاتھ سے اور تیار ہونا شوالہ رامیشر مہادیو کا اور دعا مانگنا رامچندر کا



اوسے سر جھکا کر پتھر
بندھے پتھر کا پل نل نیل کے تم
شہنشہ نے کہا سگریو سے یون
اوٹھا کر کوہ ہاتھون سے وہ پتھر
شروع اوسدم کیا جب کا بنانا
نہین پایا کوئی پنڈت و ماہر
مہادیو نام رامیشر وہان پر
وہان تھی رام کی قدرت نمودار
جداگانہ تھا چار سمت لشکر
وہان کام دکھن پشپ و تم تھے
ہوئے داخل سمندر پار رگھبر
طلب کے کہا راون نے سب سے
شہ لنکا سے سنکر دیو شیطان
خزانہ سے دیا افواج کو عام
چلا لڑنے کو وہ شیطان کا لشکر
پیادہ اور سواران سلح بند
کہ سب تیار تھے افواج لنکا
کمر سے باندہ کر تیغ و تبر کو
ہوا لشکر شہ لنکا سے [illegible]
یہ راجا راجندر [illegible]
جو تھے نیلگون رنگ کے [illegible]
بندہا ہے اونکے ہاتھون سے سمندر
وہ گوبند نام شہ بھیون کا دستور
ہوئے پیدا یون [illegible] کر [illegible]
سبھی سردار ہین با فوج لشکر

کہا مین ہر جتنے اس مین ہین پر
تو او تیرے فوج اسپ پل کی [illegible]
کروا رشادیہ با خبر وبھیون
لے آئے ملک سب لحظے مین بندر
بمعاون [illegible] بجنگ رام لشکر
تو کی استھاپنا راون پاک
دل سنے ربو سے پوچھا بنا کر
کہ لشکر پار اوترا جب [illegible]
نشانون کے لگے سر آسمان پر
زرین خیمہ مین اوسجا جلوہ گر تھے
شہ راون نے آیا رام لشکر
جمع لشکر کرو اب کوئی [illegible]
ہوئے آمادہ سامان جو وان
زر و مال و گہر اوس گنج انعام
گھٹا کالی وہ تھی جیون آسمان پر
بحکم شاہ لنکا تھے وہ پابند
بجے گر حکم ہو لڑنے کا ڈنکا
چلا سردار لنکا سے خطر ہے
[illegible] زاد وچن شیطان ہاتھ
یون [illegible] جامونت انگد قوی [illegible]
وہی مین نیل و نل قوت [illegible]
پدم دو ساتھ اونکے فوج بندر
قوی ہیکل [illegible] مشہور
ہوئے مشہور جب [illegible]
پدم اور اب [illegible] زیادہ مین بندر

مری ہے آبرو سب سے فزون تر
نہو دریا مین تھر کا سا غرق
کہا سگریو نے لشکر طلب کر
یہ سب نیل و نل دریا کے اندر
ہوا [illegible] مندر [illegible] تیار
شہ لنکا وہان سیتا کو لایا
ہوا شاہ [illegible] اوسوقت رگھبر
ہوئے سب خیمہ زن [illegible] کچھ بندر
یون [illegible] جامونت اور شاہ [illegible]
لکھن رام [illegible] سندھ پار
غضب سے اونکو [illegible] آگ [illegible]
جمع لشکر جو ہو [illegible] شاہی
سلح خانہ سے [illegible] اسلحہ [illegible]
ہوا تقسیم زر [illegible] سطر [illegible]
لکھون کیا کیفیت سوار و پیادے
جمع لشکر ہوا میدان مین جب
[illegible] طفل [illegible] اون
مقام رام لشکر تھا جہان پر
چڑھا جب [illegible] لنکا پر وہ راون
سگند و گند [illegible] سردار لشکر
قوی ہیکل توانا صف شکن [illegible]
[illegible] سردار لشکر
وہ انگد بال کا لڑکا ہے خوشتر
قمر اور شمس کو تقسیم بنایا
وہ تلسی [illegible] جس نے جو لکھا ہے

نہ کیجے قہر سے مجکو نکون سے
دعا اونکو ازل سے ہے نہ ہو [illegible]
کرو تعمیل حکم شہ کو ملکر
بندھا پل خوشنما سنگین پانی پر
ہوئی تب رام کو پنڈت کی درکار
پڑھا وہ منتر اپنا سر چڑھایا
سمندر پار اوترے لیکے لشکر
سوگند و گند نیل و نل [illegible]
وہ انگد تھے گویا سردار لشکر
ہوا اس بات سے راون خبردار
شگون سے [illegible] آنکھ پھڑکی
نہو لنکا مین پھر واقع خرابی
ہوا سب خیمہ زن لشکر بمیدان
ہوا آمادہ پیکار لشکر
زیادہ تھے کروڑون اور پدم سے
نقیبون نے کہا شہ سے یہی تب
جسیم و پہلوان تھا اور قوی تن
ہوا وہ خیمہ زن اوس جا جاکر
بنانے یون لگا اوسجا [illegible]
شہ بھیون کا ہے خیمہ جس مین [illegible]
مثال شیر وہ نعرہ زن ہین
ہزارون لاکھ انکی خدمت مین ہین بندر
پدم ہین پانچ اوسکے ساتھ بندر
اوسی نے آ کے لنکا کو جلایا
[illegible] اوسکا [illegible]

اٹھارہ پدم سے سوا از زیادہ
دیا یہ حکم لشکر کو وہیں پر
خبر رگھبر کو دے آ کر خبردار
اگر راضی ہو راون ہو بہتر
کہا شہ خرس نے انگد ہے ہشیار

انگنتی خرس بھوت با پیادہ
مقابل فوج دشمن کے ہو جا کر
کہ آئی فوج لنکا سے بپیکار
سبھی مطلب ہے اپنے مدعا پر
لکھو نامہ کہے جا کر وہ گفتار

سنا راون نے او دیکھا جو لشکر
چلے عفریت جیوں کالی گھٹا ہو
کہا رگھبر نے جا شہ سے یوں
روانہ ایلچی ہووے ادھر سے
خوشی شہ نے کیا نامہ طلب

تو اوترا برج لنکا سے مضطر
اندھیری شب میں آن کالا ہو
کہ ہووے خون باہم فوج کا کیوں
غرض ہم کو نہیں ہے شور و شر سے
یہ مضمون عطا با دانش و فہم

لکھا نامہ دیا رگھبر نے جب
بہ شہ لنکا گیا انگد وہیں تب

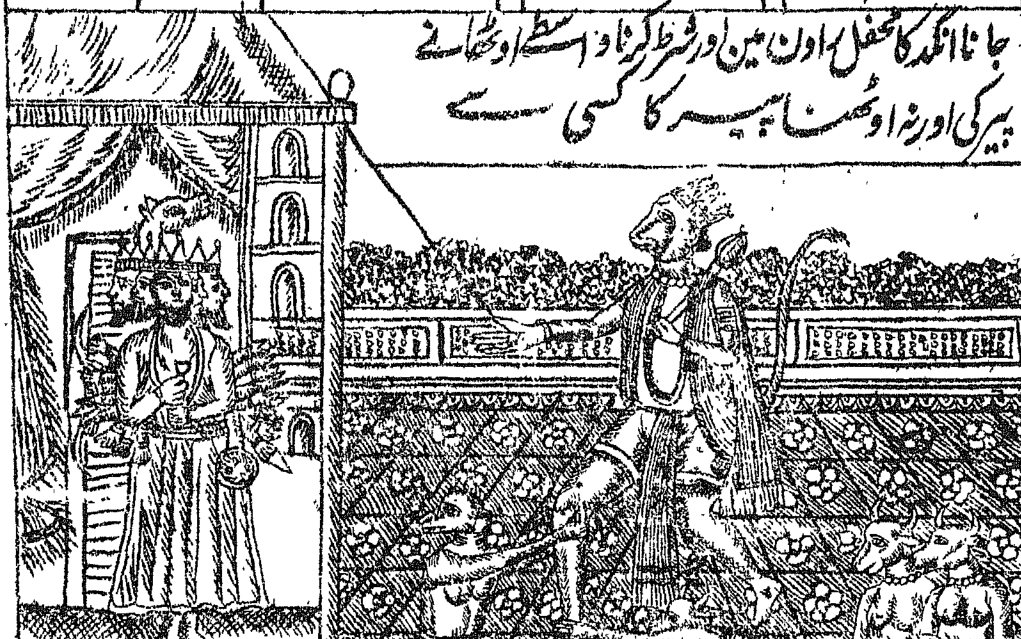
لکھا رگھبر نے اے شاہ لنکا
تو ہی ہے بسکہ عاقل باہمت سیانا
تکبر کر نہ اتنا اس شہی پر
صلح کے ساتھ جو گذری مزا ہے
مشرف ہو کے تم جاؤ بخشی سے

خرد کا ہے ترے دنیا میں ڈنکا
بہت ہیں گن شرا بر چشم بینا
نہ ہو مغرور اس تاج و شہی پر
سدا ہے قایم نہ تجھ پہ مزا ہے
تمہیں دوں تخت تاج و مال و زر

تو ہے سرور شہا طینت پہ پر
جہاں میں جتنا ہی شاہ کہ
جہانگیر ہے بہ الحسن حسن سے
محبت سے اگر تم پیش آ دو
لکھوں شمس قمر کی میں گواہی

ترے صدقے سیس ہیں دس بھی بار دو
نہ ہو گم گر نہ خوشنود ہو یہ
ہے وہ دولت جا پڑون آن خر کو سے
تو سیتا اور لنکا زاید بدلا
رہے قایم ابد تک تیری شاہی

جانا انگد کا محفل راون میں اور شرط کرنا واسطے اوٹھانے
پیر کی اور نہ اوٹھنا پیر کا کسی سے



کرے منظور رہ تیکو امان ہے
اگر نہ آخر ش تیر و کمان ہے
دیا انگد کو نامہ رام نے جب
گیا لنکا کی جانب بہر مطلب

پسر راون ملا انگد کو جسدم
زمین پر اوسکو پٹکا ہوکے برہم
گیا بیباک پھر لنکا کے اندر
نشان شیر نر انگد دلاور

مچا غل شور لنکا کو جلایا
وہی ہے یوز نہ بچہ آج آیا
ہوئے دہشت سے شیطان [illegible]
بتایا خود بخود در شہ کا رستہ

خبر دربان نے بھی راون کو جا کر
اودھ کے شاہ کا قاصد [illegible]
اجازت شاہ نے آنے کی دی جب
سر دربار راون کے گیا تب

گیا جس وقت پیش شاہ لنکا
دیا نامہ وہین شاہ اودھ کا

سوال و جواب انگد و راون

کہا راون نے ہے تو کون کیا نام
کہا بالی پسر ہون قاصد رام
کہا ہی بال کا لڑکا اگر تو
تعجب ہے ساھو دوت بد خو

[illegible] رام ہین لیسے [illegible]
کہا باپ پتیرا تو سا مار
کہا انگد نے اوسدم ہوکے برہم
کہان تلنیون مین ہے تو کون اے ظالم

سہسر اباہو سے کوئی گیا مار
گیا [illegible] قتل [illegible]
کھلونا شکل ہے سو بہر طفلان
رہے دشمن مین کچھ ذی حس [illegible]

گیا پاتال میں لڑنے کو راون
وہ بہراجابل تھا [illegible]
پکڑ کر اوسنے باندھا استبل مین
مصیبت مین تا شیطان [illegible]

لگا راون کہنے ہی تھا بال [illegible]
رہا شش ماہ تک اوسکے بغل مین
اجی لنکا مین کیا راون گرہی
وہاں اب تھا یہ شور و شر ہے

کہا راون نے پھر بال تو ہے [illegible]
بتا او سی کہان کس جا ہے مسکن
کہا انگد نے اے مغرور راون
جہان ہی بال ہے تیرا ہی مدفن

ہوا خاموش سن راون یہ جب
نہ بات آئی جواب تلخ [illegible]
لیا نامہ پڑھا تیوری بدل کر
لکھا اوسنے جواب نامہ جل کر

جواب نامہ رامچندر جی از جانب راون

ہوا اسدم لکھا شاہ اودھ کو
تجھے لڑنے کی مجھسے تاب ہے [illegible]
مقابل ہوا گر مجھسے عجب ہے
ترا آنا یہان بے سود اب ہے

لے تو خون سر پر [illegible]
[illegible] ناحق اپنا لشکر
وہ ایسا کون ہے میرے مقابل
فتح لنکا کرے لڑ کرکے حاصل

یہی بہتر ہے جا اب [illegible]
صلح مشکل ہے اب جنگ کرے تو
جواب نامہ لکھ کر راون نے جیون
زمین پر پھینک انگد سے کہا یون

جواب نامہ لیجا کر سنا ان
اودھ کے شاہ کو دے جاکے [illegible]
لیا نامہ کہا انگد نے راون
بنا کیو رام کا ناحق مین دشمن

سنی تو نے [illegible] رام [illegible]
غرور مملکت [illegible] سیف
اگر چاہے تو تاج تخت اور جاہ
شہنشاہ اودھ کا ہو ہوا خواہ

کہا راون نے چپ زیادہ [illegible]
بڑا گستاخ ہے بندر کی ہی ذات
[illegible] نا زیبا سنے جب
ہوا انگد کے دلمین رنج و غم تب

زبان سے کچھ نہ بولا ایک ہی بات
زمین پر لات [illegible] سہات
پٹک کر ہاتھ جو مارا زمین پر
گرے وہ تاج شہر لنکا زمین پر

[illegible] تاج [illegible]
قلم لشکر کا کرا اب حال تحریر
بیان ان بعد کرا راون کی تقدیر
جو پھینکا وہ گرے لشکر میں جا کر

اوڑے جو کنگورہ تاج [illegible]
ستارے ہیں کہ وہ آسمان پر
فلک سے جون ستارے ٹوٹ کر
گرے وہ رام کے لشکر میں ناگاہ

ہوئے پر کالہ آتش [illegible]
اوسے سمجھے بندر دیکھ ہر بار
نظر رگھبیر کی جس وقت آئی
مکٹ کو دیکھ اوسدم مسکرائی

کہا گھونے سب مت ڈرو تم
جو پھینکے جانب لشکر ہمارے
وہیں دوڑے یوں ہی شاہ بندر
بہا لنکا جال وہ کہک سنا یا
گرا یکبارگی راون پہ سند
جو حاضر دیو تھے اسپا گون ان
زمیں پہ یا دن کرد اٹھا لائے
ہوئے سر بند جب شاہ لنکا
کہا انگد نے یوں اے شاہ لنکا
چلا لنکا سے انگد سوے لشکر
ارادہ جنگ کا کر رام و لچھمن
سحر جب ہوئے بیدار گھر

خوشی دل سے فزا ہیچ ہر وہ تم
وہ بچھے اگر گرے ہیں سماں سے
اٹھا لائے اسے دم بیک اختر
سنو لنکا میں کیا ظاہر ہوا یا
زمیں پر تاج سر رکھیا تو انگد
ہوئے سکھ اور ایک بار
تو پھر انگد سے رگھبر یار اوبہی
اٹھا راون کی بیچ کر کے
نذر رکھے ہیں قدم ہر یا تھ اپنا
لکھا نامہ او سب بیٹھی سے رگھبر
ہوئے آمادہ پیکار دشمن
کہا انگد ہو سے ای شاہ بندر

کٹ راون کے ہیں کتنگیں رہ در
کہا اشتو یہ ہو فال خوشتر
دھرے لا کے پیش شاہ رگھبر
اجی گر پیش کے جب تجھے ہیں اپام
کہا ویدوں سے یوں کھایا نہ
کہا انگد نے آ وزور کر تو
وہیں یو دوں نے کھینچے پاے انگد
ارادہ شاہ لنکا نے کیا جب
قدم گھر کے جا کر رڑو تم
جو بھا پیغام راون سب سنایا
قلم لکھنا ہے حال جنگ لچھمن
عدو سے عزم پہر جنگ جا کر

گرے تنہا وہیں انگد نے لیکر
فتح لنکا کی ہووے گی میسر
کہ سمجھے وہ تحفہ لنکا کی کشور
بگڑتے ہیں سبھی لخط میں سب کام
پکڑ لو بھیجو بولا یہ اٹھ کر
جو کچھ طاقت ہو سب سے آپ لڑ لو
گرا وہ بیچ سا یک جا سے انگد
تو کھینچا پاے انگد نے وہیں سب
بھلا اپنا جو چاہو ست لڑو تم
قدم کا ماجرا اس نے بتایا
کہ میدان میں ہے جنگ دشمن
فراہم کر سوے سنائی لشکر

جنگ کرنا میگھناتھ کا لچھمن جی سے اور شکتی بان کھا کر زخمی ہونا لچھمن جی کا



شہ سیمون نے اسدم جا بکانہ
بحکم شہ کیا لشکر روانہ
کہا رگھبر نے لچھمن سے برادر
کرو امداد تم لشکر کی جا کر
ادھر سے طفل راون باشیاطین
ہوا آکر مقابل از رہ کین
سوے میدان بڑھے خسرو سین میمون
انڈ پڑتے تھے مثل سیل جیحون
چمکتی برق سان تلوار کی دھار
نظر سید لچھمن آگے چھمن کو پیکار
ہوا غالب جو لشکر رام لچھمن
دکھائی پیٹھ بھاگی فوج راون
تو نعرہ زن ہوا اسدم خفا ہو
چھپا او منہ نہ اپنا بیوفا ہو
تسلی دی کیا لشکر فراہم
لچھمن سے ہوا لڑا ہو کے برہم
پسر راون نے مارا بان شکتی
لگی اس وقت مین بیجان شکتی
لچھمن اسدم گرے بیہوش ہو کر
زبان پر ورد سے تھا نام رگھبر
پسر راون نہ اردن لیو خونخوار
اٹھاتے تھے لچھمن آنہ زنہار
یہان تھی فوج میمون غم کی ماری
عدو کی فوج لنکا کو سدھاری
ترے اقبال سے شہ بچے میمون کی
سہکر کے فوج دشمن کی کرون طی

ہنوبان شیر دل جون پیل بدمست
چلے دل شاد ست کرنے کو جو ہست
کیا تسلیم لچھمن نے یہ ارشاد
چلے تیر و کمان لیکر کے دلشاد
مچائی دھوم رن مین کل فرون نے
کیا یلغار شیطانی سبھون نے
سکین انگد ہنوبان اور نل نیل
عدو کی فوج مین جا کے تھے جیسے پیل
فرون تھے لشکر بی گبر کے کمین
عدو کی فوج ماری ایک پل مین
جو دیکھا طفل راون نے وہان پر
ہوا بیدل بہت اس وقت لشکر
وہ لشکر پھیر سوے میدان آیا
سرا پا خون مین اسنے نہایا
ہوئی سر زد طرف سے بارش تیر
جو مارا طفل راون تیر بہ تزویر
لگی لچھمن کے تن پر نوک برچھی
فسون سے پر سے گویا وہ برچھی
زبس تھا درد و غم سے آہ و نالہ
جگر پر سوز سے تھا ڈھنگ نالا
وہین چلا کر ہنوبان دلاور
اٹھا لائے لچھمن کو دلیکر
پسر راون نے راون کو سنایا
کہ دشمن کا برادر کام آیا
بے عشرت سے تھا دلشاد راون
سنو احوال زار رام لچھمن

حلیم نبض ہو تقریر پر خامہ
کرے صحت لچھمن تحریر خامہ

جو دیکھا رام نے لچھمن کو غمناک
گریبان رنج سے اپنا کیا چاک
ہوے از درد برادر سے وہ بیتاب
طپان تھے اس طرح ماہی ہو بے آب
بغم سوز جگر سے آہ بھرتے
لچھمن کے درد و غم مین آپ مرتے
زغم بدری نے رگھبر کو ستایا
لچھمن کا رنج جو آنکھون سے کھایا
حضور شہ بھبیکھن کو بلایا
لچھمن کا حال سب کہکر سنایا
سبھی کی بن سرخرو دل شاد ہو تم
طبیب لیکے جو پاویگا انعام
طبیب ایک ہم اقل طب ہین سمار
وہ لنکا مین ہے سنا ہی وہ سردار
سکہنان بید گزاد سے یہان تک
لچھمن آرام پاوین سے کے ٹھنک
وہ اپنے ستلون پیک صبا سے
سکان پر بید کے پہونچے ہوا سے
سکہنان نے سنی آواز پر غم
ہوا حیرت زدہ بیدار اسدم

لچھمن کے زخم لبن کاری لگا تھا
لبون پر جان تھی لا دوا تھا
زبان پر تھا لچھمن سوز جگر سے
لہو بہتے تھے لب جو چشم تر سے
لچھمن کی فکر مین تھے زار رگھبر
سرشک آنکھون مین تھے انہار رگھبر
شہ خبر سان نے دیکھا حال رگھبر
زبس غم سے ہوے بیزار رگھبر
بھبیکھن نے کہا سن اے بچن کو
کہ ہوا ہوش و سے صحت لچھمن کو
بھبیکھن نے کہا اے شاہ کونین
دھرو دھیرج کرو دل کو نہ بے چین
ازل سے اسکے حصہ مین شفا ہے
دھنتر اسکو کرے کہنے بجا ہے
کہا شہ نے یون سنکے کہ جاؤ
تسلی ہو سکہنان کو جو لاؤ
سکہنان بید کو سوتے جو پایا
مع بستر اٹھا لحظہ مین لایا
بھبیکھن نے کہا اے یار جانی
طبابت ہے تری لچھمن بچانی

لچھمن کے زخم شکتی کا لگا ہی
بتاوے جلد کیا اسکی دوا ہی

دوا بوٹی سجیون کوہ پر ہی
سے لانا وہان سے پُر خطر ہی

صبح سے پیشتر لاوے دوا کو
لچھمن کو ہی یقین پاتا شفا ہو

لچھمن اسدم اگر آرام پاوین
مجھے نیکی تجھے خلعت پہناوین

سجیون کی سراک ہی ہو شتابی
یہی پہچان کر لاوے سجیون

لچھمن جیوین و ہو شب مین حاصل
سکھینا نے کہا ورنہ ہی مشکل

قلم تحریر کر حال سجیون
لے کر پربت پہ ہوا رام لچھمن

ہزارون بھیجے وہان سردار نامی
توانا پہلوان دانا گرامی

پون ست کو لکھی تھی نیک نامی
ہوا رگھبر سے رخصت کے حامی

کسی شیطان نے راون کو خبر دی
دوا لاوے پون ست کوہ پر کی

ارادہ تھا یہی ور فکر راون
سحر ہو جاوے ہو بیجان لچھمن

نہ ہو طاقت کسی کو کوہ پر جانے
لچھمن کے واسطے بوٹی دوا لانے

پون ست چلا لشکر سے دل شاد
اُڑا اُس کوہ کی جانب سجیون یاد

شہ لنکا نے کالی نیم بھیجا
پون ست کو وہ روکے راہ مین جا

ستمگر پیشتر اِن صبا سے
قریب کوہ بیٹھا مدعا سے

اوڑانا بھرت جی کا اجودھیا سے ہنومان جی کو مع دوا گر کے تیر پہ بٹھا کر طرف لنکا کے



فسون سے اپنا وہ کافر بد اندیش
پڑی مچھلی دعا سے بد سے بیشک
پون سُت سے کہا میں بچھ اپنی
پری کملی اور ہی گردون پہ یکبار
ارادہ دل میں یہ رکھتا تھا وہ ناکام
جو دیکھا ہے وہاں گلزار گلشن
نہ لیجاوے سجیون انجنی کنوار
پون سُت نے کہا ڈھونڈھوں اگر میں
تکبر سے خیال آیا کہ دیکھوں
نسا چر ہے کوئی سر پر کھڑا سر کو
بہت سا جسم دم بھر میں نام رگھبر
کہا یک بیچ ان میں رام لچھمن کا
لچھمن کا حال سن دلگیر ہو کر
تکبر نے کیا جو مجھکو گمراہ
دعا سے بھرت جیو کے انجنی کنوار
شفا بالکل انھیں حاصل ہوئی تب
خوشی لشکر میں تھی چاروں طرف پیدا
دعا دی رام نے جان جگر سے

طلسمی باغ میں تھا وہ درویش
پڑی تالاب میں تھی اسجگہ پر
دعا ہی فقیری سے تھی مچھلی
ہوئے غصہ میں سنکر انجنی کنوار
پون سُت کوہ پر پہونچا ہو اسا
مثال شمع ہر بوٹی وہ روشن
ہوئے مایوس ہو کر نا چار
سجیون کو نہ پاؤں تا سحر میں
بھرت کی یاد ہے رگھبر کو افزوں
اٹھا ہے کون سی ایسا غم اندوہ
ہوئے بیتاب بس گر کے زمین پر
ہنومان نام ہے اس جان و تن کا
پون سُت سے کہا مت ہو تو مضطر
پون سُت نے کہا آیا میں اور
صبا کے مثل پہونچے رام پاس
لے رگھبر لچھمن جیو سے اور سب
ترانہ کے صدا میں رنگ پیدا
اچل نخوبس یہ علم و ہنر سے
جو ناچے بیٹھ بندر ان مکان پر

پیا سا ہوکے مضطر باغ میں جا
جو مچھلی نے قدم انکا چھوا جب
بحکم راون بدلا تھی یہ جیش
یکایک باغ میں ظالم کو مارا
سکھاسا نے کیا تھا جو کہ اظہار
کہا راون نے کوہستان میں جا کر
جو دیکھا کوہ پر بوٹی کو روشن
پون سُت نے اٹھایا کوہ سر پر
یکایک لی اودھ کی سمت راہ
نسا چر جان مارا ایسا کان میں
پون سُت نے کہا سب حال لچھمن
ہے تاثیر دوا ایں از سحر میں
بٹھا اون تیر پر تجھکو سبک تر
ترے اقبال سے یہ کوہ لیکر
سکھمان بید نے بوٹی لگائی
الم نے جو ستایا تھا سجیون کو
سکھمان نے بہت انعام پایا
ہوا رقص و ترانہ کا تماشا
جمع تھے سب تماشائی وہاں پر

بچشم خود پون سُت نے یہ دیکھا
پری بنکر اوڑی وہ نازنین تب
بنا ہے باغ میں یہ بودروئیش
جو تھا وہ باغ تو اسکو اجاڑا
شمع سان ہو رہی بوٹی وہ گلزار
فتیلہ کو کرو دیوان منور
نظر ہرجا پڑے اسکو سجیون
چلے مثل صبا ہیبات از کر
پڑی یکبار گی نظر بھرت کے
گرے واں سے پون سُت رام رام کہ
لگی شکتی وہ آیا سجیون
شفا لچھمن کو ہے پہونچوں اگر میں
میں پہونچاؤں جہاں ہے رام
تئیں پہنچا دیا جہاں ہیں رام لشکر
لچھمن کی ہے تقلیب جان
خوشی کے ساتھ میں پہنچے لال بولنکو
جواہر لعل سے دامن بھرا یا
فرشتوں کا ہوا اسجا میں باسا

سنے گلگون سے ساقی جام بھر دے
شفا لچھمن سے راون کو خبر دے

سحر کا جب بجا لشکر میں ڈنکا
پلائی ہو کے سر مست ار جیسا ہم
مشیرون نے کہا اے شاہ لنکا
مقابل اسکے کب طاقت بشر کو

اٹھا بستر سے راون بلائے لشکر
کیا پھر جنگ کا تدبیر کا ساماں
سجے لمبے کرن کو جود و نشان
اگر سے تخت پر جو شمشیر بر کف

فراہم سب کیے سردار لشکر
کہا سب نے نہیں ایسا زبردست
نہ ہے ہمسر کوئی اسکا یہاں پر
ہوئی لنکا کے جب یہ راون

وزیر و عاقل و سالار لشکر
کہ دشمن کا کرے وہ حوصلہ پست
بلا شک رام سے ہوگا مظفر
کمر باندھی ہے اب جنگ دشمن

قلم اس جنگ کا لکھ حال سارا
قضا سے کُمبھکرن لڑ کے ہارا

ہوا یہ شور جو لچھمن میں جمع سامان جو رد و نوش کا کر	کہ جاوے کمبھ کرن لڑنے کو زنہار کو زن جو کو ر جسب آ جگہ پر	جہاں تھا کمبھ کرن کا در جا نہر کہا دیو دن نے اب چل کو جگاؤ	گیا خود بہر بیداری ستمگر جگا کر تم مرے بھائی کو لاؤ

جنگ کمبھکرن کا ساتھ راجہ رام چندر و لچھمن جی سے اور عاجز ہو کر مارا جانا اسکا



تماشا دیکھنا تم دل مین جا کر
کہا کیا کام ہی راون سے جا کر
پسر دسرتھ کے جو رام لچھمن
عجب ظالم ہین وہ دونون برادر
ہوا ماریچ کشتہ مرگ بنکر
اُجاڑا باغ مارا باغبان کو
لچھمن اور رام آئے لیکے لشکر
ہوئے عفریت کشتہ رزمگہ مین
جگایا تجکو اب ہو کر مددگار
زن بے عقل کی جو بات کہ مین
کہا راون نے اسدم صاحب ہوش
غرض دونون برادر ہوکے مشغول
چلا میدان مین کر لڑنیکا آہنگ
سبہ نے خرس بیمون شاہ خرسان
مقابل گر عدو کی فوج آوے
یہ سن سگریو سے رگھبر ہوئے شاد
سوے میدان تھے عازم خرس و بیمون
ادھر سے جن اور عفریت و شیطان
گئے یکبارگی رن مین جو بندر
ہوا دیکھا حال سچھپن نے بھی ابتر
سنکر بھاگا اچھل دیو ناپاک
سگریو و گیند اور انگد دلاور
پیا سینہ پر سب سے وہ دیو شیطان
جو دیکھی کنبھکرن نے ناز اسدم
چلا جب کنبھکرن لڑنے کو رن مین

وہ کھاوے گا پکڑ ہر ایک بندر
ہوا تکلیف وہ مجکو جگا کر
بشر کی شکل مین دانا می فن مین
کھڑے دو لچھمن کو سبھی مار چکا
چرا لایا مین سیتا جی کو جا کر
نگہبان لشکری پیرو جوان کو
بھبیکھن بھی ملا دشمن سے جا کر
قوی تن تھا نہ کوئی کہد مین
کرو ہر دو برادر کو گرفتار
کھو دانی اپنے گھر کی بیخ اور بن
نکر فکر عدو کر جام مے نوش
تو اتنے دور مین غم کو گئی بھول
ہزارون دیو تھے ہمرہ بے جنگ
شہ بیمون بھی آیا بادل و جان
تبر او تیغ سے بجلی نہ جاوے
کہا اسوقت یون ای نیک بنیاد
نظر پڑتی تھی مثل موج جیحون
مدد دہ کمبھکرن آئے شتابان
اوڑائی خاک بس لشکر مین جاکر
رہا باقی نہ ہنومان رام لشکر
ملایا سبکو لحظہ مین تہ خاک
جو تھے سردار لشکر مین جاکر
وہان سے بھاگ نکلے چھوڑ میدان
کہا دیو دون سے ای غمخوار ہمدم
نہ تھا اسلحہ زرہ بکتر تن مین

ہوا دیودن نے جگایا اسجگہ جا
شہ لنکا یہ بولا ہان برادر
انھون نے آکے صحرا مین اک آن
ہوئی غصہ مین ہنومان کے یہ طور
ہوا لنکا مین اک بندر نمودار
جو اسکے دم مین آتش کو لگایا
عجب مفسد نے اپنا گن کہایا
امان ہی دست سے ظالم کے مشکل
سنا یہ کمبھکرن نے شہ سے جس دم
خودی سے تونے اپنے گھر کو کھویا
گو زنج گو اور جاسوش اور خر
شئے گلگون کا پیالہ پیکے مدہوش
خبر رگھبر نے یہ اسوقت پائی
کہا رگھبر سے سب نے صاحب تاج
یقین ہی ہو فتح حاصل بیکدم
روانہ فوج سید نمین کرو تم
چلے جب بارگہ سے سوی لنکا
ہوا جب کمبھکرن سے رام لشکر
ہوئے جب حملہ آور دیو ناپاک
کیا نرغا وہان سچھپن نے جا کر
شہ خرسان جنبوان و نل و نیل
ادھر سے تیغ اور خنجر تبر تھے
لڑا جو کمبھکرن راون کا بھائی
ذرا ٹھہرو برادر دیکھو تماشا
جو تھو نچے منھ مین بندر بچھیکا

اٹھا وہ کمبھکرن مار قضا کا
کہون کیا حال جو گذری تھی مجپہ
تراشے سب کہا کے ناک اور کان
گیا ماریچ کو لیکے فی الفور
سیا کی سدھ کو آیا تھا ستمگار
تماشا پھونک لنکا کو دکھایا
جو بھیدی گھر کا تھا لنکا کو ڈھایا
نہ ہو تیرے سوا کوئی مقابل
کہا یہ طیش سے ہو کر کے برہم
اجاڑا گلشن اور کانٹون کو بویا
مئے گلگون سے رکھے تھے منگا کر
ہوا تب کمبھکرن از خود فراموش
کہ آیا کمبھکرن راون کا بھائی
کرینگے ہم عدو کی فوج تاراج
عدو کو مار کے خوشدل کرین ہم
عدو سے اب غرض جا کر لڑو تم
خوشی کا فوجمین بجتا تھا ڈنکا
مقابل جس گھڑی میدان مین آکر
ملایا لشکر بیمون تہ خاک
ہوئے دنبال شیطانون کے گہبر
خروشان ہو کے بیمو نجر زمین پر
ادھر سے دیو شیطان بکے تھے
قیامت تھی نہ تھی اسدم زری
دھڑ و دھڑ نہو لمین پر سا
وہ آتے حلق سے تب لقمہ وار

جبھی کمبھکرن نے بندر کو کھایا
دلاور نیل و نل کو جا پچھاڑا
لیا سگریو کو بر مین تو شیطان
بگڑ کر ٹانگ کھینچا دیو ناپاک
سگمند و گند نے یہ حال دیکھا
کھڑا تھا جس جگہ وہ دیو بد ذات
ستمگر دیو دوڑا سست پون پہ
گرا پھر خرس ہمیون پر وہ جا کے
لئے امداد آئی جلد رگھوبر
نظر آئے وہان پر رام جس دم
تڑپ کر نعرہ زن شیطان ہوا تب
فریب و مکر سے وہ پیش آیا
زمین پر جب گرا بیجان ہو کر
لگے لنکا پہ جو دیو عفریت
گل افشان تھے فرشتہ چرخ پر سے
سنا راون نے جس دم حال سارا
ہوا بےزور بازو شاہ لنکا
ہوا بھائی نہین ملنے کا ہر چند
لکھن جی کیا اب لڑین مجھسے لڑائی
کہا سگریو نے انگد سے اس دم
یہ سن انگد چلا لشکر کو لیکر
بھبکھن بھی کہی رگھبر سے یہ بات
نہ سمجھنا رن ہے مو ہو شنہ ظفر یاب
لکھن جی نے کہا ماروں میں جا کر
صف آرا جب ہوئے لشکر میں جا کر

نکل سوراخ بینی سے وہ آیا
اکھاڑہ سب لیروں کا اجاڑا
چلا لنکا کے جانب ہو کے شادان
زمین پر گر پڑا ہو کر جگر چاک
بفوج بندران بھونچال دیکھا
لگائی ناگہاں انگد نے کا لات
نہ اس جا سے ہٹا میں و دلاور
وہ تھا بھاری ہزاروں من کا جگر
چھڑا اوٹا لمبی پنجہ سے لشکر
ہوا دہشت سے ترسان دیو ظلم
غضب سے ہاتھ میں خنجر لیا تب
کیا غل شور لشکر کو ڈرایا
تو بھاگی فوج اسکے غم سے رو کر
کہا راون نے ہے بد ابرام کی جیت
کرین کو کلک زبان سے حال تحریر
کہ فوج رام نے کمبھکرن مارا
کرے تھا گریہ غم سے سن سینکا
ہزاروں سال تک ہو غم کے پابند
پکڑ لاونگا زندہ دونون بھائی
کہ دشمن سے نہ کچھ ہے زور میں کم
سوے میدان بڑھا اشوقیت لیکر
پسر راون نہیں مرتا ہیہات
برس بارہ جو گذرے بے خور و خواب
زبان سے حکم رگھبر کا سے کر
لکھن جی ہو نچے بحکم شاہ رگھبر

نشے مے سے جو تھا بیہوش کافر
لگائی ضرب کافر نے بہ بندان
ہوا سگریو تو جب ہوش اسدم
اٹھا جا کر گرا سب بندر وقت
کیا لشکر جمع ہر سمت جا کر
پون سُت نے وہین آکر شتابی
ہوئی باہم جو دونو میں لڑائی
ہوئے بیدم وہ اسکے تھے جو سب تن
لکھن اور رام پہونچے سنکے القصہ
ارادہ تھا کہ بھاگے چھوڑ میدان
عضو شدا و دھ پہونچا سینہ تخت
وہیں گھبرا کے الیسا تیر مارا
جو بھاگے دیو بندر اور نل نیل
ظفر رام و لکھن کے ہاتھ آئی
پسر راون ہوا نہیں یک تیر
ہوئی راون کو سنکر بیقراری
کہا یہ طفل راون نے پدر سے
دیا شیو جی سے بر دو جان تن ہیں
یہی کہکر بلانے دیو شیطان
چرا تا جی نہ ہر گز میرے جانی
بیند و کبھی نل نیل سر زا
آسے پر وان ہی شیوجی کا چھپا
وہی ماریگا اس راون پسر کو
لکھن سے رام نے سب حال سارا
چلے آسے جوانمردان قوی تن

ہر اک رہ گوش سے بھاگی تھا بندر
پون سُت بھی گرے غش میں میدان
تو کاٹے گوش بینی ہو کے برہم
مچایا شور سب لشکر نے مل کر
جو تھے سردار وان انکو بلا کر
لگایا مشت پا صد بجتیا بی
تو کافر نے وہاں ہزار کھائی
پکارا رام کو فریاد کر تب
شہ خرسان بھی پہونچا دیکھ یہ طور
ہوئی دہشت سے راون کی اترن
اجل سکے ہاتھ تھا کا ڈکا دل سخت
کہ بھاگی جان کر تن سے کنارہ
تعاقب کر کے ہو پست خون میل
جو مارا کمبھکرن لڑ کر لڑائی
خوشی تھے خرس میمون اس ظفر سے
جگر میں سوز اشک آنکھوں سے جاری
نہ کچھ جان و جگر اب چشم تر سے
تو ہو جنگ کر یا رام و لکھن میں
چلا اشو قیت لے لشکر بمیدان
کہ کار مردمی ہو جانفشانی
سو گند و گند بھیجے انگد نیچے کو آ
نہ تھے جن و بشر شیطان و لیکن
جو ہو طاقت کسی جن و بشر کو
کیا امداد رین کمکر اشارا
ہوئے جا کر مقابل فوج دشمن

تبر تیر و کمان خنجر چلا کے
بہا خون جگہ عفریت کا جب
سبھی میمون گرفتار بلا تھے
گرے تھے آنکھ با تیغ منقار
ہوئے حملہ کنان یکبارگی سب
چھڑوالا ناگ پھانس آ کر پتنگر
کھنچی تیغ سپر باران چلا کے
غضب سے جب لکھن نے تیر مارا
اگر اسجان قالب تیر سے جب
لکھن انگد پون سپت ریچھ بندر

بہت سے ہر دو جانب کام آئے
ہوا گلرنگ میدان رنگ تب
کہ بیجان تن بدن میں ڈوبتے تھے
کئے کشتہ ہزاران اژدہا
ہوئے شیطان سب اکندہ ہیں سب
ہوئے رام و لکھن اسوقت مضطر
کبھی آتش کے پرکالے اُٹھاتے
وہیں ظالم کا سر دھڑ سے اُڑایا
گریزاں فوج شیطانی ہوئی
لئے ریچھ سے سب کپیس کے خوش

شکستہ دل ہوئے سردار لشکر
برستے تھے ہزاروں تیغ ہم وار
ملایک نے گرز بھیجا اسیدم
لکھن کی فوج نے جب پائی
ہوئے لچھمن مقابل اپنے اون
گرز جی نے مدد دی سحکہ
عجب افسون کئی راون نے تھی
جدا تن سے ہوا یکبست کافر
سلح اور سپاہ چھوڑ رہزن سب نے
بجایا بندروں نے طبل جنگ

بہت سے کام آئے ریچھ بندر
گرے چرخ بریں سے برق ساں یار
گرے منقار سے مارے ہوئے بیدم
تو کی دشمن نے جا کر پھر لڑائی
دکھایا اس نے اپنا سحر کا فن
کہ مارے مار سکتے بیجان بہ لشکر
ضرورت وان نکچھ تیغ و تبر کی تھی
گرا مثل خدنگ اُس کے مکان پر
ڈرایا اونکو لچھمن کے غضب نے
ظفر پائی لکھن نے رام کر جنگ

قلم تحریر کر احوال غمناک
کہ زوجہ اپنی آؤن جل ہوئی خاک

فلک کی شعبدہ بازی عیان ہے
خوشی میں بیچ درد بیکسی ہے
ہوا اون پر جسد تن خاک
تو راونی کیا غم سے جگر چاک

تصویر راجا میگھناد کا اور ستی ہونا سلوچنا کا مع سر میگھناد شوہر اپنے کے



لپٹ کے غم سے بس منہ وہ رہی گی
نظر بازو پہ شوہر کے پڑی جب
ہی کس جا تاج سر اور دھڑ کہان ہے
نہ صحبت زن سے ہو ہو شاہ و ران
اوسکے شاہزادہ رام و لچھمن
نہ سونا ہی نہ کھانا ہے نہ پینا
پڑی ہی لاش اپنے سر زمین پر
کہا احوال سب اون سے رو کر
سلوچن نے کہا ہی خیال خام
یہی کہکر چلی ڈولا منگا کر
ملی آرام اب غم کے چلن سے
کرو نظر عنایت مجھپہ اے شاہ
کہا مظلوم کا تو دادرس ہی
اگر شوہر کی چاہے زندگانی
ہوا را دن لپسر عالم مین مشہور
کہا شہ نے زن اون پسر سے
اوسی دم ہنس پا سر سکے یہ بات
وہان سے آنکر گھر پر جا کسے

جگر پارہ تھا عالم بے بسی تھا
ہوئی بیہوش وہ رو کے کہا تب
وہ قاتل کس جگہ ہے اسدم یہان سے
مرا شوہر ہوا وسکے ہاتھ بیجان
یہان آکر اسے جنگ را دن
لچھمن کی خدمت رگھبر مین جینا
اوٹھا کر لیگئے سر ریچھ بندر
سر شوہر کو جا پا جان کھو کر
زبردستی سے لگئے ہین لچھمن رام
وہ پہونچی رام کی خدمت مین جا کر
چلون ہمراہ اوسکی جان تن سے
کہ مین بیدار شوہر سے ہون خوش واہ
نہ کوئی تجھ سوا فریادرس ہے
تو بخشون جان تن باخسروانی
ملا جنت پہ بخشش لا مع النور
سنے سر یہ ترا شوہر اگر ہی
کھلے گل جیسے طرح گلشن مین بہار
چلی آغوش شوہر مین مضطر
کو مین کر یا لچھمن و رر رام جسم

سلوچن نام زوجہ اپن اون
پتیبرتا ہون مین سچ ہی بیچ
ازل سے یہ عاشق ہی دروبن
زمین پر ہاتھ سے کلک ہنر نے
ہزارون ریچھ بندر شوخ و پر فن
اونہین نے مجکو مارا ہی بہ یک بان
سلوچن نے پڑھا جسوقت یہ حال
کہا کر صبر سن اب سخن کو
ہوا سفر و رسب گھر بار کھو یا
کہا رام و لچھمن سے عرض یہ کر
ملا جنت مرے شوہر کو اسدم
مجھے امید ہی اے رام و لچھمن
سنی رگھناتھ نے فریادزاری
جیے لاکھون برس آخر قضا ہے
عنایت سے سر شوہر عطا ہو
کہا ہنس سے سر شوہر سلوچن
ہوئے خوش رام و لچھمن سر کو
جو تھی الفت دل صادق سلوچن
مراد دل ملے اوسکو سر آ

تھی گھر مین آئے اوسدم جلوہ افگن
بتا دے تجکو مار اکسنے ہیہات
سے ہے بارہ برس بے خواب و خور جو
حقیقت سب لکھی اون نے
فزون بل مین ہین یوون سے بہمن
پڑا ان سے سر ہی قالب نہین بیجان
گئی وہ پاس اون سے بیجان
بگڑ لاؤن سر رام و لچھمن کو
مری کشتی کا کشتیبان ڈبو یا
سر شوہر عنایت ہو مجھے گر
مرا بھی دور ہو شفقت سے اس غم
سہا محروم کوئی پا کے درشن
سلوچن سے کہا با غمگساری
فنا ہی عالم فانی فنا ہے
تو فرض زوجگی اوس سے ادا ہو
رہا عصمت سے سیرا پاک دامن
ہوئی سر لیکے رخصت پا سکے
ملی جنت بلطف رام و لچھمن

زروی عابدان پیر زمانہ کرون تحریر اب اون فسانہ

زن و فرزند شہ زندہ ہیر اوس
نہ تھا طالع سکندر یار اسکا
وہ صاحب تاج ہی زیر زمین کا
محبت دل مین تھی اوسکو وفا کی
بوقت شب اجی لشکر مین جا کر

شہ لنکا نے کہو سے ڈنہی کہ
خودی سے جو کہ تھا کردار اسکا
ہمدوش ہی رفیق ہمنشین کا
کہ میرے وسلے اسکی خطا کی
بگر کا ؤن کہا دونون بلاور

نہ تھا دنیا مین کچھ کی اوسکا نجرا
بہت سوچا تو یہ دل مین سما گی
گیا یہ مشورہ دل مین وہ ہان
لچھمن و شیر اور مردانہ دل
لکھمن و رر رام کہنے کر گئے ہین

عزیز و ان سے المر سے تھا گرفتار
کہ ابراون ہی میرا یار بھائی
کیا ظاہر اوسے اوسنے کہا ان
کسی کو تاب کیا ہو مقابل
ہمیں مصرعہ ن عین لوان خطا

سنی راون نے اہراون سے یہ بات
کہا راون نے کیس ہاتھ سے جاتا
یہی سنکر چلا وہ شاہ لنکا

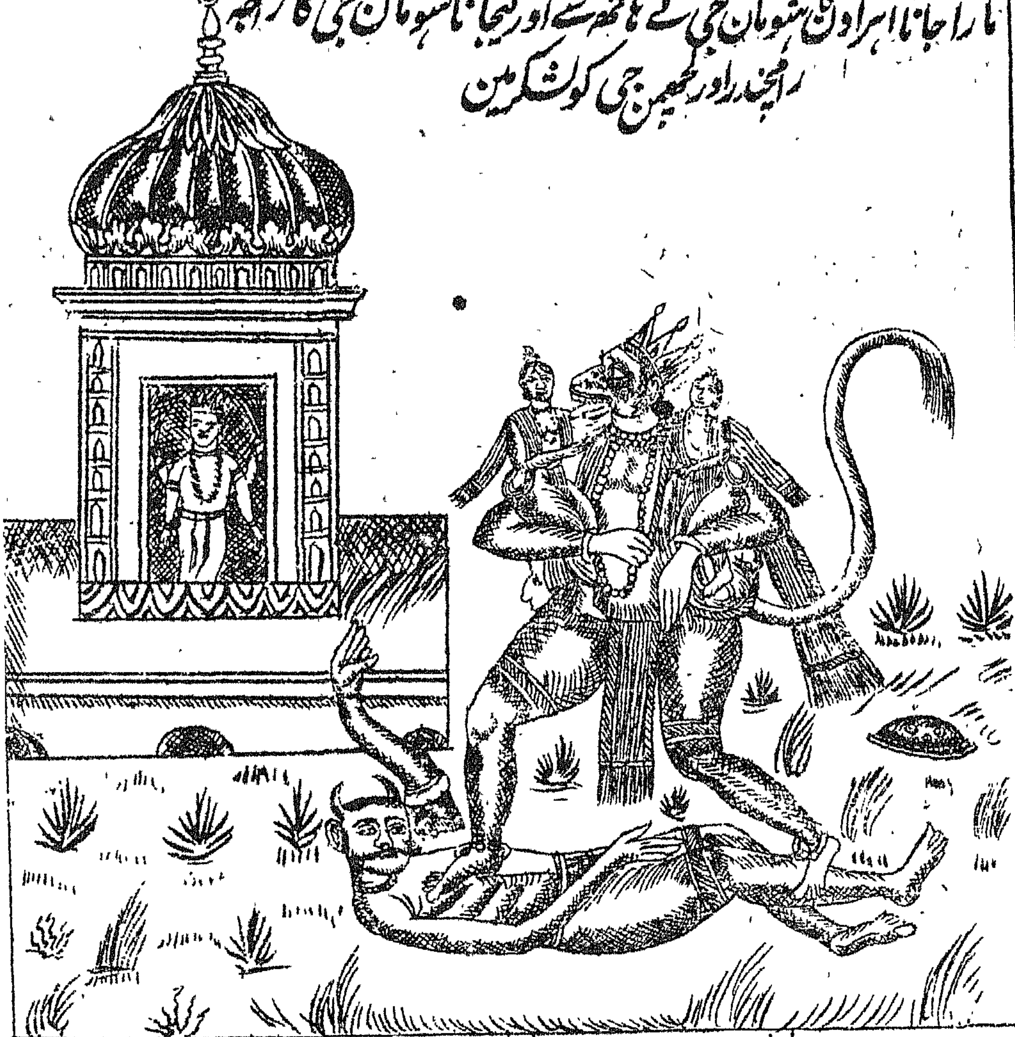
نہایت خوش ہوا اوسوقت جرات
دو تپسی کا پکڑ لانا بکہانون
الم مین پہر ہوا شادی کا ڈنکا

جو اہراون نے کی راون کی خاطر
چلے جب پا دہر جاونگا مین
غرض لنکا مین جو پہونچا شتاب

لایا جام گلگون سے بہر کر
کہا جب دوستی ہوگی تو نگا مین
ہوا مشغول دور جام مین تب

بہبیکہن نکلے اہراون ز لشکر
اوٹہا لایا لکہمن اور رام چندر

مارا جانا اہراون کا ہنومان جی کے ہاتھ سے اور لیجانا ہنومان جی کا رامچندر اور لکہمن جی کو لشکر مین



موافق وعدہ کہ وہ دیو خونخوار
ہوا راون کو اوسدم انتظار
جو تہا پہرا ہنومان دلاور
ہوئی پائی دیو نے رہ مکر سے تب

اوٹہا نازنین سے ہوکے بیدار
بفوج رام اہراوان سدھارا
بہبیکہن کو سمجہ بولا نہ بندر
میان فوج جا داخل ہوا تب

شتابی سب جب چلا جیون باد صرصر
قریب فوج جب پہونچا وہ دشمن
ہوئی گم عقل وسدم لو زنی کی
لکہمن و رام سمجہے او دہان اٹہا

اندہیرا ہوگیا روے زمین پر
بنائی مکر سے صورت بہبیکہن
ہٹایا سو نہہ سے دم کو اوڈہائی
وہ پہونچا سرہانے لکہمن رام

کیا جادو وہاں دشمن نے جا کر
ہوئے خفتہ بھاگے پیچھے بندر

جو تھا روشن رخ انور زمین پر
چھپے مہتاب خورشید چرخ برین پر

سکا میں نے بھی جب بچا ستمگر
لکھمن و رام کو رکھا وہاں پر

نہ تھے سگریو انگد او ہنومان
نہ نیل و نل نہ لشکر شاہ خرسان

بلائے دیو اہراون نے اوسدم
کیا سامان قتل شہ فراہم

خبر اون کو یہ پہونچی لکھمن رام
گیا دین سیس بیگی جان عالم

اوٹھا کر لے چلا گرو نیہ ظالم
ہوئے شہ کو ہوئی سب خوشی کم

قضا کو سر پہ رکھ دشمن لی راہ
فلک جیسے اوڑا ہو کر کے گمراہ

ہوئے رام و لکھمن بیدار اوسدم
سکان غیر سے تھے زار اوسدم

ہوئے حیرت زدہ دونوں برادر
کہاں لشکر کہاں ہیں یار خاطر

گئے سندر میں بھی چندر گئے
خوشی سے رقص کس طرح بجائے

سبھی پیر و جوان تھے اوس جگہ
بجاتے ناچتے گاتے خوشی کر

شہ میمون شہر خرسان بہ لشکر ہوئے بیدار سب وقت سحر

لکھمن و رام لشکر میں نہ پائے
تحیر میں ہمیں بھونے سر جھکائے

فرشتوں نے کیا چرخ سے کار
کوئی کہتا زمیں سے آ ز دیا مار

کہا سگریو نے ہے کون ظالم
ور و دریان سے گذرا ہے اسکے غم

ببھیکھن نصیحت گنبد ہی تھی آیا
صلاح جنگ کا حیلہ سنایا

میں جن آگاہ آنے سے فقط آہ
نہ جانوں پر گیا وہ کون سی راہ

برادر کمبھکرن آشنا لنکا
لیا بار کھنا ہے سے الفت کا بدلا

بتا دے مجکو کیس کی خطا ہے
دگر نہ جنگ میدان بر بلا ہے

کہا نرمی زبان سے شاہ میمون
سنا ہے آج لنکا میں یہ مضمون

وہ ظالم ہے ستمگر دوست راون
مری صورت بنا لیتا ہے پر فن

نہیں طاقت کسی شیطان کو نہا
مری صورت بدل لیوے کو فنار

ابھی جاوے ہنومان لاوے
یقین نہ دہ ملیں نون او

پون سُت سے کہا جا وہوا پر
کرو خوش لکھمن و رام لاکر

ہنومان دلاور ہمچو رو خواب
گیا پاتال مضطر مثل سیماب

یقین آیا کہ ہیں گھر ابھی جا
خوشی سے ہو ماگانے کا چرچا

کہا نادان بندر کیا بلا ہے
تو اپنی جان کا دشمن بنا ہے

خوشی کا ہے بیان عالم سراپا
بشر کے قتل کا ہووے تماشا

تو آیا کس لیے اور کام کیا ہے
بتا دے مجکو اپنا نام کیا ہے

بشر کے قتل کی پائی خبر میں
تماشا دیکھنے آیا ادھر میں

غم فرقت سے ہر ایک جان کھو
کف افسوس مل مل کے رہ گئے

زبان پر تھا کسی کے دیو [illegible]
اوٹھا کر لے گیا وقت شب

پون سُت نے کہا سیہات [illegible]
یہی ہان مجھے نادانی کی [illegible]

غرض مجبور ہو کر راہ دی [illegible]
زبان سے کچھ اوسدم کہی [illegible]

ببھیکھن کو پکڑ لایا وہ جا کر
کہا سگریو نے اوسکو بلا کر

محبت دوستی میں کیا دغا کی
جو تھی تیرے [illegible] وہ [illegible]

ببھیکھن نے جو دیکھا اب غضب ہے
نہ ملنے رام سے سب کو تعجب ہے

زمین پر شاہ اہراون نہاں ہے
حکومت میں شہنشاہ زمان ہے

گیا تھا پاس اہراون کے راون
کہ بدلا [illegible] ادر کا وہ دشمن

بامداد شہر لنکا جہاں جو
اوٹھا کر لے گیا رام و لکھمن کو

شہ میمون کے یہ دل میں سمایا
بھجن سچا ببھیکھن نے سنایا

دلاسا خرس و میمون کو دیکر
وہاں تھا منتظر وہ شاہ دین پر

تلاش رام میں تھی جانفشانی
یہی اوس جا سے صدا نغمہ خوانی

دراہراون کے جب پہونچا
تو دربان نے اوسدم اوسکو روکا

یہاں ہے جن او شیطان کی شاہی
نہ پر مارے یہاں پر مرغ ماہی

میں ہوں دربان ور راہ گذر ہے
نہ اندر جا کوئی حاکم کے ڈر سے

ہنومان لا اور ہون جان میں
شہ عالم کا لوکا ہے [illegible] میں

نہیں جا کم سے تیرے مجکو ڈر ہے
نہیں کچھ شور [illegible] سے مجکو [illegible]

اجازت دے مجھے او نو دست شاد
برابر زور مین تھے دونون باہم
پون ست کو ہوا اوسدم تامل
کہا فرزند ہون ابن صبا کا
کہا لنکا جلا کر جبکہ آیا
ہوا تخم پون ست جبکہ ظاہر
در دربان اہراون کا ہوئین
سکان شاہ اہراون کے اندر
پڑے اوسکو نظر دونون برادر
ہوئے خوش ام دیکھا نون کو
مچائی دھوم سیمون نے سمجھ کر
جو گھیرا ہر طرف سے ست پون کو
خبر پائی یہ اہراون نے اوسجا
کہا بندر یہان بہر نشہ ہے
سمجھتا ہے کہ شہ لنکا کے بین ناون
جو چاہے خیران کو ون لیجا
ہوا غصہ مین اہراون یہ سنکر
یہ ہے مقصد کہ ہو دلشاد راون
یہی کہکر کے ظالم تیغ لیکر
گرا اوس ضرب سے وہ زیر پا کر
ہوئے خوش رام دونون دیکھا تماشا
جو پائی نعمت عظمے سے آرام
غرض دونون برادر رام و لچھمن
ادہر اوس جا سے پہونچا فوج میں جا
ہوئے پا بوس سر رام و لچھمن کے

مگر بہر شکم تو جان برباد
شغال شیر لپٹے ہوکے باہم
گرا لاکھون دیو کام آئے جنگل
مرا ایک مشت ہے تیر قضا کا
دم اپنی کو سمندر مین بجھایا
شکم ماہی ست مین پیدا ہوا پھر
جو کچھ گذری جفا اوسکو سہو نین
گیا جیون شیر سے باکا نہ بندر
کہ ہو کا ٹوں جیسے گلبن تر
دوا سے جس طرح آرام تن ہو
لڑائی کیا قیامت تھی یہ ارض
شغال شیر نر تھا عربدہ جو
بہ بزم خوش لڑائی کا ہے چرچا
اسی باعث سے یان سب شنو پھر
یہ ہین شیاطین و عالم صورت انسان
اوٹھا لایا جہان سے انکو پہونچا
کہا کرتے ہوا اپنی جان کا ڈر
ادا سے فرض ہے کوشش بہمہ تن
سر سیمون پہ پہونچا جیسے صرصر
اوسی دم کاٹ سر سیمون نے جیا
دیا سیمون کو تھا اوس جا اسا
تو کھائی سیر ہو کر اوس جگہ پر
بغل مین لیکے سیمون نے بہمہ تن
بنا عنقا صفت سیمون سراپا
ہوے خوش اسیمی شیرین سخن

یہ سن تقصیر سیمون کی و ہ براف
رہی کچھ دیر تک ایسی لڑائی
نہ طاقت مین کسی شیطان کو پایا
ہوئی حیرت پون ست کو کہ فرزند
پسینا جو گرا سوز طپش سے
اب ہے مشہور کرو مچھ مرا نام
سنی یہ بات جسدم ہو خود پسند
زن شیطان ہان تحسین و فصیح بر آن
و ہین شیاطین دو عالم نے بھی دیکھا
او چھل ور کود کر استادہ ہوئیں
خرابی دیکھ غصہ ہوکے اعظم
کیا ایک گرز سے شیطان دوبارہ
جو نکلا گھر سے باہر دیکھ بندر
کہا سب نے نہ کہو فرمان والی
انہیں کا ایک بندہ ہے یہ بندر
تنہا اسدم ہماری بندش نے
نہیں نہ جان کا مجکو خطر ہے
نہین اب مجکو مطلق خوف جان ہے
تڑپ کے سے ہنومان ہین پر
چڑھایا آتش سوزان مین سر کو
طعام خوش مزہ اور میوہ تر
تڑپ کر آ گیا میدان مین یکبار
لبسر کو بخش کے شاہی ہان کی
شہ خرسان و شہ سیمون دلاور
شہنشہی سے کے و ورہین تھا روبرو جگر

ہوا آمادہ پیکار ہیہات
نہ پڑ دین کسینے دکھائی
خواص لنکا کے نے زور اپنا دکھایا
ہوا یہ کس طرح میرا جگر بند
لیا مچھلی نے منہ مین عطش سے
پلا مین مین کی بر مین ہر آرام
اوسی کے دم سے اوسکو کر دیے بند
زر و زیور جواہر سے تھین ممتاز
گرایا یاد کا اسوقت لڑکا
جسے کہ کر کیا لحظہ مین بیجان
ہوا آمادہ پیکار باہم
ہر یک شیطان کو جنگل سے مارا
کہا یہ کون لایا کسکا ہے شہ
نہیں معلوم کیا ہو گئے بڑا لی
کئے گشتہ ہزارون دیو اژدر
نہ کر برباد شاہی ان کی تن دے
نہیں ٹھہرنے کے مجکو لنکا مین یہ ڈر ہے
زبان سے پھر نہ لی مین نام جان کی
جمایا گرز اوسکے سر پہ جا کر
کیا قدرت سے ظاہر اس ہنر کو
بنا شہ جلوہ و شیرین معطر
مقابل شیر تھی مردہ نگونسار
ہوئی لنکا کو خوشی لڑکی عیان کی
وہ انگد نیل و نل ورفوج سب کی
ہر قصہ یہ سب پاپ جیتنے کا کہ

ملے بر ہما شب اندر نار و بیپ	لکھن اور رام سے ہو کر بغلگیر	سبھون نے بزم مین عشرت تماشا	پون ست کو بجان و دل سراہا

جو تلسی کرت رامائن لکھا ہے ۔ خلاصہ مدعا اسکا لکھا ہے

فلک کی شعبدہ بازی سے سارا	ہوا ازبسکہ نہان سب آشکارا
نہ بچے مرنے سے اہرون کے جو دیو	گئے لنکا کہاران سے بے ریو
یکایک بوزنہ آیا وہان پہ	پرستندہ کیے رحمی جفا کر
ہنومان مار کر سب دیو اژدر	اٹھا کر لیگیا دونون کو اور
سنا راون نے اہراون کا مرنا	محبت مین شہنشاہی بگڑنا
گیا سب دم محل مندودری مین	زلیس و سوہن تھا دشمن سے جی مین
خفا مندودری سے دیکھی وہ دل	محبت سے سیا کے ہر تو بیدل
خجل حور و پری ہی دلبری مین	ادا مین اوسکا ... ہی مین
پری کو چھوڑ کر مائل با انسان	ہوا ہی عشق مین بیدل تو نادان
امان ہو جان کی وہ کیجیے کام	نہ پیارے پیجیے جو زہر کا جام
ہوا غصہ یہ سنکر شاہ لنکا	کہا مندودری سے دو بہت سخت
قدیمی تھا جو اسکا ایک دستور	تھا اسکا نام سندھر نا و مشہور
وزارت مین تھا یہ دستور مشہور	قدامت پرورش کرتے تھے وہان
جو تھا احوال اون نے سنایا	بہت اعزاز سے اسکو بٹھایا
صلاح نیک مین ہی راہ روشن	کرو کوشش تو ہووے دور دشمن
ہوا گر گشتہ طالع ہو مددگار	کہ اب کار سہل ہی سخت دشوار
کہا دستور نے ای شاہ لنکا	ترے جی جانکی ہے مجکو سنکا
تری خواہش دلی ہی گر پرستی	تو حاضر ہی یہ ستان دلبری پر
زن بیگانہ کو جانے بیگانہ	نہ لیوے نام بد اسکا زمانہ
رہی لنکا مین قایم راج تیرا	مرصع تخت سر پر تاج تیرا
کہا ہی پست ہمت سنکے یہ پند	دلی نعمت نہو سکتا ہی یابست
یہان تک کیون نہ آئے بہر پیکار	نہ غیرت تجھکو آئی نہین کیا چھوکری تو
وہ دشمن جو مرے دلمین بسی ہی	بدنام ... جو آکر چھینی ہی

نراین تک جو شہ لنکا کا تھا لو	سنو تو کر زبان خامہ سے تدبیر
لکھن اور رام کو لشکر سے لایا	جو تھا دلمین ارادہ کر دکھایا
سنی تکرار اہراون نے اسن جا	وقفہ کرنے کو اسکے وہ گیا تھا
قضا نے کی جو اسکو رہنمائی	تو کھوئی مفت اپنی جان ناحق ہی
بغم شیطان سے حسبدم ہوش آیا	تو پھر بازیتان مین ال گایا
جو دیکھا اسنے شوہر کو پریشان	کہا از ناز و ادا سے ای مری جان
خیال خام ہی ای شاہ لنکا	نہ ہی نازک بدن دنیا مین مجھسا
مرا نازک بدن اور سرو قد ہے	رخ گلنار پر کیا خال ... ہے
جو کی نا خلف زن سے آشنائی	جدائی اے مری تجکو ... آلی
عبث ہی چاہ بیگانہ سے کرنا	کنوین مین خود بخود گر گیا کے مرنا
اٹھا جاہل وہان سے تھا جو دل سخت	سنبھل بیٹھا یہ سنکر وہ بہت سخت
بھبھیکن کا تھا وہ دستور سیانا	ہمیشہ مشورہ مین تجدا وہ ہر بار
گیا وہ اتفاقاً پاس راون	تو دیکھی غم سے دلمین زار اون
کہا دستور دانا پیر ہے تو	توہی بازو کمان کا تیر ہے تو
نا سمجھ کچھ طرفداری ادھر کی	جو الفت ہی تجھے سیر پدری
جہاندیدہ تھا وہ دستور دانا	خرد اور عقل مین یکتا زمانہ
ہزارون نازنین و دلربا حور	نگاہ ساحری سے دل کرین چور
زن آدم پہ کیون دل اپنا دکھیا	کیا برباد مال و ملک یکسر
یہ کہنا مان شاہا جی بچانے	کہ اب تو رام کے سیتا حوالے
مرا کہنا جو مانے ہی یہ بہت	مین ہون مجبور اچھا ہی وہی کر
ہزارون ماہ پیکر دخت شاہان	مین لایا قوت بازو سے اون
بلا تقصیر سیتا کو نہ لایا	مجھے خواہر کی بینی کا ہی دعوا
نہ یہ انسان مجھسے ہو یگا زیر	نہ پینگے ... کمان دہر چو ...

خطا ہے یہ تیری تو نے ادب سے
کہ وہ بات جس سے خوش ہو راون
نراین تک ترا فرزند ہے ایک
بہایا اوسکو قلزم میں وسیدم
کرو سب فنا وہ وہ ہیں اور بچے لو
نراین تک ظفر پاوے بدشمن
کہا قاصد سے جلدی خط یہ لے تو
کرو ایسی وہاں تقریر از بر

مجھے اس بات میں رنج و تعب ہے
کہ اپنی جان کا ہے آپ دشمن
ابھی باقی بچا ہے پر وہ ہے نیک
رہا زندہ وہ لے وہ طفل یتیم
رعیت شاہ ہم صورت میں نیچے یہ
نہیں ہے شک کہ ہے پر فن فیج ہی تن
پہونچکر شہر ہی ابل میں وہ تو
کہ ہو عازم سفر فوراً و لاو

شہ لنکا کو دکھا اوسنے یہ غم
کہا اے شاہ لنکا کر تو باور
ہوا اجھگت مولوں ہیں جو پیدا
نہایت سے ہوئی شوجی سہائی
روانہ تب کیے قاصد وہاں پر
ہوا اوس طور سے سنکر کے دلشاد
نراین تک ہی شہزادہ بانپر
بحکم شاہ لنکا نامہ جب لد

کیا یہ مشورہ دل میں سدم
غبار غم نہ رکھہ دل میں خوشی کر
ستارہ بد جہانیں ہے ہویدا
حکومت شہر ابل کی پائی
نراین تک کوسے آوے بلاکر
کیا پھر دھوم کیتا اہرمن یاد
زبانی حال سب کہنا سنا کر
صبا کے مثل تھا عازم سفر جلد

ستارا زنہان جو راولوں سے
قلم افشانی کرتی ہے سبھوں سے

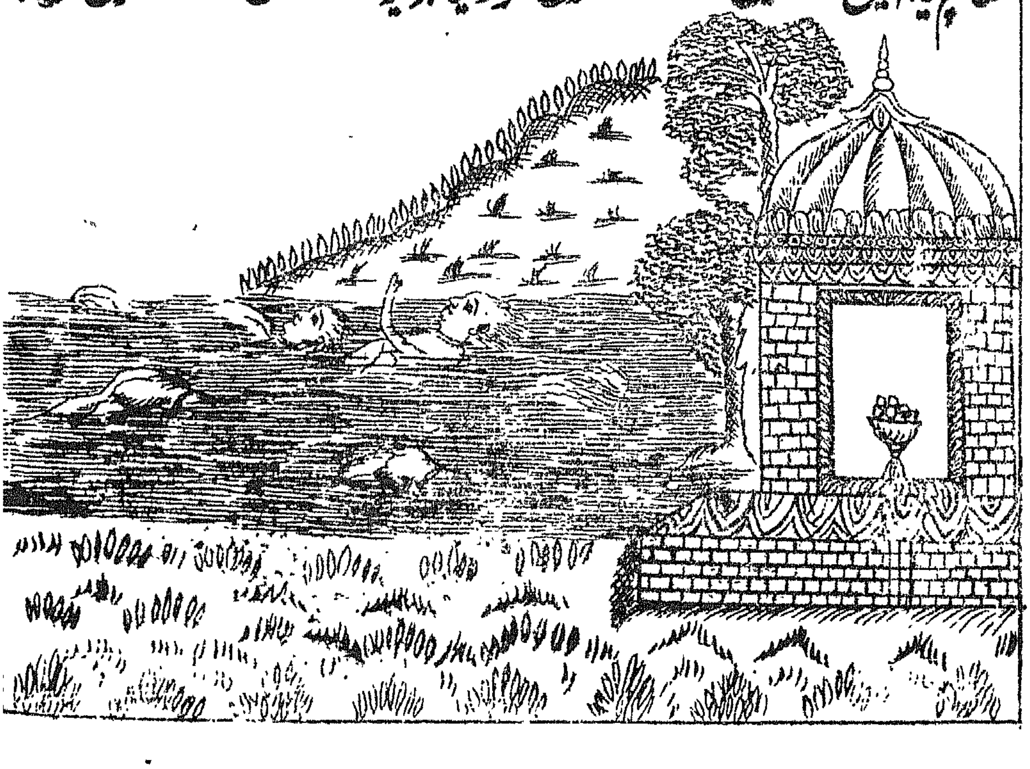
بہ تولید نراین تک جو ہیں راست
ہوئے پیدا شمار اور یادیں کیجے
گرو کو دیکھ شہ نے ہو گئے دور سند

قلم لکھ حال اوسکا بے کم و کاست
کرو سب فنا دو تعداد میں مجھے
کہا تبا انیہ سب حال فرزند

نراین تک ہوا پیدا جو اختر
نشہ وہ رعایا ہوئی خوش تکمیل سب
ستارا گن سکا جب لشکر جی تب

ہزاروں طفل تھے ساعت میں
لیے سہرگ من بلانے شنکر جی تب
ہوا آ بھگت مولوں میں ابیب

مقام پیدائش نارائن تک اور غرق کر دینا تجویز سے راون کا سمندر میں آن بکا



ہوئے جو طفل اس ساعت میں پیدا
سنہ بھی سنی طفلان عشر
یہ بولے سگر جی لڑکے طلب
ہوئے سب غرق پر گڈ اور کھ
وہاں سے ہفت سالہ طفل نوزاد
رہے اوسی جا خوشی سے چند ایام
خوشی سے سب رہے اوس جا انسا جو
اسی تشویش میں رہتے تھے دن رات

وہ ہیں دشمن پدر کے ہے ہویدا
ہوئے لرزان سبھی شیطان و سقم
کرو کیجا یہ تفویض سمندر
سبھی آکر لگے بر لب سمندر
سے چلے سنگم سری گنگا کو کرنا
کہ مغرب لب قلزم بآرام
تپسیا شیو کی کی بیٹھ کر ملکر
یکایک سگر جی آئے نکو ذات

پدر کو دیکھا اوسکا زبون ہے
کہا سب نے کہ ہووے نیک انجام
بحکم راونی لڑکے طلب کے
ہوئے پر زور کھا کر نخل جوکر
لب گنگا الا شیو جی کا مندر
لیے جا کر سبھی تسبیح وہاں پر
ولادت کی جگہ یاد پدر سے
سبھوں نے ڈنڈوت کی نام شنکر

کرے برباد گھر ظاہر توں یوں ہے
کرو تم سگر جی اسدم یہی کام
کیے جا کر سے تفویض سمندر
کہ تھے وہ بچہ دیوان ہشیار
جھکایا اپنا اپنا سر یا پر
رہ لنکا سے تھا وہ کوس ستر
وہ مطلق بےخبر تھے اس خبر سے
گروئے دی دعا چلیا جھکا کر

تصویر مقام کنارہ سمندر کے برگ درختوں سے پرورش پانا ناراین تک کا



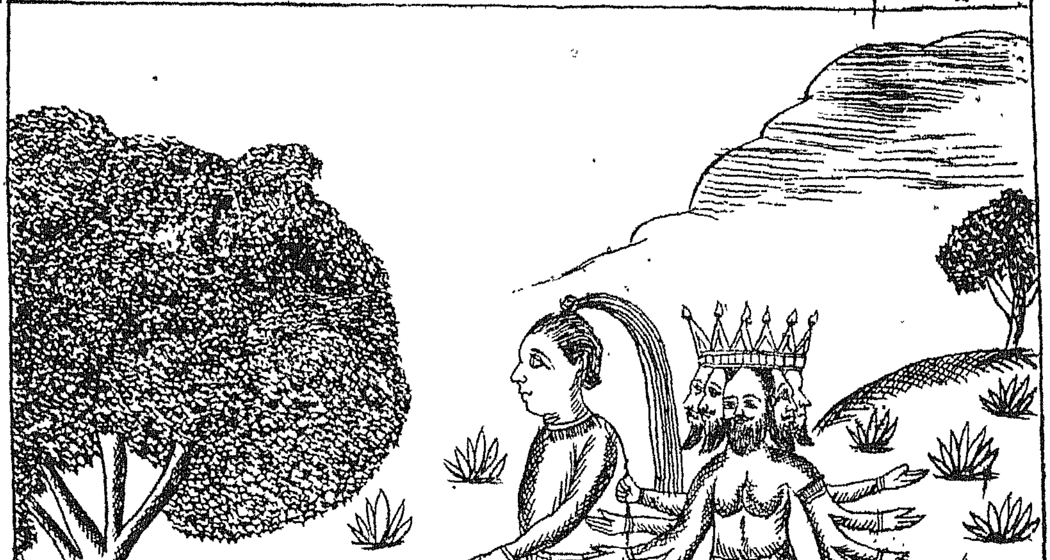
جو اپنی قوم کا گر انکو پایا
تشفی دی انھین شیرین سخن سے
رہی دہ ہزار برس پھر چھوڑ آب و
کمنڈل ہاتھ جو پکڑ کٹ کو دھیر
قدم پر سر دھرا دلشاد ہو کر
دیا بردان پر یہ کہہ سنایا
ہوئے برہما پھر اور دئیے مطلب
کہا ہے منوگا کوئی ہمسر
سمر کے نام ہر بردل سے بیرنج

ولا وقت پونچنے کو جو جھکایا
کیا تلقین سبکو گیان جپ سے
وے تن میں ہی ہم تھا وہی جب
نکل آئے تکے نمایان تھے جبین پر
جو دیکھا دیوتا ہیں خوش سب جو
پسر سنگ لیو گو بھائی بتایا
کہا مانگو جو ہے دل کے مطلب
وے لڑنا نہ تھا خرسند و
تپشیا کی برا مال اور گنج

گرو سے حال سن ہنر ودسا کے
گیان آیا تو وہ صندل لگا کے
سری برہما جی اپنی بھگت پا
نراین تاکے آئے پاس اسدم
کہا بر تھم نرائن تک نے دلمین
کہا مارے گا تجکو بیر جنگ
کہا یہ دیوتا شیطان و آدم
گئے بردان سے برہما بہت شاد
تپشیا میں ہتے اٹھ اندے سال

ہوئی نادم وہ بشن استاد سارے
رہی بجنواث خود برہما سمر کے
خود آئے اُسجگہ لطف و عطا کر
کہا بردان مانگو ملکے باہم
نہ جیتے مجھسے کوئی زور میں
نکرنا اُس سے پھر لڑنے کا آہنگ
ہنو غالب کبھی لڑکر کے یا ہم
ہوئے خوش جب ہی شیطان آزاد
سجود و نوش تھا انکو نکچھ خیال

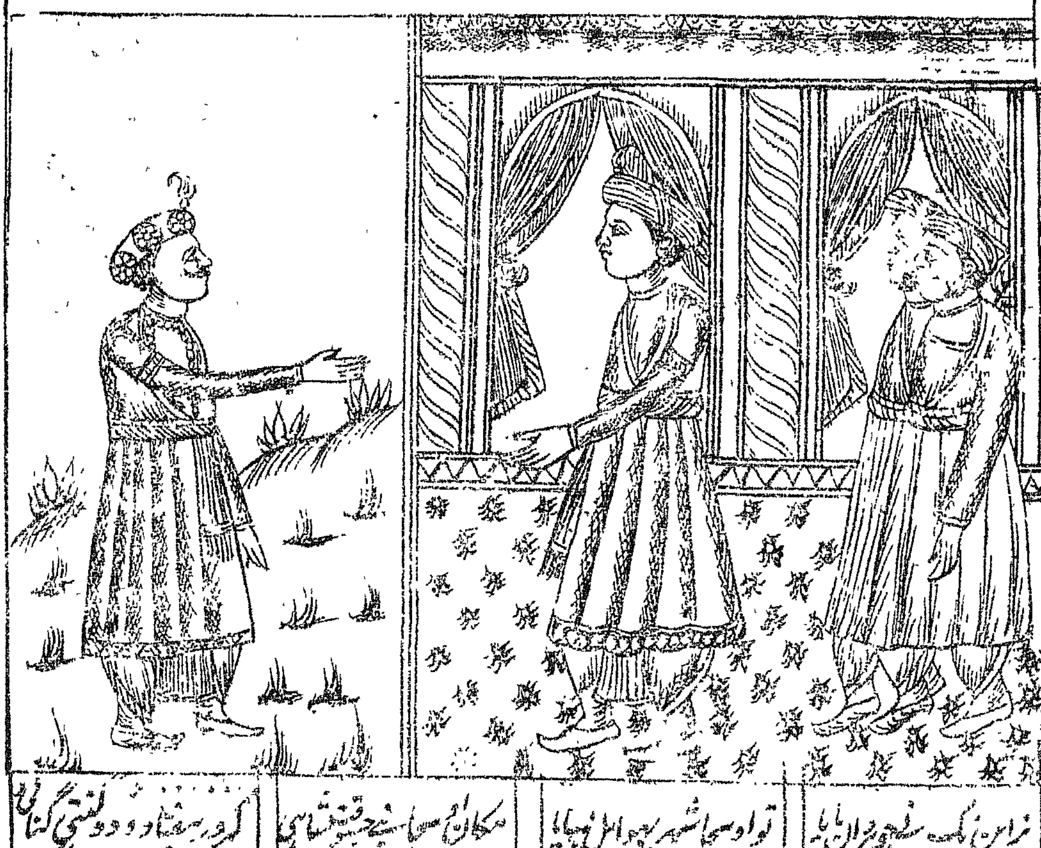
تصویر مقام تپشیا کرنا چند بار نار انیتک مع ہمسر کے اور بردان مانگنا برمھا اور مہادیو جی سے



کھڑے یکبار شیطان تب وہ	کہ تھے سب ست لبستہ وہ جگر سوز	زمین پر سر دھرے پا پا سر پر	زبان پر نام تھا ہر وقت ہر ہر
ہوئے من میں چکر حیران یہ جو	ہوئے مرضی سمجھ کر رام کے گو	ہے وہ اسم حق ہزاروں سال	ہوئے خوش ناتھ آ کے دیکھ یہ حال
کہا شیوجی نے جو بانکو سنا او	خوشی سے سب مرے تم پاس آ کر	نراین نے یہ بولے پا کے عشرت	تپسیا سے جو کی اے ناتھ پورن
کر پھر کیا ہر نے جو اصرار	نراین کب لیے ہو کے ناچار	رہیں شاہ ہوں و نو نو ہر	نہ ہے مشکل ہے سب جو امر
ہوئے زرد اسم صورت وہ سارے	دیا بردان تب شیوجی نے سب کو	گئے کیلاس پر گیا کیلاش	ہمارا ہے رات دن جاپ تم

ہے سب قدرت سے اوسکی کارخانہ
کرشمے کا بھی ہوتا ہے بہانہ

تصویر مقام حال کہ حسین بادشاہی کی بیجا بی ہو دان سے مصور ہو کر مع اپنے
ہمشیروں کے اور ملاقات دودھ ملا سے



نراین کو سنے جو بران پایا	تو او سبھا شہر یہ حال پایا	مکان او سبھا نے جو تھا بہشت	کہو بیشتر دو لنکی گنا
بلندی قصر جو شیش کو چھوتا	فلک سے سر ٹکایا تو نا بانو	شہر جو حسن ہے جو ہو	دو صد بیتا ہے تعداد سنگ
روان یہ ہیں دس کے	لگے تھے پیار بھیا آگے اوسکے	وہاں پر استادہ	مواجہ تھے سبھی روا

رعیت تھی وہاں اور دلشاد
دل بلبل سے تھی گلشن کو رونق
جواہر کا سب ایوار و در تھے
لکھوں تعریف کیا گنج و گہر کی
جو پائی شان و شوکت باحشمت
جو تھی واں سب رعیت شاد یکدل
شبیہ ہنومان کا تھا پو کر اپنی
پھر تماشا ئین تک وہاں پر
رہا یک سال تک وہ بل وہاں پر
ہوئے غصہ گر وہ بل بھیکر
نہ تھا ایسی سزا کا وہ سزاوار
یکا یک ملک ہی نارد وہ ویل
سنی روداد ہنو اہل کی جسدم
کہا ہنومان سے لیکر رام کا نام
ہوا نارد سے رخصت ان شاد
سرہانے رد بھی بھجا کر اوسی دم

وہاں تھا بندا ناحق پر مقسور
سبب دل کرم خاکی کی طرح سے
خودی سے وہ ہوا از خود فراموش
رہی یکسال تک وہ سجا اڑائی
پریشان ہو کو وہ تھا کا ستمگار
ہوا ناو صیل سا پایا ل بولی سے
اور بیٹھا ودود دختر بہانشک
لکھوں تعریف کیا اوس مہر کی

کہ تھے گنتی میں وہ افزون تعداد
حسد سے باغ کا صحرا میں رونق
منقش سب بیت با سیم و زر تھے
نہ ہو تعداد اوس سجا مال و زر کی
نرائن تک رہا اوس سجا حشمت
کیا اوستاد سے بس علم حاصل
پدر مشہور تھا سگر جو نامی
ملا وہ بل سے گو رہجائی سمجھ کر
نرائن تک تنے کی خاطر سے [illegible]
کہا وہ بل سے ای کافر بدکیش
سر اپنے دسکو لگا تھا شکست
گر اسیمون قدم پر کہا کے منو بل
نہ فکر میں ہو کے نارد بصد غم
کرو ہر بھگت ہو خوش اوسکا انجام
ہوا ہر شب سے وہ راگ کر کے آباد
سدھار کے جانب مسکن بصد غم
بنا شاہ زمان پاکر کے [illegible]

زبان ان سے … جو سنا حال
رہا پاتال میں وہ گھر بنا کر
کہ سا غر … گلگوں کر …
نہ کر شش نے وہاں ہر بار کھائی
نہ تھی طاقت اوسے لڑنے کی …
رہا شب …
بسر … ہو کے تھے …
نظار … تھی شمس و قمر کی

ہزاروں باغ از تا لاخ …
درون شہر تھی شاہی عمارت
لکھوں گو وصف اوسکا …
شتر فیل اسپ رتھ سیج گاڑی
مہیا تھے سبھی اسباب عشرت
عجب شوقت تھا او …
ہوا وہ بل کے دلمیں علم …
ہوئے جو دیو سیون ساتھ باہم
عجب تقدیر کا ہے کار خانہ
بوقت جنگ دشمن … مارے
دعا دینے ید کو سن ہو کے بہ غم
دعا دیکر کے پوچھا حال …
کہا قدرت سے سب اوسکی حکایت
سنا سیمون نے آیا او گھر …
قریب چھتر سا گر … کے شند ول
نرائن علم سے پاکر …
نہ ہان عصر سے لڑکر لڑائی

کیا تحریر کر وہ حال فی الحال
گرد از بعثت کا فردا …
پڑھا یا شر بنا یک کشتی میں
سری رحمت ہو کے اوسدم …
ہوا جاکے وشت …
ہوئے … آہم …
… خوبصورت … نام
ہوئی جس … دختران …

سر از آب نہر صحرائی رونق
لکھوں اوسکے کہانتک میں عمارت
تو تشولہ سبیل تھا چار سو میں
چرندے اور پرندے سب شکاری
نرائن تک تھا شاہنشاہ غیرت
کہ آیا نا گہاں وہ بل نکو نام
لگا پڑھنے وہاں کتب میں ذوق
تھا پشیمانی میں آیا … اوسدم
کہ ہوتا ہی جدائی کا بہانہ
تو گو رہجائی جیسے کہلکر …
ہوا اوستاد سے رخصت اوسیدم
کہا آیا ہوں میں …
جو کرتا ہے وہی ہے اوسکو شایان
لیا ہر نام کو اوسوقت کردھیان
کیا طاعت میں کل … پھول
بنا شیر سیستان شجاعت

… نحوست سے تھا ہر وقت مخمور
سبب تھے اوسکے ہمرہ …
حسو اندر بنا لشکر کشتی …
ملا یا فوج دشمن کو تہ خاک
جوانی کے دنون میں تھا …
حمل سے … زوجہ …
کو یا تھی … وہ گل گل اندام
تو دیکھا بندت کو سب …

کیا تب بند نے دل مین تصور
نرانتیک کو دے پیغام شادی
پری پیکر جو تھین دختر جہانگ
ہوئے رخصت وہان سے جملہ و شاد
زن پاکیزہ جو دلدار پاوے

نرانتیک کا ہی کوئی نہ ہمسر
ہوا وہ بہرہ ور با کام شادی
وہ دیو تھے جوان ہمراہ نرانتک
کیا آکر وہان سے گھر کو آباد
نہ کوئی اوسکے گھر تک راہ پاوے

نرانتیک کی صورت پر کیا غور
بیاہا بندست کو حسب تحوا
غرض منسوب کر دختر پرکت سے
جو لایق دیوتونکی زن کیا وہ تن
نرانتیک کیتھا ار و دہتن پائی

ہوا دل مین یہی سوقت فی الفور
خوشی دل سے نرانتیک کے ہمراہ
ہوے کے خوش بندہ پھر بار ابنک سے
یہی تقدیر وہ نشچر کو جا دین
لکھا تھی اوسے با خوش دلی

سنا ہی راویون سے یہ فسانہ
کہ ہوشنکر کے اوسکو خوش زمانہ

سنو رودادِ قاصد شاہ لنکا
بڑھا آگے گل و گلزار دیکھے

دو جو جن شہر سے تھا تفرقا
وہان پر سبز ہر اشجار دیکھے

نظر مین شہر تھا آیا وہ جو تیز
ہر اسے برگ جو شاخ شجر پر

چمکتا تھا مثال لعل و گوہر
چڑھا تھا نا گہان کی نشچر جا کر



بزم آراستہ کرنا ہوا محل مین اور
اور آنا قاصد راون کا بطلب نارائین تک

فرستادہ نے دیکھا جب نظر بھر
نہ دیکھا شاہزادہ کو شجر پر
عجب گلزار ہے باغیچہ نادر
وہاں دیکھیں کنیزان خوبصورت
کنیزون کی طرح ہین پر آب
نہ بانو شاہزادہ سے یہ ہین
تمسخر کی کریگا گر تو گفتار
مجھا کر باغ اور تالاب سارے
قلعہ اور محل سلطانی جدھر تھا
بلا موقع کہ آئے رقص پرداز
اٹھارہ اور چھتیس پر سہ نقطے ۱۸۳۶
گروہ ستا و دو تھے پو بدیش
رہا یکپاس جلسہ بزم خوشتر

تو شہزادہ کو پایا اوس شجر پر
یہاں آ کر کے جو دیکھا نظر بھر
ہی شہزادہ نہ اب تک ہم پہنچ کر
بھرین تھمن چاہ پر پانی بعجلت
اگر پاؤ ہمین کیون تم نہ لاؤ
پرستارین سے اس چاہ پرین
لگد او مشت کی تجھ پر پڑے ہے
وہ پہونچا جا کے بستی کے کنارے
وہ پہونچا او سطرف پر شہر جو تھا
لیا وہ ساتھ رقصندہ کے بازار
محل شاہی مین تھے بزم طرب کے
لباس و شکل مین یکسان جگر ریش
بندھی تھی لنگی ایسکی جا نسیر

ہوا حیران پوچھا باغبان سے
کہا یہ تخلبندون نے عیان ہے
جواب اسکو نہ قاصد نے دیا پھر
ہوا حیرت مین پوچھا کون کیا نام
ہوئین سب خوش سنی یہ لفظ گفتار
یہ ہی پیشہ ہمیشہ ہم کہین آپ
چلیں لیکر کے جب پانی وہ باہم
ہزارون فیل و شتر اسپ در خر
پیادہ اجنبی پھرتا تھا در در
محل مین جا کے پھر دیکھا تماشا
ہر ایک جلسہ کا تھا مشتاق و ہمدم
سپاہ و شاہ تھے یکسان باہم
غرض بعد یک پہر پہنچا نگر شاہ

کہ کیا قانون ہے لیکن یہان سے
کہ یہ نادان تیرا گھر کہاں ہے
وہاں سے شہر کا رستہ لیا پھر
نہیں ہے یہاں ستمگارون کی رسم
سخن لائی زبان پر یک ستمگار
کہ جس سے ہو دل حاکم کا شاد آہ
عقب اونکے ہوا قاصد سید ہم
بہشتی دیو دیکھے کوہ پیکر
نہ جا سکتا تھا دروازے کے اندر
برہمن بھاٹ کا جس جا تھا بسا
خوشی سے دیکھتے تھے ملکے باہم
ہوا قاصد یہاں حیران و مضطر
جھکایا سر و یا آمد شہنشاہ

تصویر مقام جو کہ نارائن تاک سمع اپنی فوج اور
عیال و اطفال کے روانہ ہونا لنکا کا واسطے جنگ رامچندر کے



فرستادہ نے خط دیکر دعا دی
پدر کا حال سنکر چشم پرنم
اٹھا محفل سے شہ آیا مکان میں
یہ بولے نبدستا سے شاہ فریجا
ہوئی نا صبح زن گلفام چند
کرو طیار سب لشکر ظفر کا
بحکم شہ ہوا طیار لشکر
لگے باجے چلی لنکا کو فوج
لڑینگا جائے کر شو سے رگھبیر
کہا شو سے یہ ہم بھی چلینگے
جو کی شو نے اسکی بات منظور
ہوئی ہمراہ شو سیرہ زن پاک
زمیں سے جب قدم شہ نے اٹھایا
جو تھے باجے وہاں بجنے لگے
مچایا شور جب باجے بجا کر
لیا دشمن سے ہنوں نے نام پرنام
غبار نیکوئی تھا جب سے آ
رہی سرکوس لنکا اُس جگہ پر
یہ تھا ارشاد ظلا سر پہ رگھبیر
کہا سب نے گھٹا آئی ہے گنگھور
قدم چھو کر کے یہ بولا لچھمن
وہ دھوم گنت قاصد سنگ آئے

زبانی جو سنا تھا ملتمس کی
پڑھا خط شاہ نے ہو کر کے برہم
کہا یہ نبدست سے اتش ان میں
نبود شمن نے تم رکھتا کے آہ
نہ سمجھا بادشہ نادان وہ ہند
ارادہ ہے سو لنکا سفر کا
کمربندی سے لگے کرنے برابر
شمال سیل جیسے تیغ موج
ہوئی خیریت آخر ہے جسم
سنکر اور ساتھ جا کر ملینگے
ہوئی اُس دم نصیحت مشکور
خواصیں اور کنیزان لیکے چالاک
زمین آسمان جھکا میں آیا
تو ستاون تیغ چھٹے چار آئے
ہوئے ایسا تدریجی بیان ہیں
کہ مشکل ہوئی باتجہ انجام
سنبھل تھا وہ لے کر دو سو ہاتھ
مقام آئے کیا دشمن خوش ہو کر
وہ لے کر نہ تھے ظاہر کیسی پر
طرف دشمن کے دیکھو ہے مچا شور
نرانتک یہ ہے شاہ راون
طلاطم سے آیا ہے جنگ
سنا رگھبیر نے حال اوہو خونخوار

فرستادہ سے پوچھا شاہ نے حال
پڑھا مضمون خط جو کچھ تھا تحریر
فرستادہ سے مطلبی کو آیا
ملو رگھبر سے تم ہو کر کے شادان
قلعہ سے شہ نکلکر در پر آیا
مرا سولہ مکان ہے شہر لنکا
چلے لاکھوں سوار اور فیل اشتر
سنا جب یہ لشکر نبدست نے
یہی بہتر ہے میں بھی ساتھ جاؤں
کہ دشمن ہو خود شدا میں سکے
کہا جلدی چلو اب تیر ہمراہ
نرانتک ہوا اسوار رتھ پر
شمار فوج تھی افزوں بہ تحریر
لگے بجنے قت باجے بادشاہی
ہجوم دیوتا اور رو رکیا لی
نرانتک چلا منزل بہ منزل
اجل کا سامنا کرنا چلا شاہ
لکھا یاتنک نرانتک کا احوال
یکایک جو سنی آواز طنبور
اٹھی کالی گھٹا اور رعد کا شور
حکومت شہر ہو اسکی پائی
یہ باجے اسکے بجتے ہیں بصد زور
نکلکی سنکے سکو انجنی کنوار

گذشتہ سب کہا یادن کا احوال
ہوئی ثابت فرستادہ کی تقریر
وہی یہ خط ہے جو ہمراہ لایا
ملے تحفہ میں پشتی کی سامان
وہاں سب دیوزادوں کی شنایا
وہی ہے تخت کہ میرے پدر کا
ارابہ کا لگا تانتا وہاں پر
یہ بھائی اپنے دشمن اسی ستہ نے
محبت کا ثمر باتجہ پاکن
رہیں ممنون تمہارے اس سفر کے
خواصیں ساتھ ہیں سب دلخواہ
فرستادہ پدر کو ساتھ لیکے
زبانی ہو نہیں سکتی ہے تفسیر
ہوئے سیمت نعرہ ان سپاہی
سمجھے گزران کلفت دل کی
رہ لنکا میں ہر دم شاہ وہاں دل
خیال نیک ہے سے تھا وہ گمراہ
سنو گے ابھی رگھبیر کا حال
تھی گرد فوج رگھبر فوج معمور
سنو کیسی یہ ہے آواز پرزور
یہاں آتا ہے لڑنے کو لڑائی
سنی جو آپ نے آواز پر شور

نرانتک سے کی ہل ہیرے نے جنگ
گیا لنکا سے وہ فسانک آہنگ

اٹھے پاکر اشارہ انجنی کنوار
آلیا قشع مثل رعد بار بار
لکھن اور رام کے قدموں پہ سر دھر
بڑھے آگے بہ رنگ باد صرصر

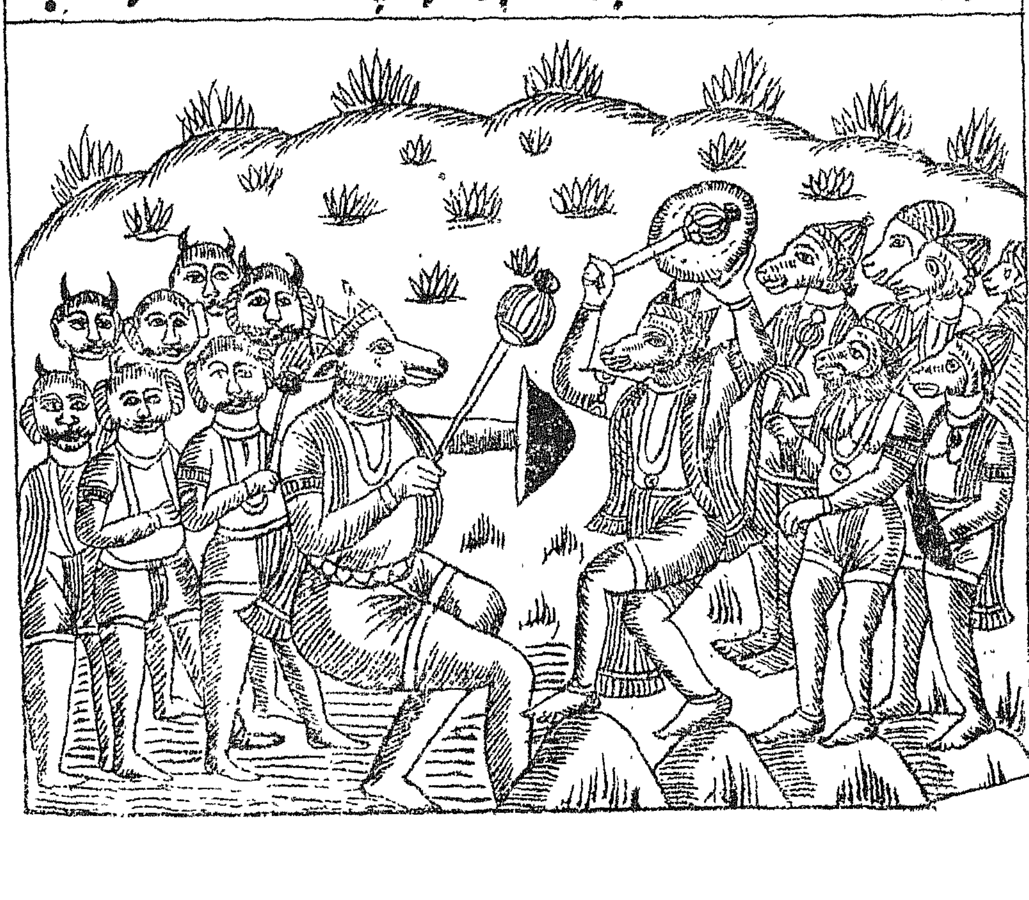
جو پہونچے پاس لشکر کے ہنومان
بتایا یہ کون بندر ہے قوی تن
دیا پاسخ کہ اے شاہ دلاور
اسی نے کال نیمی دیو مارا
تڑپ کر برق سان تجھپر گرا تھا
یہ جیتا ابھی بارے تیرا اسدم
غضب سے جبکہ مارا مشت سر پر
جو مارے ہے سر پر کشن اٹھا کر
یہانتک تیر سر کا تھا ظالم
جو اندر بیا جو دیکھی شکست اپنی
یہ بولا طیش سے وہ دیو ناپاک
سمجھ بندر جو جنگیں مشت تیرا

تو مارا ایک نعرہ پھر اسی آن
مثال شیر غران ہے وہ پرفن
ہنومان نام ہے مشہور بندر
سنجیون کو وہ کوہ جڑ سے اکھاڑا
بلا شک ہے یقین حملہ کریگا
پون سٹ کو کرے نخجیر اسدم
نرانتک گر ابھی بیہوش ہو کر
مرا تب بھی نہ وہ بخت کا فر
کہ تیرون میں چھپے بل بھر اسدم
ہوے خوش دیوتا تھی ہاں مین کی
کہ اے بندر بڑا ہے چست چالاک
تو ہمکو معلوم ہے مجھکو زور تیرا

نرانتک نے دیکھا اُستادون کو
قد و قامت میں ہے کوہ تمثال
سمندر پھاند سدھ سیتا کی لا کے
یہی قاتل ہے ابرادن کا بندر
بہوا نار افزا تن سکے وہ نو
تڑپ کرکے وہ پہونچے تیغ کی تلوار
پڑا دیکھا پون سٹ نے جو ظالم
گھڑی بھر بعد اسکو ہوش آیا
کمان بازی تھی اسکی طفل ایسے
گل افشانی فلک سے ہوے سر پر
ہجوم دیوتان تعریف گو ہے
ہوا ارشاد یہ سنکر دلاور

کہا قاصد کو واقف اُس سے ہے تو
کہ جیتا ہے مثال عدو فی الحال
اچھے کو پار کر لنکا جرائی
لکشمن سے رام کو لایا بچا کر
لیا تیر و کمان اسوقت بے ڈر
نہ گر توڑا کمان جب تیر کیبار
ہزاروں گھر لٹے دم میں اسدم
تو پھر لڑنے کو اُسنے سر اٹھایا
وہ لوٹے تیر دست اپنی سے
چھپے دشمن کے دل پر خار بنکر
تو کر کشتی بہم کر جنگ جو ہو
تو مارا مشت اس ظالم نے سر پر

قریب لنکا کے دس کوس کے فاصلے پر ہنومان جی کا پہونچنا اور لنکا تک لڑتے ہوئے جانا



لگا تو لیکر شتال سنگ خارا
لپیٹا حلقۂ دم میں ستمگر
نہ ہو تو را منہ سے لے بندر نے اُسدم
لڑا تو لو ان سے تنہا وہ دلاور
مع لشکر لیا ظالم لڑائی
کیے کشتہ ہزاروں نے شیطان
جو تنہا سنت لوان جیسے اُس جگہ پر
کسی کے ہاتھ میں تھا سنگ
ہوئے انگد ہنومت جیکہ شتابی
گریزاں ہو گیا جس وقت لشکر
بلا لے تقدیر سے سب ریچھ بندر
نرانتک نے اس کلمہ کو سن کر
سلاح خنجر و تیر جیون فنا بر سے
یہ دیکھا حال رگھبر نے غضب کر
ہزاروں سر جدا دیووں کے کر تیر
رہی تا شام جب سچا لڑائی
بجے باجے بڑھے سب ریچھ بندر
جو تھے دل سے بھگت مشتاق رگھبر رام
سپہ مد دیووں کا تھا فلک تک
لیے آرام جب لچھمن سیارام
شبہ راون نے جو دیکھا جگر بند
ہوئے کشتہ برادر پور جو
کہا جا کر جبھی اُس وقت بیکار
ہوئے ہم چند ہزاروں نیز شیطان
نرانتک بھی مالو اور کنبھ

خبر کھائی لیکن اُس نے مارا
گرایا اُسکو پھر رو کے زمین پر
ستمگر کو کیا ٹکڑے ہنومت نے اُسدم
ہوئے خوش دیوتا اُسدم فلک پر
ہنومت نے بھی کی زور آزمائی
وہ لڑنے لڑنے آیا سوئے میداں
بڑھے وہ گیا انگد دلاور
شتابی لیکے چلا کوئی نہ بیکار
لڑے پھر رزم گہ میں سب بندر
ہوا غمگیں نرانتک اُن پر
شکم سیری کرو اسپ پا دلاور
بڑھے آگے سبھی اُسدم نساچر
ہوا لشکر وہ سب خمی تیر سے
وہیں سے تیر سحر افگن کیا سر
یہ ترکش گیا مانند شمشیر
ظفر رکھا تھم جی کے ہاتھ آئی
پھرا رو کے شیطان سب لشکر
اجازت دی سبھوں کو پھر آرام
قدم رام میں بیٹھے ہیں بندر
کیا سب لشکر [illegible] آرام
ہوا بس دیکھ اُسکو دلمیں خورسند
کہا راون نے رو رو جان کھو
گہر [illegible] سیر و برادر کو گرفتار
[illegible] بندر [illegible] بیداں
شبستان میں [illegible] آئی نشاں

جو اُس نے اور بھی دہشت مارے
وہیں پھر رعد سا گرجا دلاور
پکڑ غصہ سے پھینکے جو ستمگر
جھکا بعد یک گھڑی وہ دیو بیچارا
خبر رو نشاں ہو سکے ہنومت لائے
جہاں پر رزم گہ تھی [illegible]
عقب سے لگے سے گرز بے تکبیر
مقابل جب ہوئے لشکر کے جا کر
ہوئی یکبارگی ایسی لڑائی
کہا اُسدم کہاں جاتے ہو یارو
جوانمردی کرو مثل تہمتن
لڑے اُسدم لڑائی سحر افسوں
یہ پاور رام [illegible] یا کر
ہوا تاریک ان یکبار روشن
دلاور دو جانب تھے بیکار
لکھی تعداد کشتوں کی بیاں ہو
ہنومت اور انگد ریچھ و بندر
گئے سب ہی انگد [illegible]
پھرے حسرت سے [illegible]
نرانتک اُدھر ہو پہنچا لنکا
کیا سب گوش اُسدم پیسر کے
پدر کو دیکھ دل خستہ [illegible]
جو ہیں [illegible] ریچھ بندر [illegible] خنجر
ہوا آزاد غم سے ستمگر راون
لی [illegible]

ہوا دنداں نما غصہ کے مارے
تو گھیرا دیو زادوں نے پھر آ کر
سمندر میں ہوئے وہ غرق جا کر
ہوا بیکار جو لے انجنی کنوار
گیا فوراً وہیں لشکر کے اندر
وہیں ترچنگ پھر [illegible] کی تھی
مثال سیل جیجوں [illegible] لشکر
تو ماری فوج دشمن کی برابر
کہ دشمن نے وہاں پر مار کھائی
نہیں ہے نرم [illegible] وقت بیکار
لے آویں قید کر کے رام و لچھمن
اندھیرے میں [illegible] عاجز [illegible] لچھمن
اُٹھائی [illegible] سب ریچھ بندر
گیا پھر نور آیا چشم ہر تن
شجر اور سنگ سے لڑنے تھے [illegible]
گئے [illegible] کوشش کر [illegible] نساچر
جھکائے آ کے رگھبر کے قدم پر
بلا دونوں کی تقدیر [illegible] نشاں
تمنا تھی قدم رام جی [illegible]
طرف ثانی [illegible] لچھمن [illegible]
کہا وہ بھی [illegible]
بہت لیکن [illegible] بخت جگر [illegible]
صبح دم [illegible]
ہوا تو تماشا [illegible] تن
تو پایا عقل [illegible] شکست

علیحدہ یک مکان میں جا بٹھایا
ہوئی خوش دیکھ کے صورت بشاشت
جہاں میں وہ دری تھی شاہ راون
کہا اے شاہ سن لے میری گفتار
بہ تقدیر بلک مال لڑکے
کرو کلکیدا دل سے فراموش
کرو بیداں پا اے شاہ شاہی

محبت کر سبھی قصہ سنایا
دیا حکم اسکو بہر استراحت
ہوا آکر خوشی سے جلوہ افگن
کہ بید و شاستر میں ہے تو ہشیار
بچا وے انصف کو تدبیر کرکے
کرو رخصت سیا جی کو بصد ہوش
وگرنہ ہو ویگی آخر تباہی
سنے لے مدودری لاچار ہوکر

تواضع اسکی ازبس کی بجا لا
شہ لنکا ہوا جس وقت خوش کام
زن وہ دری اسوقت آئی
وہی آنا ہے اور دنیا میں عاقل
جہالت کو بندے اسوقت میں کام
نرانتک کو لے ہمراہ اسدم
نہ آئے خوش اسے یہ کلمۂ پند
وہ خفتہ بخت سے سوئی وہاں پر

حق خوشدامنی دل سے ادا کر
اجازت دی پسر کو بہر آرام
قدم چھو کر بہت کی جبہ سائی
کہ مطلب سے ہوئے اپنے غافل
کہ ہو بالخیر تب آخر کو انجام
ملو تم رام اور لچھمن سے بعجلت
ہوا اس سے علیحدہ وہ تہومند

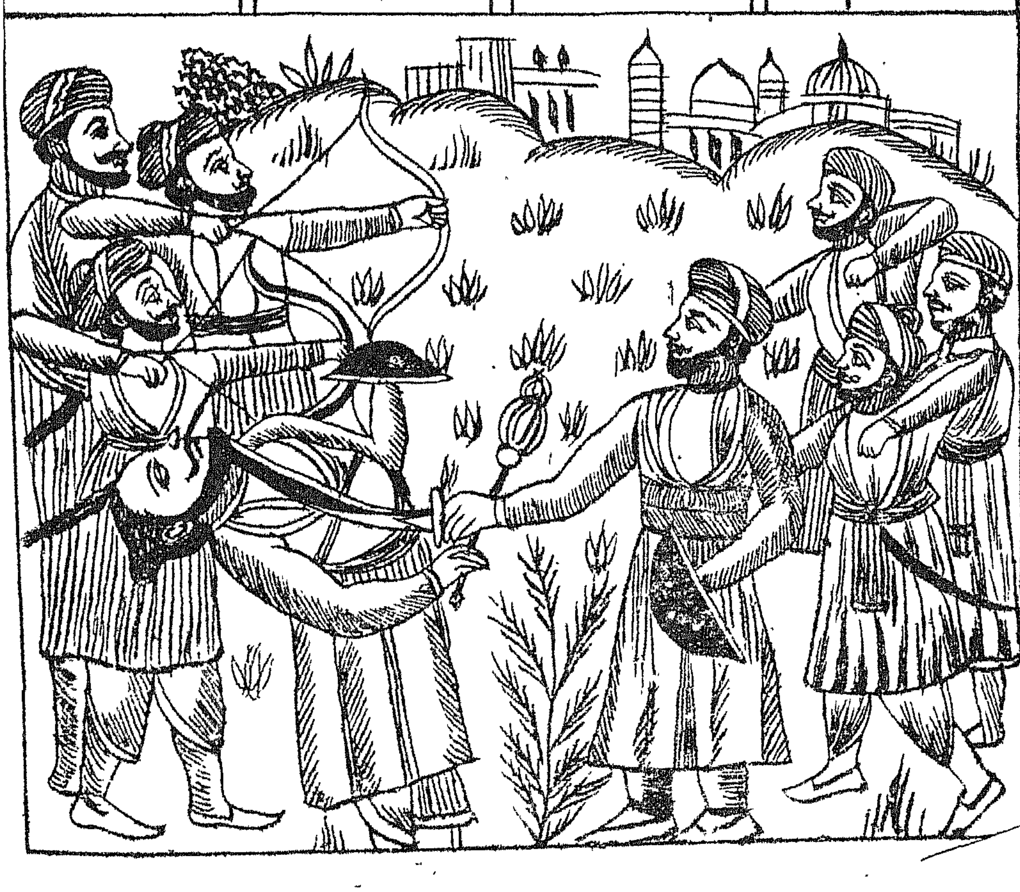
ہوئی جو جنگ وہ دوسرے روز
نرانتک ہوا غم سے جگر سوز

ہوا خورشید رخ جس دم ہویدا
دلیروں نے بحکم رام چندر

عروس شب ہوئی پردہ میں یکبار
ہر یکجانب سے گھیرا قلعہ زر

ہوئے بیدار رگھبر اور لچھمن
سنا جس دم نرانتک نے یہ چال

سبھی اسدم ہوئے تیار بن ٹھن
نکل آیا قلعہ سے ہوکے بیحال



سبھی شیطان لنکا کے بلائے
ملخ اور مور کے مانند آئے
وہاں پر کوہ تن ہر ایک جن تھا
کمان و تیر سے ناوک فگن تھا
دو رویہ جنگ تھی اسدم با شور
ہوا لیکن پا و لیکن رام لشکر
بڑھا کر دم لپیٹے دیو ناپاک
غضب سے انکو پھینکا بر سر خاک
لڑے یا نگ وہ بس دو تنو مند
فلک پہ دیوتا ہوتے تھے خرسند
کمان سے تیر وان اتنے کیے سر
ہوئے زخمی ہزاروں بچھ بندر
سپہ رگھبیر کی بیدل ہوئی سب
مدد چاہی لکھن جی رام سے تب
تن انگد میں لپیٹے دیو پاکر
اڑا غصہ میں انکو لیکے انگد
پھر آیا جس گھڑی انگد دلاور
ہوا ہمرزم اسکے ایک ستمگر
پسر تارا کے مارا تیر جسدم
گرا وہ زخم کھا کے بصد غم
وہ نیزہ چھین کر دیو ستمگر
کیا پھر ٹکڑے ٹکڑے اس جگہ پر
لکھن جی نے اسدم رزمگہ میں
تو مارے دیو صدہا اس جگہ میں
کیے کشتہ ہزاروں دیو خونخوار
قیامت تھی گویا اسدم نمودار
پھر و سے فتح کی ہر دو لشکر
ہوئے غٹ پٹ سبھی بیکر بیکر
کیے بیدست و پا اور کاٹ لی ناک
ہر ایک لشکر کے جھونکی آنکھ میں خاک
فلک پہ دیوتوں نے تماشا
لگا یا قہقہہ دیکھا تماشا
ہوئے جب وہ بہم لڑنے لڑائی
دل شیطان میں ہیبت سمائی
فلک پہ جا کے برسانے لگا تیر
تبر خنجر بھی برسائے بہ تدبیر
بنا ہی تو عدو کر دیو لشکر
مجھے بھی تجھ سے ہو کین برابر
نرانتک نے خبر بھالا چلایا
شہ خرسان نے وہ بھالا بچایا
گرا غش کھا کے جب وہ تیر بیڑ
دو بارا اسکو پھر پھینکا اٹھا کر
ہوا بیدار پھر اسوقت لشکر
بڑھا ور یا بھبھون کی طرح پھر
شہ خرسان نے سوچا یہ بنا چار
کہ مرنے کا نہیں ہر گز ستمگار
جو پھینکا اسکو چو طرفہ گھما کر
گرا وہ پیش شہ لنکا کے جا کر
اٹھا یا تن سپر کو اسنے روکر
جو دیکھی جان لیوا تب پلنگ پر

در لنکا کے ہر سو چار سو پر
لپسر راون چڑھا لشکر کو لیکر
غضب سے کی وہاں پر بارش تیر
ہوئی اسوقت فوج رام دلگیر
نظر آئے گریزاں بچھ بندر
ہنومان کو ہنج کر ہوتے پچھے پر
سپاہ ریکسطرف تارا کا فرزند
دگر جانب سپاہ ریکسیری تنند
کہ اتنے میں شہ عفریت آیا
مدد میں لیڑا دو کے وہ پہونچا
کوئی حیرت زدہ تکتا تھا نہ
دیکھا تھا کوئی ہو کے مضطر
وزیر شاہ ہوا ہل بان پر
بصد کینہ لڑا انگد سے آکر
گیا خورشید کے نزدیک لیکر
ہو سکے سب لوا اسدم ناک جالکر
سپہ شیطان کا سردار تھا وہ
جوانمردی میں بس یکتا تھا وہ
گرا انگد وہان جسدم زمین پر
وہیں دوڑے پون جی ہو کے مضطر
خبر رگھبیر نے اسوقت سنکر
لکھن بھیجے مدد دیو جی وہ جاکر
ادھر انگد کو جسدم ہوش آیا
قدم ہر نام کو لیکر بڑھایا
گئے سر پا تھر جسدم تیر ون کے
لڑے سب بند رنکیل ہو کے
پون سُت اور انگد ہر دو شامل
لڑے رنمیں لڑائی ہو گئی کر
بہت سے پھر نشا چر سہ صد آکر
جو پھینکا وہ گئے لنکا میں جا کر
مچائی نیند رون نے دھوم ہر دم
بہت تنچر ہوئے اسدم زمین پر
ہوا اسدم نرانتک خفا
ہوا عازم رنمیں سے اٹھا کر
خرو شان ہو کے یہ بولا ستمگر
کہ تھا جسوقت پیش راہ پر
شہ خرسان نے اس کلمہ کو سنکر
کیا حملہ کیسو شاہ تکمسر
لیا وہ چھین نیزہ شہ ستمگر
لگا یا سینہ شیطان پر ہٹکر
بہت تدبیر کی ہو جائے بیجان
ہوئے زندہ رہا کمبخت شیطان
لڑے رنمیں یہانتک بچھ بیمن
کہ جنگل بن گیا دریا خون
لگائے مشت اوس ظالم نے دو چار
پکڑ کر پا پھرا یا جیسے خونخوار
گرا جب وہ ستمگر پیش راون
اٹھا مسند سے شہ ہو معاون
نہ رہ نے تن ہر خوچکان تھا
پلنگ پر شیر قالین یا عیان تھا

ہوئی فوج راونکی گریزان   سوے لنکا گئے ہوکر پریشان
سپاہ رام تھی ہر یک نکو زاد   لگا ہ لطف رگھبر سے تھی دلشاد
جناب رام اور لچھمن برادر   خوشی سے رونق افزا تھے بہ لشکر
دوبارہ جب گیا راون خبر کو   نہ تھا کچھ ہوش اُسدم تک سر کو

ظفر پاکر پھرا جب لشکر رام   مراد دل سے تھا ہر دل کو خوش کام
گئے سب اپنے جھوپڑوں میں خوش ہوکر   رہے انگد پون سُت جیسے دلاور
پون سُت اور وہ تارا کا فرزند   رہے خدمت میں رگھبر کے خورسند
محل میں سنکے یہ روداد پرغم   ہوئے نالاں بصد فریاد پرغم

لکھا ہے جنگ سسم کا جو احوال   لگا کر دل سنو یہ سامعین قال

اٹھایا شمس نے نیزہ سحر کا   شب حسرت سے چھپنا اپنا تارا
یکایک بھڑک کے زخم تر وہ   ہوا اس شہر کا لچھمن پیش رو وہ
لگا اسجا وہ برسانے ستمگر   کمان و تیر کا ہی تیغ و خنجر
گیا تب کیسری بندر فلک تک   نہ پایا اُسنے جادوگر کا نشا جب
ہزاروں تیر سیسری کو کیا سر   جہاں پر تھے لچھمن اور رام بندر
مہیندو گند او رسگریو سردار   دوبد و کیسری اور انجنی کنوار
تپایا جب پھنیو نگر کو تو ناچار   ارادہ کر چلے لنکا بہ یکبار
چڑھا لنکا کے گنبد پر ایک شیر   ہر اک جانب سے پھیر اسکو لیا گھیر
ملی اسکے جبڑے سب دیو شیطان   ز تیغ ان میں اُسوقت نالان
انھیں لاد کوئی شیطان ستمگر   وہ رتبہ میں سبہ سردار لشکر
بحکم شاہ لنکا تب وہاں پر   چلا صد لک مع سردار لشکر
تن بد پر میں وہ لیے گمس وار   ہر اک بندر نے تب ایسا کیا وار
ستونوں پہ کہیں کنگورہ زر   بلندی سے ہر اک پھینکے تھا بندر
مچا ہلچل بلا کی لنک یکبار   ہلیں صرصر سے جیسے برگ اشجار
ز ان عفریت کے مارا جو ضیغم   ہر اک چلایا ہی تھی پر درد و غم
سنا گر یہ اُسیدم ابن راون   گیا لنکا کے اندر جیون تہمتن
کہیں بھیجا بد ذات بندر   چھپے مجھسے لڑے آکر یہاں پر
ز ان لوان کو چھوڑ اٹھا اُسیدم   جبل کندہ کیے ہو کر کے باہم
پڑا اتنیک تب اُسدم زخم کھا کر   بحالت غش ہوا غلطان زمین پر
پکڑ کر شیر ون کے بندر رونے   اٹھایا شور سے سر جا سمجھ

جبکہ شاہ ستمگر ابن راون   خود بھی جو کہ تھا یکتا بہمہ فن
سحر بڑھکر کیا اُسدم تماشا   چھپا جاکر فلک پہ سلیے تھا تماشا
بہت بندر ہوئے مجروح لکھوڑ   لگے آکر یکایک تیر تن میں
مثال برق تھا ہر تیر روشن   بنایا تھا اُسی جادو کا کر فن
جو بزدل تھے وہ بھاگے چھوڑ میدان   چھپے ادھر ادھر ہوکر پریشان
ہر یکجا بر سر میدان لگا ہے   اڑے آسمان تک چیخ مارتے
لیے ہاتھوں میں نخل سنگ ہر تن   مثال شیر غران ہر اک تن
گرائے اس جگہ سے سنگ پیشنگ   شجر بھی ہاتھ سے چھوٹے اُٹھی جنگ
شہر لنکا نے سب شیطان یکسر   کہاں تک بھید سے انکو سنا کر
جو پھیلا کوئی اسکا مسیحا   ہر اک دشمن ہی ہو گا نشا جب
چڑھے جا کر قلعہ پر جب بندر لوگ   ہوئے خوش بندر ون وکلو آکر
شکستہ سر کیے ہر کو جفا سے   بچا اُسدم نہ ہر گی قضا سے
کیے پامال جب شیطان و شجر   ہوئے بیحد پالا کھون ستمگر
مچا ہلچل جو لشکر میں تب بندر   گئے اندر قلعہ بالا سکندر
مچا تھا شور و غل الساد ہار   یہ وحشت تھی گرے گردون ملک
جو نعرہ زن ہوا اُسوقت بخت   زبان پر تھے ستم سے کلمہ سخت
مقابل ہو سپہ آکر بمیدان   اگر دعوی ہے مردی کا تجھے یاں
گرا کر کوہ رتھ کو توڑ ڈالا   پہلوان و ہر اک شیطان کو مارا
ہوئی طرفین سے جنگ آزمائی   رہی دو پہر تک یہ سخت لڑائی
ظفر پائی ہوا سے دلشاد   لیا ہر نام تب اُس جگہ

وہاں سے کرکے شیطانوں کو تسخیر
بحکم رام لشکر ہوکے دلشاد

پھرے شمس تن ہوئے باہوش گھر
ہوا خیمون مین اپنے آباد
لب شب اکمر ولادر اور ہنوان

پھری پاکر ظفر جب فوج بندر
لکھن اور رام جی بر بھی خوش ہوکر
کرین تھے رام کی خدمت کران

گئے سب ہجان لنکا کے لشکر
ثنا گو تھی لکار عام لشکر

چہارم جنگ ابن شاہ لنکا

تپشیا شیو کی کر دیتی تھی ڈنکا

چلا خورشید جب نیزہ اٹھا کر
لیے عفریت ہمرہ چڑھکے رتھ پر
برہنہ تیغ و خنجر سے ستمگار
سیہ رو تھے زمین سے آسمان پر
جو پائی لشکر شیطان کی آہٹ
شتر اور کوہ کو جڑ سے اکھاڑا
کھڑے ہی سر بگریبان تصویر ہو
تزلزل مین مین تھی دیکھ جال

تو بھاگا لشکر منہ چھپا لیا
چلا باجے بجا شاہ ستمگر
ہوئے گمراہ کے ہمرہ پہ بیکار
اندھیرا ہوگیا لشکر کے اندر
ہوئی بندر سبھی طبع چپ چاپ
شیطان ہمہ و پر جا کے مارا
نہ تھی تاب سخن تھے لا زبان
شکایت بھی زبان ردم بہ بیحال

رہی یک پاس باقی شب گذر ای
ارا ہیل و توسن پر دلیران
زمین سے یون سر کے وہ آسمان پر
جو تھی تدبیر شیطان کی تا بہ
دغل بازی ستمگر کی جو پائی
سیہ دل کام آئے اس جگہ پر
عجب دیو لعین سیل دمان تھا
مثال شیر غران تھا سندر

جگا راون سر ہو کے مضطر
پیادہ اور تھی اسوار شیطان
پرندہ بھی نہ مارے پر جہان پر
تو پائے جا کے سب بچہ بندر
وہین غصہ سے کی تدا نگل دی
پڑا ہل چل جیجی لشکر کے اندر
سیہ قامت قیامت کا نشان تھا
دم اپنی کو کیا سیدھا بڑھا کر

تصویر مقام جنگ چہارم



دم لنگور کیا نوک سناں تھی
بجنگ عفریت وہ ناوک نشاں تھی

سپہ وہ سب چڑھے دم کو دیا بی
یہی ہے نردبان آسمانی

تزلزل لشکر شیطان میں آیا
وہاں پر بندروں نے غل مچایا

اندھیری رات میں تھے دیو کالے
سلاح جنگ یوں تھے کر سنبھالے

اندھیرے میں تھے اندھے بچھو سے
تو سو تیغ باگیے عفریت و نشیچر

کماں سے تیر کو اُسدم کیا سر
فلک پر تھا گویا خورشید انور

ہوئے خوش تب ہری سینا انھیں دیکھ
ہوئے یکبارگی دیو ان سے بیکل

بندراں تیر تھے جو ریچھ و بندر
گئے یکبارگی لشکر کی اندر

تیر اور تیر خنجر توڑ ڈالے
لیے سب چھین ہاتھ ان سے نکالے

جو پھینکا ایک سنگ کو اٹھا کر
ہوئے بیجان سب گر کر زمیں پر

چہل ایسے دو کرور اشتو تھے لیو
گنا مید انہیں جب کشتو کو پڑے لیو

گئی شب پھر شہ خاور ہوا آیا
لیا دم پھر نے دم سیرہ چلایا

تریلوک ستہ نے دیکھی فوج رگھبیر
ہوا لبس غم سے اس کا حال مضطر

وہاں پر تیر اور خنجر چلائے
ہوئے غش و بہر و نکے جو آئے

ہزاروں تھے قفس میں ریچھ بندر
ارا بہین وہ تھے بیہوش سر سر

نہ ہرگز بیڑ سے ریچھ کی ... تھی
ثنا گوئی زبان پر دم سے رکتی

ادھر جا کر وہ انگد انجنی کنوار
ستمگر سے ہوئے بیبس ہم پکار

رہی و بہت سی ایسی لڑائی
کہ تاثیر فسوں اسنے دکھائی

وہیں وقت آ گیا یکبار اسدم
ہوئے خوش رام دیکھا اندر سہم

لکھمن رام کے ہو کر قید میں
رہے خاموش سب تھے خود زار بہر

ہوئے سب غش وے یا حکم رگھبیر
چھڑانے کو گئے لنکا میں بندر

ادھر جب بیہوں کو ہوش آیا
قفس کو کاٹ کر خود کو چھڑایا

پون سٹ مال سب سے ریچھ بندر
لڑے دیوں سے پھر سر نام لیکر

کہا انگد نے اسدم ہنومان
لگا کے رام سے اشتو تھے جہان

چلے لنکا و انگد اور ہنومان
میاں وہ ملے دیوان شیطان

لکھوں دم کی صفت کیا میں کہاں تک
زمیں سے ہو وہ لپٹی آسماں تک

طمانچہ جب لگا باد اجل کا
گرے دھم سے کہ دھوکا تھا جبل کا

ہوا طرفین کا لشکر بہم جب
کمان و تیر اور خنجر چلے سب

ہوئے سب دیو و شیطان حملہ آور
تو کام آیا وہاں پر رام لشکر

جو دیکھا رام نے اندھیر ہے اب
اندھیرے میں عجب مشکل ہے اب

جو دیکھی روشنی ناوک بمیدان
سبھی تھے ریچھ و بندر دیکھ حیران

غرض شیطان و عفریت دل آزار
کیے بیجان بضرب کوہ و اشجار

سیہ دیو پر ہو کر غضبناک
ببرکت سے نے کاٹے کان و ناک

ہوا خوش سنتا یوں دم کو بڑھا کر
اسیر حلقہ دم کر کے لشکر

کدو کے مثل توڑے سر ستم سے
سمندر میں چھڑکیں لاشیں وہ ہم سے

وہ تھے ہمراہ شیطان لیکر
مرے جو بندروں سے جنگ کر کے

خدنگ رام نے وقت سحر گاہ
لیا آ کر کے گھر ترکش میں ناگاہ

لیا ہمراہ لشکر دیو شیطان
ہرا سے جنگ آیا پھر بمیدان

کمند سحر نے بانکے کے جلاو
پھنسائے دام میں جسدم تھے آزاد

شہ لنکا نے دیکھے ریچھ و بندر
قفس میں ہیں سب افسردہ تر

ثنا گو تھے وہاں پر جتنے سارے
کہ بازو سے قوی پر تھے اشرار

سحر کا تیر جو اُسنے کیا سر
گرے بیہوش ہو سو توان دلاور

اُسے بردان تھا برہما کا ایسا
لڑے دو پہر بعد اُسکے تھکا کا

پون سٹ مال سب کہکر پکارے
اُٹھے پر سب نے تھے جی ہارے

دیا بردان سب کو رام نے تب
عدو سے ہوسے کی حاصل ظفر اب

چڑھے بیباک ہو کر جب قلعہ پر
ہوئے اسدم مخالف خشمگین تر

پون سٹ بال سب کے پاس آ کر
ہوئے ویران نہ تھے جو کہ مضطر

کہے نشیچر پس شیطان اظلم
رہا باقی وہ دن یک پہر سے کم

چلو جلدی یہ بہت سا ہم ہیں پر
پون سٹ نے کہا بہتر یہی بہتر

چھپا کر اپنے تن دونوں اللو
لگے تعریف کرنے شاہ دو سر

گروہ دیوتا ناخوش ہوے سب
لکھمن نے لی اجازت رام سے تب

ہوے غصہ کمان سے تیر کر سر
کیے بیجان ہزاروں دیو سپچر

لکھمن پہ کیے ہزاروں تیر کو سر
اکھاڑا کوہ کو جڑ سے پکڑ کر

نہ آئی ضرب اسدم کچھ لکھمن
مخالف دب گئے لیکن وہاں کر

لگا وہ تیر سحری جب جگر پر
گرے بیہوش لچھمن ہو کے مضطر

بنائے سحر سے سب بچھو و بندر
فسون گر کا سبھی تھا سحری لشکر

ہوے بیزار بندر سب یکبار
سحر سے تھا ستمگر کو سروکار

کسی نے اسکو پہچانا نہ اسدم
کہ شیطانی بلا ہوتی نہ ہمدم

جو یاد آیا وہ اسرار کا احوال
پون ست ہو گئے اسوقت بیحال

لکھمن نے تیر سحر افگن چلایا
سحر کا رنگ سب اسنے مٹایا

طلب اسدم کیے جاسوس اور خبر
کہ عازم تھا بجنگ شاہ رگھبیر

لکھمن کے ساتھ جب لشکر سب آیا
قدم رگھبیر پر سر کو جھکایا

لکھمن جی کو محبت سے بٹھایا
پون ست اور انگد کو بلایا

کہا لچھمن نے رگھبر سے کہ بھائی
پسر اون کے ہین شیو جی سہائی

لگے کرنے سبھی تعریف اسدم
دلے خوش رام تھے سن وصف اعظم

جو ہمسر شیو کو اپنا بھگت جانو
ولی الفت سے اسکی بات مانو

مناسب ہے کہ سب پوجا تمہیں کے
رہو ہر بھگت مین تم ساتھ جی کے

زبان رگھبر سے شیو کا وصف سنکر
ہوے خشنت تن و شندل سنکر

انھیں یاتو نہیں گنگیری دو پہر رات
تو آئے دیو رکھو اسدم نکو دات

وداع کی کہار رگھبر سے پیہم
کہ برچھا جی کا ہے پیغام اسدم

پسر اون کو وہ مارے یہ پکار
کیا پروان پیبرہا کا اظہار

وہ ہی سر بھگت مین تہ اتی مشغول
غنیمت اسکو لا دی تہ نہو بیل

کہ وہ ہو ارگر کے پیٹ پر پہونچکر
لے آؤ جا کے وہ بل کو سمجھا کر

صبا کے مثل جا و انگد کنور اس
کہ آوے رات ہی مین نیک کردار

رہی کچھ دیر تک انتظاری
نشتہیا دیکھو اسدم وہ ہماری

برائے جنگ لچھمن جی شتابان
چلے لیکر وہیں با شوکت شان

جو دیکھا حال ہو لشکر کا ابتر
چلا ہو کے شتابان ابن وہ سر

گرائے جب لکھمن جی پہ سنسم
جبل سے کوہ شیطانون نے ہمسے

ہو غصہ مین اسدم ابن اون
سحر پیہ چھکر ہوا وہ ناوک افگن

وہاں پر کام آئے نہ کچھ بندر
کہ تھے سب غم مین لچھمن جی کے مضطر

وغل سے جب ہوا باہم وہ لشکر
سبھی ہو ون نے کہا سب بچھو بندر

سحر سے ہو گیا مشکل بھبیکن
فسون سے طاق تھا وہ ابن راون

لکھمن جب ہم چکے دیکھا کہ ابتر
ہوا ہمرو سے شیطانون کا لشکر

اوبھے وہ نا فلک پہونچے نقارہ
کہ بھولے دیو شیطان سن گھر تک

معابد مین گیا راون کا بیٹا
پرستش مین ہوا مشغول و سجا

ہوئی جب شام تب بچھرے لشکر
پھر افسوس ہوکے لیکر رام رگھبیر

تلطف رام سے پھر شکر رام
گیا پائی اجازت پھر آرام

نل و نیل نے بیمنز بھبیکن
شہ خرسان بھی تھے اسوقت ھون

سہین ہمکو یقین وہ ہوگا ریب
نظر پڑتا ہے وہ میدان مین نہ آج

کہا رگھبر نے کرکے اسلطف سب
کہ ہم او شیو جی مین یکجان پیچ

ملین اسکو پدار تھے چار بیرنج
فتح رجعت وکرا والا دوست گنج

نل و نیل و بھبیکن شاہ خرسان
شہ سپیو و انگد او ہنومان

سمجھکر ہر دو باہم ایک تن من
رہے ہر بھگت مین باجان او تن

لکھمن ویسا رام نے رکھکر بہ تعظیم
بٹھایا او بندون کریکے تکریم

رہے شب ہو نہ جب تک مہر شور
اگر آوے یہان لشکر لنکا کا پور

جو بیٹا رام دھو اگر بہت شور
شکستہ کا اس ہنگ سنکر لنکا کا پور

یہ کہکر و لیو رگھبر کو سدھار
پون ست سے کہا رگھبر نے پیار سے

وہ ہے پیزام مین مشغول ہر دم
سوا اسکے نہین دنیا کا ہے غم

بحکم رام فوراً انگد کنور اس
وہ بیٹھے ہے کوہ پر جاکے صیاد

کھلی جب آنکھ وہ بل کی
بلے پرنام کر کے ہر دو باہم

زبانی رام کا پیغام دیکر
ملا آکر بیسر سے شاہ بندر
غرض ہر ایک سے کرکے ملاقات
شہ خاور ہوا بیدار جس دم
بحکم رام سب میدان مین جاکر
کھڑے رون دیو تھے جنگی دلاور
چھپا جادو سے پہونچا پیش گھبر
کیا ظاہر سب اپنا اپنا احوال
اضالت پر نہ جا اپنے ستمگر
بنا ہو شاہ رگھبر کا وہ دشمن
شہر حاصل تو کر گھبر سے راون
بنایا تمکو گو بھائی سمجھکر
کہا اے بے حیا بے شرم میمون

خوشی ہو کر چلے آئے بہ گھبر
ہوا خوش معاف کرکے جرم گھبر
کہا ہے جنگ بھجم ابن راون
ہوئے مصروف پوشش سب اسباب بھجم
ہوئے آمادہ پیکار یکسر
کمر باندھے سلح سب ستمگر
وہ دودہ بل بھی تھا ہم مکتب بانیر
محبت سے ہوئے میمون بہ خوشحال
کہ جاہل قوم ہے دیوان بد اختر
بُرے دن کا ہے وہ خواہان برتر
کر انکو دوست اور دشمن ہے یکسان
سمجھ ورنہ قضا ہے تیرے سر پر
کہ مارا بال تو اسکا ہے ممنون

بہت خاطر سے گھبر نے بٹھایا
ملا انگد برادر کو وہ دل شاد
ہوا دودہ بل سے لڑکر بھول ششدر
صبح دم جب ہوئے بیدار گھبر
ترانتک ہوا اس سمت طیار
ترانتک سے ہوا اسوقت غالب
کیا دودہ بل نے استقبال اسدم
کہا دودہ بل نے راون پسر سے
ترا ظالم پدر ہے عقل سے پاک
مجھے افسوس ہے ہو کے غافل
بنا دشمن اگر گھبر کا تو مد
نہ بھائی ابن راون کو یہ گفتار
نہ باشد تابل تابعدار اسکا

جو کچھ تھا حال وہ سب کہہ سنایا
کہ تھا دودہ بل نکو طینت نکو زاد
خوشی کے ساتھ مین گذری وہ رات
ہوئے پابوس سب جنگی دلاور
چلا ایدھر شہ بندر بہ پیکار
کہ تھا اوسکو فن جادو میں بحث
ترانتک ملا خوش ہوکے باہم
نکال اپنے سپاہی کو جگہ سے
کہ کار بد سے ہے ہر وقت عیاں
ہوا اغوای شیطانی سے جاہل
نتیجہ بد کا بد ہے آخرش کو
ہوا برہم غضب سے وہ ستمگار
عدو جو تھا نامراد اسکا

تصویر جنگ بھجم ابن راون



سے رسم جاہلان اقوام بندر — نہ ہے یہ رسم عفریت دلاور
چلا کہکر یہ جانب رام لچھمن — لپیٹا وقت میں دوہ بل نے وہ دشمن
سنا یہ تخت کا تب دوہ بل — سنبھل کر گیا وہ اور بے بل
سپاہ رام نے سنگ و شجر سے — بہت منتشر کیے کشتہ تبر سے
لڑے ہرچند وہ عفریت بسا ہے — اجل نے کر دیے آخر کنارے
شہ بیبہن شہ خرسان سے بولا — خوشی سے عیش آسکے لئے کو بھولا
شہ خرسان یہ بولے کرکے تجھ پر — دعا گو ہے سنی دوہ بل نے جب طور
شہ بیبہن ہوئے خوش سنکے یکبار — ہوا سنکر دل غمگین نکو نسا
لڑے جاکر فلک پر ہے ہمدوش — نکالا غم سے شعلہ ان نے دل جوش
جو پھینکا اسکو دوہ بل نے زمین پر — تو نکلی جان قالب سے وہیں پر
او سپہ دیو اسپ چرخ پر سے — ہوئے خوشدل وہاں پیران ....
چلا دوہ بل بجانب رام چندر — خوشی دل سے وہ پہونچا پاس اختر
خیال رام کے لطف و کرم سے — رہا لشکر سوا رنج و الم سے
کہا سگریو نے تب اس خبر کو — رکھو این شہ لنکا کے سر کو
بہت تعریف کر بولے لچھمن رام — کہ دوہ بل نیک طینت ہے نکو نام
ہوئے خوش رام دوہ بل کہا ہے — وہی ہاتھ و چو ہو وے کا مطلب
محبت میں تمہارے دل لگا و — نہ بھولے یاد یہ ہیر دان پاؤن
دیا تمکو خوشی سے تخت اور تاج — کرو تم شہ ہو اہل یہی ہر ایک راج
ہو جیسا دھیان شنکر اور اوما ہیں — وہی سیوک ہے میرا اس جہان میں
گیا ہر دان یا دوہ بل نکو نام — خوشی میں تھا وہ دل سے خادم رام

ہمارے خاندان کا وہ ہے سپوت — تھے دشمن کھا رہے ظلم سے سپوت
ستمگر نے کہا بدذات بندر — نہیں ہے خوف مطلق تیرے دل پر
لپٹے دونون ہم ہیں خودسر — اودھر اٹھ کے لگا لشکر سے کہنے
لڑائی کیا ہوئی اسدم تھی آفت — سپاہی تھی اسکے گھر میں نہیں قیامت
مطابق قول اسکے ماری تھی جنگ — اگر ہوا وہ مخبر تون کا سب جنگ
مہم کفتہ بات کی جنگ ہے یہ بار — ترا نیل مریگا کب یہ بیچارہ
وہی وقت آگیا نزدیک اسدم — مریگا دیوان با قرب بھیم
اوڑا یکبارگی دوہ بل کو لیکر — وہ ہو پچا افلاک تک کرکے مضطر
نہ آئی کام اسکے کوئی تدبیر — فضا سے گر پڑی ہو کر گلوگیر
بوقت جان کنی بولا ہی ہر — ملا جنت مکان میں پر ستمگر
لیا سر کاٹ دوہ بل نے اوسی جا — ز بے سر کو پھینکا سوے لنکا
ملے دلشاد جیسے وہ بل نکو نام — تلطف کی ہے سب اسدم لچھمن رام
دیا جب نیز زمین بدخواہ کا سر — ہوئے دوہ بل خوشدل رام اختر
سنا سگریو نے جب کلمہ رگھبیر — حفاظت میں کیا بدخواہ کا سر
سری رگھبیر نے جہانے سمجھایا — تلطف کرکے پاس اپنے بٹھایا
کہا دوہ بل نے اسدم جوڑ کر ہاتھ — نظر کر پاکی ہو سر و اسکے ساتھ
کہا رگھبیر اے نیک بنیاد — دیا پروان جسے دل ہے شاد
سنو شنکر اور مان کو زمانے — مشتہر ہو تبھی تینون جہان میں
لیا صندل کو رگھبیر نے وہیں پر — تلک دوہ بل کے کھینچا تبھی جبین پر
لچھمن و رام تھے خوشدل یہاں — گل افشان ہوا تھی وصف پر بھکر

خوشا قسمت کہ زوجہ این دہ سر — چلین رگھبیر سے سر شوہر کا لیکر

زبانی راویوں سے جو سنا ہے — اسی سے مختصر میں نے جنا ہے
گرا جاکر وہ پیش شاہ لنکا — تن بے سر کو جب دوہ بل نے پھینکا
شہ لنکا اٹھا بیتاب ہوکر — بحالت غش گرا رو کر زمین پر
پکی یاد میں تھا لیکہ پر درد — جگر سے کھینچتا تھا آہ وہ سرد
زنان ہندو دیو فریاد کرتی — کہا یک وجہ لیے اودن کی ہر تی
لعبد غم نام این منہ سرتن — فغان و شور کر ، رو رو کے مر تین
زنان اون نے دیکھا حال ابتر — سمجھو نکو دی امان سکھی ...

یہ کہہ کے مشیت سے کلمہ پسند
مجھے بالفرض ہے مرنا جو منظور
سلوچن کی کہی وہ داد ساری
اجازت دی کہ اے مادر مہربان
چلی رگھبر کے جانب طالب دید
سبھی فوج رگھبر کے شنایان
جو دیکھا نیل و نل نے عورتوں کو
کہا رگھبر سے انکا حال سارا
یہ بولیں سبھی تین سیتیو سے باہم
مزاج رام خوش سب عیان تھا
تمنا دل سے کہ درشن پاوین
نہ جب درشن ملے رگھبر کے تب
زن گوتم نے پائی مکت بھر سہج
کہا سب کچھ وے رگھبر نے بولے
جو دیکھا حال ان دونو کا ابتر
بہت الفت سے آئے پیش رگھبر

کہ ہے تو عقل میں دانا خردمند
تو بس خاطر سے اپنی رنج کر دور
کہا لازم ہے اسدم یہ پکاری
میں جاؤں پاس رگھبر کے ابھی آن
خبر شترو پاس پہونچی اسکی یکبار
ارابہ میں چلی جاتی تھیں لشون
تو روکا جا نکو مضطر دلون کو
ٹکانے کو کیا اسدم اشارا
رہیں محروم کیون درشن سے اسدم
یہ سب اغماض بہر امتحان تھا
کہا کیونکر پلٹ محروم جاوین
وہ بولیں جب کہ اس وقت سب میں
وہ سیوری پاگئی یہ جگت بھر سہج
سخن شیرین سے ہر گز لب نہ کھولے
دیے درشن ہوئے دلشاد رگھبر
ثنا میں انکی تھی ہر دم زبان تر

نکر مرنے کی اب تو جانفشانی
سر شوہر کو لا رگھبر سے اول
کہا یہ پندت نے خوش ہو کے
اجازت پاسکے خوش دل اسی سے مضطر
ہوئی ہمدم اجازت اس سے لیکر
نسا چر جان رگھبر اندرون نے
سنا احوال ان سے انکو راد
علٰحدہ انکو لشکر سے ٹکایا
ہوی پیغام پر رگھبر سے دلشاد
کیا انکار یہ درشن نہ پاوین
یہی کہہ کر گئیں لشکر کے اندر
ہمیں درشن ملیں ابہین یہی نشانی
یہی ہے التجا رگھبر ہماری
ہوئیں بیدل کریں بیتاب ہو کر
قدم پر جا گریں دونو زن الکی
کہا ان کو جو ہو وے دل کا مطلب

کہ ہو سیو سے یہ مرگ ناگہانی
چلی جیسے سلوچن اسطرح چل
غم شوہر سے بس آزاد ہو کر
ہوئی اسوار رتھ پر نعش لیکر
گئیں وہ تو سوار ہو کرکے مضطر
پکڑ رتھ کو لیا پھر اون سبھون نے
سبھی لشکر رگھبر سے نل نیل دلشاد
کہا رگھبر نے جو کچھ سنا یا
کہ مکر جا کے سیوئن نیک بنیاد
پلٹ کر تب وہ اپنے گھر کو جاوین
ہوئے وہ خوش سبھی لشکر کے رگھبر
سری چت جا لگی چت جاگنے جانکی
ملیں درشن تو ہو مطلب اری
تمنائیں ہوئیں محروم آکر
ہوئیں تھیں رام کی کرپا سے بیبا
ہوئیں سب سیتا لچھمن ہے جب تب

تصویر ستی ہونا سولہ رانیون کا ہمراہ نارنتک بموجب حکم راجہ رامچندر لنکا میں



تمنا دل بر آئے پا کے درشن
یہ سنکر حکم انگد کو دیا تب
ببھیکھن سے کہا اب حسب دستور
سبھوں نے اُس جگہ جا کر رچا سر
بہم وہ چار دہ دُریُن تو دیکھا
جو تھین وہ پاک تن پاکیزہ تن سے
خبر رگھبیر کو پہونچی یہ یکبار
جو تھین زوجہ وہ فرزند اور
زن مندودری اور اُسکے ہمراہ
جو دیکھا خسر خوشدامن کو غمگین
غرض سب دیونی رگھبیر سر کے
فلک کی شعبدہ بازی عیان ہے
پری پر جو کہ دل مائل تھا اُسکا
محل سے جب وہ در پردہ آیا

ملے شوہر کا سر اب رام لچھمن
کیا ظاہر لوشن سے بھی مطلب
جلاؤ تم خشوست دے لیے کر دو
دگر سوتین ہوئین سن حال مضطر
چتا پر مندستا اور جسد دیکھا
ہوئین آسن استہ سب پر ہین سے
کہ آیا شاہ لنکا بہر سکار
دیا انجام سب اُنکو تبتا کر
ہوئین غم سے نہایت مضطرب آپ
تو سمجھایا سبھوں نے دیکے تسکین

بیانکی داستان لچھ کہ سنائی

یہی بنا مین جا سد سکھمان ہو
پریشان خواب دیکھا جنگ سے یا
بجنگ اب رام سے سر اُٹھایا

دیا خوش ہوکے سر رگھبیر نے جب
کہ صندل جا کے تم لنکا سے لاؤ
لب قلزم گئے سب لاش لیکر
چلیں وہ الغرض فریاد کرکے
ہوئین وہ چار دہ کو چھوڑ کر شاد
شہ لنکا گیا سن حال پرغم
کمد بھیجا ببھیکھن کو بلایا
اُسی دم ہوکے پھر رخصت ببھیکھن تو
لقصد شعر و فغان فریاد کرتین
جو تھی شوہر کی بانہت جان و تن سے

کردن تحریر راون کی لڑائی

قلم لکھ حال جنگ رام و راون
اُٹھا بیتاب ہو کر بسکہ غم سے
شراب غم سے تھا مخمور راون

کہا سننے ملے ہیں رام ہمیں آپ
رجو سر مندست کو جا جلاؤ
سلوچن کا رچا تھا جس جگہ سر
ہر یک اُس ہند مت کو یاد کرکے
ملین وہ شانزدہ ہم غم سے آزاد
مع لشکر ہوا خیمون سے پرغم
جو تھا پیغام رگھبیر کا سنایا
زمین پہونچا جہاں تھے رام لچھمن
وہاں وہ زار ہو کر یاد کرتین
جلیں وہ سر کی ہمرہ اُس جا تن سے
گئیں جنت میں سب کر پا سے ہر کے
سپہ میدان میں آیا وہ پر فن
نہ تھا چین اک اُسکو اُس کے غم سے
سلاح جنگ کے زیبا بہ تن کی



ہر اک سردار لنکا کو بلا کر
کہا طیار ہو جلدی سے لشکر

ہر اک تن باندھ کر ہتھیار تن میں
کرو پیکار دشمن سے رن میں

جوانمردی کا گر دعوی کرو عام
اودھ قبضہ میں ہو لچھمن و رام

گروہ جنگ ثابت قدم ہو
نہ فرصت پھر عدو کو ایکدم ہو

سپہ داران لنکا لیکے لشکر
سوئے میدان ہو جا حملہ آور

قطار شتر اور زنجیر فیلان
خروشان پہلوان تھے سوئے میدان

بہ شمشیر و سنان تیغ و خنجر
ہوئے آمادہ پیکار یکسر

شہ لنکا چلا جب بہر پیکار
شگون بد ہوا اسدم نمودار

زغن اور زاغ تھے ہر سمت پران
ہزیمت کے علامت تھی نمایان

خروشان تھیں ہما باشان تباہی
لچھمن و رام سے پیکار چاہی

شہ بندر شہ خرسان لشکر
بلائے رام و لچھمن نے یہ سنکر

ہوئی اسدم سبھی آراستہ فوج
چلی دریا میں جیسے موج در موج

سکھین و گنبد تھے سردار بندر
بجا مہنت تھا بھبھیکھن کا لشکر

جبند و سرب اور سگریو راج باون
وہاں ہر ایک تھا سردار پلٹن

تھے جرنیل نیل و نل دلاور
وہ تھے کرنیل اپنے حوصلہ ور

دلیران نیم راج و نیم ورسن
بنایا دھوم سے سردار پلٹن

ہوئے خرسان و میمون جبکہ طیار
زرہ بکتر پہن اور باندھ ہتھیار

ہوئے شاداں بہت رام لچھمن تب
برائے جنگ راون کے چلے سب

پیادہ رام رتھ راون کا دیکھا
لیا رتھ سوار کر رتھ برق آسا

ہوئے رام و لچھمن سوار اسدم
ظفر آکر ہوئی پابوس پیہم

چلے دونوں برادر بہر پیکار
سو میدان کہ تھا راون ستمگار

پون سُت اور انگد شاہ بندر
مسلح با سنان و تیر و خنجر

لچھمن اور رام کے ہمراہ تھے وہ
ظفر کے ہر گھڑی تھی خواہ تھے وہ

برہنہ تیغ جاتے تھے دلاور
تھے افزون در دلیری یک سے بڑھ کر

بلنگ آسا گئے جس دم وغا میں
سپاہ جن پڑی اسدم بلا میں

ہوئے جس دم مقابل ہر دو لشکر
زمین پشت و خون سے ہو گئی تر

کمان ابر سے تھے تیر باران
جھلکتی برق سے ہر تیغ بران

کسی کو تیر و خنجر کا نہ تھا ڈر
بدن پر زخم کھاتے تھے دلاور

ہوئی دشت وغا میں آگ روشن
نہ تاب جنگ تھی خرسان پہ دشمن

مثال رعد نعرہ زن تھا راون
بڑے تھے غالب مخالف رام لچھمن

جو دیکھا شہ نے ہے مغلوب لشکر
سبھی سندہ جان تھے بھاگے بندر

کمان برسے کی بارش تیر
کبھی میدان میں باتن جنگ تدبیر

ہوئے سب ہر بلا تھے جو وہ لچھمن
پڑا آفت میں دل سے تن

کماندار میں تھے سلطان وغا سے
نشانہ ہو گئے تیر قضا سے

لڑے ہر دو طرف سے دونوں لشکر
صبح سے شام تک با تیغ و خنجر

ہر اک مرد دلاور تشنہ لب تھا
نہ تھا جز آب خنجر آب اسجا

اودھ کے شہ نے فرمایا کہ لشکر
پھرے اب سو خیمہ گہ تو بہتر

ادھر لشکر پھرا شاہ اودھ کا
گئے کفار اسدم سوئے لنکا

با آب و طعام خوش ہو کے لشکر
عنایت شہ کا مرہم رسم پاکر

ہوئے تند رستی سے وہ رنجور
کیا آرام شب بھر کر کے غم دور

ظفر نے فوج کو جوشن دکھایا
اودھ کے شاہ نے آرام پایا

بخاطر زار کفاران لنکا
یہ شب مضطر رہے کر دل میں سنکا

ظفر پاکر قلم جو لکھہ آئی
لچھمن اپنے دوسرے دن کی لڑائی

شہنشاہ شرق سے بیدار آیا
حیا سے مہ نے رخ اپنا چھپایا

ہوئے خواب سے بیدار لشکر
علی الصبح فوج خرس و شاہ بندر

سلاح جنگ تن پر سج کے یکسر
سوار و پہلوان پیادہ دلاور

پڑھے میدان میں کی جنگ آرائی
لگا کے مورچا با حکم شاہی

طرف پورب کے تھے انگد ہنوماں
طرف دکھن کے جو پلٹن کھڑی تھی
غرض چاروں طرف لنکا کی تھی فوج
ہوا پیکار کے مے گلرنگ مدہوش
اڑا یہ پیر چڑھا کے گرز و خنجر
جن و شیطان و عفریت باخبر
تپش نے شور دیوان کیا اُسدم
ملے خرسان و میمون شور و شر سے
بھبھیکن کینہ جو سے شاہ لنکا
تڑ کر مارا تھا تیغ بران
سلیکھن و کیسری انگد دلاور
وہاں پر کیسری انگد نل و نیل
لڑے میدان میں جب بندر لڑائی
تفنگ و تیر جادو کے بنا کے
کسی شیطان نے انگد کو ڈرایا
دو وید ہو کیسری نسہ خرس نل نیل
وہ لچھمن پر گرے جیوں بادل
وہ دشت جنگ تھا تو برکا کھیت
لگا جادو شکن ناوک دشمن
پیادی تیر کی بارش عیان تھی
ہوئی تا دیر باہم جب لڑائی
اُسیدم سحر کا لشکر بنایا
حضور رام با تیغ و تبر تھے
تبسم کرکے پھر شہ نے دیا تیر
ظفر پاکر اُسیدم لشکر رام

گئے لچھمن تھے نل نیل و ہنومان
ببیندو سرو کی اُس پر چھڑی تھی
ہوا محبوس ساون شہ سراج
خیال مرگ تھا اُسدم فراموش
سوے دشت وغا پہونچا ستمگر
لڑے میدان میں ایسے فتنہ انگیز
عدو کی فوج میں جا کے بہم
اکھاڑی سینگ شیطان نے
لڑا بھائی سے کی لیں سینگا
تماشائی تھے اُسدم چرخ گردان
قوی تن ور میں نل سمپیل
بڑا افگن لیا ان جیوں پیل
جن و شیطان نے اُسدم مار کھایا
شہ رام و لچھمن پر چڑھ کے آئے
سنگ و گست پر پھاڑ چلایا
پون سُت اور بس نگہ جیوں پیل
بڑھا کر ہاتھ چمکائے تھے تلوار
سمجھ سب ہوے سردار لشکر
ہوئے غائب وہ سب جادو کے زور
چمک تلوار خنجر برق سان تھی
سبھی شیطان کی پلٹن کام آئی
ہنر جو پایا وہ تھا دکھایا
عجب با ہاتھی با فن ہنر تھے
کیا کم مار کے یک تیر لشکر
لبسو کے مار کے آیا کہ تھی شام

سو گند و گند تھے جانب شمالی
وہاں گجراج تھے اور تھے جندول
اٹھا بیتاب تھا غصہ سے راون
پلا کر مے کیا دیوون کو بدمست
لیے ہمراہ لشکر دیو شیطان
ملا کے خاک میں خرسان و میمون
کیا محشر بپا تیغ و تبر سے
ہوئے جن و بس و میمون زخمی بیباک
بھبھیکھن نے نکالا کینہ دل
تماشا خوب قدرت نے دکھایا
پکڑ کر ایک نے ہتو دیو شیطان
پکڑتے تھے جیسے ہو کر سپاہی
یہ شیطانی ہنر کرکے نکالو
بدشت جنگ کیا جادو گر تھا
ڈرایا سب کو صورت راونی سے
ہراساں ہو گئی سب فوج پیکر
کیا حملہ لچھمن نے لیکے سب فوج
دیا رگھبیر نے اُسدم سہارا
مچائی دھوم بجنے باج ال جان
صدائے بان سے سب ہو نشیب
شہ لنکا نے دیکھا حال ابتر
لچھمن انگد پون سُت شاہ بندر
ڈرے سب پہلوان ریچھ بندر
شکستہ دل گئے شیطان تھے
بخواب خور ہوا آسودہ لشکر

اقامت فوج میں جا کر کے ڈالی
مقرر تھے وہاں جو بھی لڑ دل
بخواب غفلت تھا دشمن بتن
نہ وہ وقت ستیزہ جو مصلحت
اقامت کن ہوا جا کر بمیدان
زمین دشت کی تھی آلودہ خون
اُتارا سر کسی شیطان کا دھڑ سے
جسے پکڑا کیا اُسکا جگر چاک
جو تھا بیدار دشمن راون
کہ بندر دیو کو باہم لڑایا
اٹھایا خاک پر سے لگے میدان
گرے تھے گرز سے سو سو
کہیں بیدار ہست راون
جدھر دیکھو اُدھر راون
نہ تھی بچنے کی صورت اس کی
نہ تاب جنگ تھی بہت ستمگر
بڑھے تھے مثال سیل پُر موج
وہیں جادو شکن یک تیر مارا
ملا نے خاک و خون میں تن
بڑا کبر جو سب تھے زخم کھا کر
کہ سارا ہو گیا پامال لشکر
سحر راون تھے
سجانا یہ کہ ہم جادو کا لشکر
گیا شرمندہ راون طفل پن سے
تو لشکر کو دیا رگھبیر نے

دکھا شب نے جو سر چادری تاج
ہوئے بیدار لچھمن و رام باہم
سبھی سردار جاگے اور لشکر
سنا راون نے آیا رام لشکر
مچایا شور و غل یہیں ستم سے
لکھمن اور سُت پون کس جا و لا اور
سُت پون نے کلام طعنہ زن سن
سکھین تھے اور نیل و گند سردار
سنا انگد نے اُسدم اپنی کنوا
سلاح تیغ تھے اور گرز و خنجر

بجنگ سعی کی تھا تہ راون
قدم چومے ظفر لی آکے اُسدم
کمر بستہ ہوئے با تیغ و خنجر
چلا لنکا سے اُسدم فوج لیکر
کہا کیدھر ہیں نیل و نل شتم سے
کدھر ہیں پہلوان رام لشکر
لیا گرز گران کو زعم سے جنگ
شہ خرسان کا لشکر تھا جرار
گئے ہیں فوج لیکر بہر پیکار
مچائی دھوم بندر نے قلعہ پر

ہوئے سب فن عفریتان یمن
قدم برجست جسدم جیسا تھا
سوے میدان ہوا لشکر شتابان
جن و شیطان و عفریت یا آدم
شگند و گند انگد شاہ خرسان
کدھر ہیں رام و لچھمن دونون بھائی
لیے ہمراہ نیل و نل دلاور
در دز پر وہ پہونچا جاکے یکبار
ہوا وہ حملہ اور مثل ضیغم
بہا دریاے خون ہا بند جیحون

کیا لشکر سیہ روئی کا تاراج
شگون نیک اُسدم پیش آیا
سراک تھا پہلوان جیسے شیر غران
ہوئے گمراہ کی ہمراہ گمراہ
سپند و کیسری سگ بوذ نشان
میں دیکھون کیسی لڑتے ہیں لڑائی
سو گند و کیسری اور شاہ بندر
عدو کی فوج میں با فوج جرار
سر راون پہ مارے گرز سہم
شنا و جیون نہنگان خس و مچھیون

لڑائی دوسرے دن کی



بہر جانب پڑے جینے کو لالے
مچائی دھوم بندر نے اودھم
نہ تھی طاقت لڑیں دیوان خونخوار

سنبھالے سینہ پر مردوں نے بھالے
مثال شیر نعرہ زن تھا بھیم
ہوئے روپوش وہ میدان سے یکبار

جو پڑتے گرز مردانہ دلوں کے
لگے دیوں کے تن پر زخم کاری
شہ لنکا ہوا بیزار اودھم

دھڑکتے تھے کلیجے دشمنوں کے
بہا خون سقدر دریا تھا جاری
نہ پایا اپنا کوئی یار اودھم

گیا پھر پرستش زار راون
بدیو استھان گیا کرنے کو پوجن

جو تھا راون کا دیو استھان سجا
سعاید تھے وہاں کتھار لنکا
گیا مندر میں جسدم زار یا لنکا
کہا گردن جھکا کر سوبھاون

تصویر مقام خراب کرنا جگ راون کا بندوان جی سے انکا



پس راون سے جو دیو کتھا
وہاں سے اٹھ گیا ادھر وہ
بھبھیکھن نے کہا اے رام و
تم اندر آئے بندر کو اگر بھیجو
بحکم رام اسدم آئے کئی وار
پہونچے وہاں تیغ دار
پرستش گاہ تھی روپوش اسدم

جہاں سب ساب تھے ور وہ ستمگار
لکھن اور رام کو کر لوں میں تسخیر
پرستش کو گیا ہے آج راون
دعا اسکی نہ پھر تاثیر کر ہو
گیا وہ مندر راون میں یکبار
ہوئے وہ کے سبھی شیطان فراری
پرستش کا کیا سامان برہم

کہا ای دیوتا مکھ سے نہ بولو
کہا راون وہ بہت ہرگز نہ بولا
اجابت عرض کی اسکی ہوا تھا
ہوئے سنکر خبر رام لکھن کو
نہ خوف دیو دانوں تھا نہ راہو
گیا مندر میں جس دم ولا تھا
غضب سے خسرو دیوان بلا

میرا یہ عقدہ مشکل تو کھولو
مثال موم سنگین دل پگھلا
نہ ٹوٹا اسکو پھر ہرگز قضا کا
صبا کی مثل بھیجا است پون کو
مثال شیر غران تھا سپاہی
کیا بد وہ نے جنگ سے ستمگر
غم حیرت میں آتش سا جلا تھا

کیا جیون شیر حملہ جست کر کے
پہنچا وہ ظالم لٹیرہ زن تھا
جو تھا اس وقت جانبازی پہ راضی

چلا جب جست پون جیون باصرصر
پون سُت کے عقب باوُک نکمن تھا
ہوا غالب الٰہی باسے دشمن

پون سُت شادمان لشکر مین آیا
اگر اسکی نہ تھی سیتون کی جا پر
یہ راون حملہ آور رام ایسے

کیا راون نے پیچھا پر نہ پایا
غضبناک ہو دن پکڑ لائی وہان پر
غضنفر رو بہ برد وطرے نہی جیسے

مارا جانا راون کا جنگ سوم مین راجہ رامچندر کے ہاتھ سے اور فتح یاب ہونا راجہ رام چندر کا



جو وقت جنگ پیش شاہ عالم
وہان کالی نے آکر ایک خنجر
دو نظر بازی سے اسکے سر کشتی کا
جو وقت جا لگی راون کی چھین
کر [illegible] ولیمن آوے
ظفر رنگ [illegible] کفر دین
[illegible]

دکھایا شعبدہ و مکر ظالم
بھرا راون کے خون سے اپنا کھپر
اجل سے اسکی لیکن لی تھی
یہ بوسے [illegible] شاہی مین پڑا
کرے تاخیر جس مین بچھو [illegible]
گل افشانی ہوئی چت پر بن
ظفر نے طبل لشکر مین بجایا

زمین پر خون سر جسد ہم پر تھا
بنا کر جوگنی چوسٹھ وہان پر
شہ عالم نے اسدم تیر مارا
کہو راج نیت مین کیا رو ہے
یہی کہکر لقا کی اسنے لی راہ
لچھمن اور رام پر قبول ہے
یہ لاشہ راون کے جا دیو کھا

وہین راون وکر آٹھ کر لیٹے تھا
پلایا خون راون کاٹ کر سر
جگر سوفار سے راون کا پھاڑا
کہا خوش حال مین چلنی کا [illegible]
عنایت رام سے جنت ملی واہ
گریان ہوگئے کفار دیے
[illegible]

ہر اک نے ماتمی صورت بنا کر
جنازہ لیگئے سب سوئے قلزم
جمع آسدم ہوئے خویش و برادر
بھبھیکن پاپیادہ اور ہمراہ
پس پشت نیل نل اور شاہ بندر
بحکم رام جب آتش جلائی
عنایت شہ نے کی سندوری
بھبھیکن نے کہا شاہ دو عالم
بھبھیکن سے کہا ای شاہ لنکا
کیا اوسکو لچھمن جی سے ارشاد
بھبھیکن کو براہ لطف اعزاز

مچایا شور و غل آسدم وہان
لگائی آگ اوسکو ہوکے پر غم
عزاداری سے فارغ ہوکے یکسر
چلو مین جانکی کے ہوکے طیار
ہوئے سیتا کے وہ پاس آکر
گئیں اندر دکھائی پارسائی
غم ماتم سے کی تسکین خاطر
قدم رنجہ کرو لنکا مین اسدم
کیا اونے بہت سے خوب اچھا
کہ لیکے شاہ بندر اور جہاز و
کرو تاج شہی لیکر سرافراز

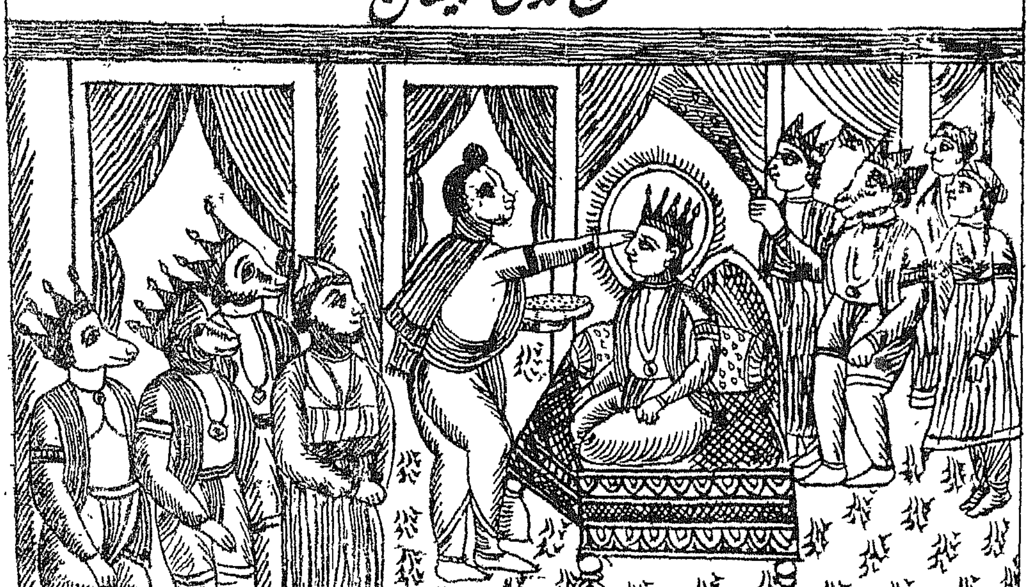
ہوئی سندوری بیزار رو رو
ہوئے واپس وہانسے جا ناچار
لنگا چندول سیتا کو بٹھا کر
جو پہونچا بارگاہ شہ مین چندول
نہ بولے رام از آنکہ سے اسدم
گزند اوسکو نہ پہونچا چلت تھا
ہوا اشفاق دل سب پر برابر
رعایا شہر کی ہو غم سے آزاد
مین چودہ برس تک بن مین گیا اون
شہر لنکا مین جا با دلشو وا و
وہ ہو سندوری بھی شاد و خرم

دل گل سے نکالے خار رو رو
لگا نعرا لفتی دیوان کہا
چلے سب لیکے با تسکین خاطر
بجا لشکر مین طبل و جہانجھ اور ڈھول
ہوئیں تب جانکی جی چشم پر نم
چلکہ پہلو مین وہ شہ نے اوسی جا
گئے سردار لنکا شاد و خوشتر
قدم بوسی سے ہو ہر شخص دلشاد
مجھے سوگند ہے بستی نہ جاؤن
کرو سردار اور رعایا کو دلشاد
بھبھیکن سے اگر ہو عقد باہم

بحکم شہ اودھ لچھمن بہ لنکا
ہوئے داخل کیا دلشاد سب کا

بھبھیکن کو بحکم رام جبنا
تلک لنکا مین جا لچھمن نے کینا
بھبھیکن کو بٹھایا بر سر تخت
بتلطف رام سے یاور ہو بخت

راج گدی بھبھیکن



بدست پاک کہا تاج سر پر
ہوے محکوم سرداران لشکر
شادی جبکہ لچھمن نے دلائی
بھبھیکھن کی ہوئی مشہور شاہی

عجب قدرت کا دیکھا کھیل رگھبر
کرین محتاج کو پل مین تونگر
کرین شاہ زمان کو زیر لشکر
کہ جیسے بیل کو ہو سور کا ڈر

وہ ہی ایلہ نواز و ناز پرور
کہ ڈالے طوق زر در گردن چرخ
تکبر سے ہوا اسکو عار ابلیس
ہوے بیچارون کا پیرو کار ابلیس

بھبھیکھن نے بعزت راج پایا
ہوا مغرور راون سر کٹایا
بہ لنکا سے جایا اور سردار
ہوے خوش پاکے سب انعام بلیا

ہوا تسخیر مین سب شہر لنکا
رہی لنکا مین بھبھیکھن کے نسنکا
جو شہ نے خرس بندر دیکھ پائے
پڑے ہین بن مین کشتہ و دم دبائے

فرشتونکو کیا حکم اس نظر سے
کہ برسے آب حیوان چرخ پر سے
حیات جاودانی سے ہون خوش تم
کہ کی ہے جانفشانی میرے خاطر

جو برسایا فلک نے آب حیوان
وہ لشکر مین ہوئی رحمت کے باران
ہوے زندہ وہان سب خرس بندر
وے شیطان ہے غرقاب زر خون

کوئی قدرت مین آسکے دم مارے
جیسے چاہی جلاوے یا کہ مارے
بدست رام جو شیطان ہوے تھے
بہت دنیا سے وہ اودم ہوے تھے

ہوی زندہ ولی رہین تھے بیجان
مشیت سے ملا تھا آب حیوان
ہوی خوش خرس بندر پاکے خلعت
بھبھیکھن نے دیے از راہ الفت

قلعہ مین رام کو نصرت نشان تھی
خوشی دسرتھ کو جنت مین عیان تھی
ہوی مشتاق لبس و دیدار رگھبر
کہ تھی حسرت بوقت مرگ دل پر

ہوی رضوان سے رخصت شاہ اسدم
کہ تھی رام و لکھن کی یاد ہر دم
شتابی سے اونھین مین بیٹھا کر
دیا بوسہ جبین رام و لکھن پر

سنی جب داستان لنکا کی ساری
گئے جنت کو کر کے اشکباری
کہا سگریو سے رگھبر نے اسدم
بہت کی سیر دشت و کوہ ہر دم

بھرت کی ہوگی دل مین بیقراری
وفائی عہد کی ہو انتظاری
فقط دو روز مین باقی وفا ہین
وہ یان کے قدر بیچے بس مدعا ہین

کہا سگریو نے اے بندہ پرور
ہین حاضر بندگان اب یہ بہتر

آغاز اوتر کا نڈ

سیہ رام و لکھن بن سے چلے گھر کی جو سدھ آئی
اودھ مین سدھ برادر کی یون بھیج منگوائی

شہ مشرق ہوا جس وقت راہی
سیہ رام و لکھن لنکا سے چلکر
اودھر پہونچے وہ لیکر ساتھ لشکر
علم زرین بہ تاج کلاہی

چلا تخت روان پر شاہ والا
وطن کے قصد مین جیا دل سنبھالا
بھبھیکھن سے بیان شاہ بندر
جلوس شہ مین تھی شہ خرس لشکر

چلے دنبال شہ باشوکت و شان
سپہداران اور مرد دلیران
جو پہونچا اسعد پر لنکا کے لشکر
بھبھیکھن کو کیا رخصت یہ کہکر

کرا شاہی کرو لنکا مین جا کر
رکھو تم داد سے رعایا کو خوشتر
بھبھیکھن نے کیا احسان ہر دم
نہ بھولونگا ہے جو قالب مین دم

ولے امید یہ کہتا ہون رگھو بر
غلامی مین ہون حاضر مین برابر
سمجھ کر خوش بھبھیکھن کی سرا
بٹھایا تخت پر اوسکو برابر

سبک تمہارا گھر سے جا ممنت
ہوا پل توڑتا جب سر آسر
صبا وادی بوچن پل سے اتر کر
ہوے دشمن وحشی انسان کے سر آ

وہ پل توڑا لیا رستہ وطن کا
اودھر پہونچی کھلا گل گل چمن کا
اودھر پہونچے جو بن سے
خبر پائی بھرت نے دشت پون سے

بھرت کو مست پون نے یہ خبر دی
مبارک ہو کہ آئے رام و لکھن جی
بھرت کو یہ خبر ایسی خوش آئی
کہ تھا بیجان قالب جان پائی

خبر سن رام کی بھرات چلے خویش و بھائی
کہ بسیجین آگئے گدی پر جو آئی بن سے رگھرائی

مدد طالع سے آسان ہوگئی سبھی کام
لگی ۔۔۔ گر خوشی ہون ایام
ولا ہوتا ہے جب اقبال یاور
تو سن چھپا ۔۔۔ اسکو دہن پر

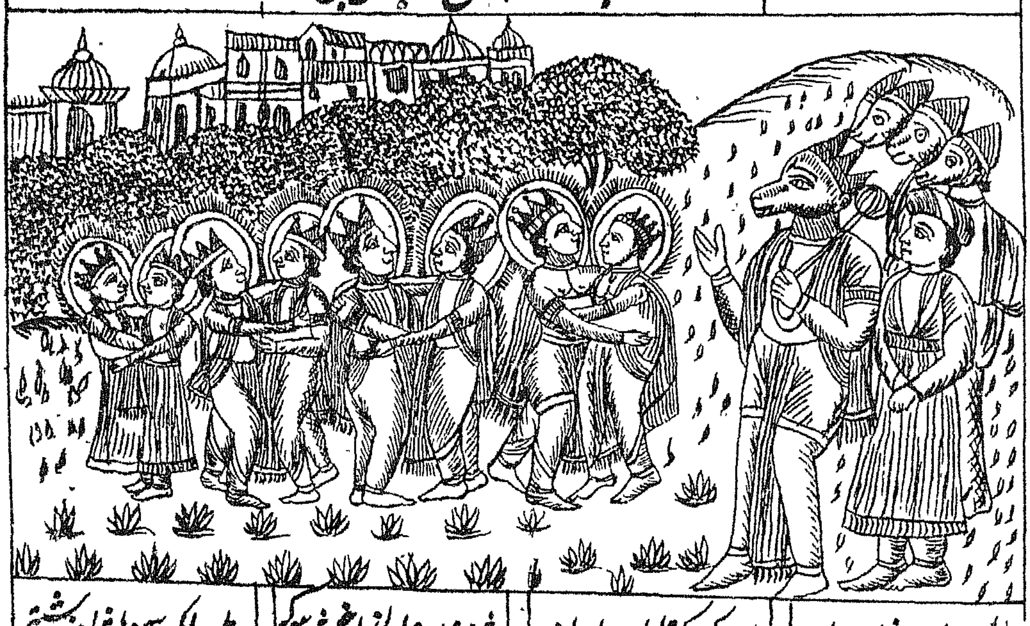
ہوا اطلاع بھرت کا جبکہ یاور
سنا مژدہ ہوئے خوش پر تعجب تھے
ہوئے طیار استقبال کو سب
ہوئی آئینہ بندی نقش کاری
ہزاروں مطرب و قاص گلرو
سواران و پیادہ پیل اسپان
یہ سجدہ تھے پیادہ دونو بھائی
زر تیح میں تھیں مادر سری رام
بھرت اور ستر ہن پیش لکھن رام
بھرت کو لیکے بر میں شبہ ہوئے شاد
ہوئی خوش مادر شترگھن کو پایا
یہ بولی کیکئی آئی آنکھ کے نور

ملے بن سے اودھ میں آ کے گھر
ملا آب بقا جو جان بلب تھے
لیے ہمراہ سواری پیل و مرکب
شہر نے کی یہ جنت نگساری
ہوئے غمزہ نما بر بام اور کو
یہ زر زریں پہن تھے با شوکت و شان
مراتب بام سے تھے کس کو بھائی
جوان و پیر و کودک تھے خوش انجام
خراماں چلکے پہنچے شاد و ناکام
قدم چومے لشست [illegible] بنیاد
صدف کو در مکنون ہاتھ آیا
یہ پیدا البشر کر ہو نامرے پور

بھرت شادان ہو کے سن اپنی خبر کو
لشست آئی یہ سن مژدہ شتابان
ہوا آراستہ جیسوت بازار
گلاب و عطر سے کر آبپاشی
چلے جیسوت وہ دونوں برادر
رواں جس دم ہوئی با خلق شادی
مثال ماہ خورد ونوں برادر
جو تھے ہمراہ برائے دید رگھبیر
ملے الفت سے آ سدم رام و لچھمن
ملے رام و لکھن جب ماوروں سے
بہت سی کیکئی نے کرکے الفت
سومتر خوش ہوئی لخت جگر سے

عبا و نگاہ سے پہنچے وہ گھر کو
بھرت اور ستر ہن یار وفادار
خیابان ناز تھے دوکان گلزار
کیے دوکان مکان خوش نمائی
بر لئے پیشوائی بخت یاور
بھجوٹ جا [illegible] کی تھی سنادی
لشست پیر تھے ہمرہ برابر
انھیں تھا شوق ہمچون اہل ہیجا
بھرت اور ستر ہن جی سے یہ تن
ندی جاری تھی چشم گلرخان سے
لیا آغوش میں از راہ شفقت
ملی رو رو کے ہر دونوں پسر سے

آنا راجہ رامچندر اور لچھمن جی اور جانکی جی کا اودھ میں



سنا سے مادر شاہ زمانہ
بہم چاروں برادر ہو کے طیار
جلو میں شاہ عالم کے چلے سب

ملیں کر کے تلطف مادرانہ
ہو سنگاسن پر افشاں پر ہو اسوار
رفیق جانثاران گرد بی ذی حسب

شہنشاہ زمان از بس خوشی ہو کر
سنہوماں شاہ خرس و شاہ سیمون
رعیت نے وہاں یکبارگی سے

ملے ہر ایک سے وہ دلشاد خوشتر
وہ انگد شاہ جن شاہان افزون
کیا تخت روان کا نزاکل سے

نیا رشک چمن ہر کوچہ و بازار
سبھون نے خرمی سے ہو شاد کے
کہا سب نے کسی ہر کیا شہان ہم
قریب کوہ نیبا پور ہی اک
قوی سگریو سے تھا بال بندر
صفت آیا جو کہا جانب سے آ رہی تھی
اسمعیاں ہے جو پیش رام ہیں یہ
شمالی کوہ کو لایا تھا اٹھا کر
قریب رام ہے سیون نتو سنا
جو بیٹھے ہیں کہون نل نیل بندر
شہ لنکا کی بابی ببھیشن
گئے دولت سے رام و لچھمن
گلستان زمین کشیب ہو مشغول
سخن روشن کہا شاہد نے

چمن کو خار تھا دیکھا جو گلزار
ہوئے حیرت سے یہ جو کو ساتھ
جو بن میں ماجرا گذرا تھا ہر
وہیں کی خبر سے سن بن میں بیتاب
ہیرا ور دونو صورت میں تھا ہرا
اور سیکی فوج سے لنکا فتح کی
ہنومان نام ہو شہ میں شریف
سبھی دی لچھمن کو اسنے لا کر
ہے اسکا نام انگد بال فرزند
مبارک سے تھے بادشاہ بندر
ہوا وہ سیر سب نا لطف رام و لچھمن
کھلا گل گل وہاں فرحت کا گلشن

لباس جنبش بن سب کے رہے
عجب صورت ہے انکی بن کہاں کے
او سیتا کو راون لے گیا تھا
لڑے جب بال و سگریو ہم سے
وہاں پر شہ نے جا کر بال مارا
سوئی جیپ سن ولا ہو قوی تن
جو بھاندا سمندر لنکا کو جلایا
لکھمن او رام نے ولمیں جنگ کی
ہزاروں دیو شیطان تھے یہ لنکا
جو بیٹھا جیتی ہی صورت چمن
سنی سب نے مفصل جب تقریر
مکان شاہانہ تھا سینہ گل کی بہوا

لب شہ سنے لطف کی نظر سے
ہوئے کیون ہمنشین شاہ جہان کے
حصار زمین میں مخفی کیا تھا
نکالا بال نے سگریو گھر سے
دیا سگریو کو وہ راج سارا
سنو شہ رام تھا رشتہ پرفن
وہ جا کر خبر سیتا کی لایا
ہے اسکا مرتبہ خدمت عالی
قدم اسکا اکتایا پرند اٹھا
ببھیشن دیو بھی ہیں نیک لیکن
ہوئی خوش سب جوان کو دیکھ کر
ہوئی آرام فرما رام و سیتا
بیابان فی الحال سے گیا بھول
چھپایا مہ نے رخ یاتیات و سور

مبارک راج بھرت کو اودھ گدی جو بھر پائی
بھرت اور شترگھن لچھمن نے سیوک سبھی بھائی

جلوس فرمانا راجہ رامچندر کا تخت شاہنشاہی پر اودھ میں



ہوئی مسند اودھ شاہ رگھبیر
بہشت جو دلہن وا وہ وش کر
گل بخشش سے دل مخلوق پھولا
ہوئی کلفت دلی سب خلق کو بھولا
خوشی دل سے فرشتے کامران تھے
رہی مسند بہار شاہ اودھ کو
وہ چار دن تن بیٹا ہے جیسے باد
عجب باغ جنان سے جو کنارے
بھرے شہر اودھ کی سطح دن
سنا ہی راولوں نے یہ فسانہ
تو فتح اور مدارے سر پر ایم
کہا یہ گر اودھ جنت نشان ہے
گئے بر جا یہ تھے پیغام دیکر
کہا دنیا سے ہی تھا کو ابھی کام
گئیں وہ سرگ میں سیتا جہان سے
گئی مدت گذر یا شان شاہی

قبائے خسروی کو زیب تن کر
گیا محتاج کو از بس تونگر
غم چودہ برس رگھبر کا بھولا
وہاں پر تھا خوشی سے جلوہ نور
سر افلاک سے وہ گل فشان تھے
رعایا اوسے تھی انکے مسرور
وسے الفت میں تھے اربعہ عناصر
شمال گنگ جیسی کی صفت سارے
رہیں سب کو سبا کی با فرح دن
کہ خطہ میں تھے گر گون ہی زمانہ
لب آئے پیش بہا کی نام
سکان لا مکان خالی عیان ہے
بجز سیتا نہ تھا ظاہر کسی پر
رہیں سگے اور کچھ دن تک یا تما
وہ سایہ رہ گیا اونکے نشان سے
جو کچھ لیلا تھی لمبیں کر دکھائی
زبس الفت آو تھیں شاہ جہان تھی

بحکم پور رگھا تاج سر پر
کیا عادل و کرم سے شاہ ظالم
ہوئی رونق اودھ میں گل بازار
خوشی سے ہر کو حاصل جوانی
شہ جن شاہ خرسن و شاہ نہد
بھرت اور شترگہن لچھمن برادر
عیان تھے وہ اوگر شاہ جہان تھا
بنونکے صف میں گل گل چمن تھا
فلک نیرنگ بازی میں ہے مشہور
برائے قاصدی برہما خود آئے
بصد گفتار شیریں اور دلا دیر
دیا پیغام برہما نے سیا کو
وسے رگھبر نے سیتا سے کہا جو
یہ سن کر گھبر سے کی سیتا نے تدبیر
وہی سایہ تا رگھبر کے ہمراہ
سیا ار نہان سے بی خبر تھیں
او اخدمت گو یا ارام جان تھی

ہوئی جلوہ کنان اورنگ زر پر
عنایت فوج پر پیند ول سر
صبا سے گل کھلے جیسے بہ گلزار
ملی مردہ دلونکو زندگانی
ہوئے رخصت سبھی ارشاد پاکر
رہی خدمت میں اونکے برادر
اودھ ہو رشک وہ باغ جنان تھا
صف عشاق میں بلبل چمن تھا
محبت کا یہی حاسد ہے مہجور
رکھو وہ جاتیں ہمراہ لائے
کیا تذکار میں تو کر جو نخیر
کرو انجام اب اس مدعا کو
جو برہما سے سنا پیغام تھا
مجھے جسم وح کو لائیں یہ سحر
کہ سیتا نام تھا باغر اور جاہ
بدستور زنان وہ بار ور تھیں

دیا بن باس سیتا کو کیا پھر جب رگھبر نے | لو وکس پور سیتا سے لیکر دن چارتن بھاگی



فسانہ رام کا تو کہہ سنایا | سنو اب حال کا وزیا دو آیا | زن گا ذرپری شرپاک باپیز | عجب گلنام تھی عیار شاطر

خصایل بد و شیوہ بد نہادی
نہ تھا واقف وہ عورت سے شوہر
جو گذری لعنت شب گھر پہ آکر
پلٹ کے اپنے محلوں میں رامچندر
ادب سے تھا ادب تھا وہ گنہگار
الم نے رام کو ایسا ستایا
بھرت جی سے یہ بولے رامچندر
بھرت جی سن کے یہ بولے برادر
کرو دل کو نہ غم سے اتنا بے چین
کہا لچھمن جی سے اے برادر
سیتا کو لیکے لچھمن وفاکیش
نظر آئے شجر دیکھا جو یکایک
تسلی کے بن میں ان سولی رہی جھومن بیکس
نہ پایا کچھ جواب اسکا لکھن سے
سنبھالا انکو بس لچھمن نے غم سے
وہیں الٹے پھر لچھمن کو خبر دی
ہوا قدرت سے اسدم تیرہ دن تو
یکایک آگئے سیتا جہاں تھی
بہت الٹو پہ چھڑکا آب حیوان
محبت سے تر و تازہ کلی تھی بیٹھی
کہا اسنے رکھی سے میری دختر
جنک جی خانہ میں جیسے آکر
سم شیرین کھلا دیکھے سے کر
وہاں کا کچھ دنوں تک دھیان اُٹھا
رکھی تھی باپ وہ سیتا تھی دختر

برائے نام تھی گاذر سے شادی
سمجھتا تھا اسے وہ پارساتر
غضب کی آنکھ گاذر نے دکھائی
کہ راون سے وہ لائی گذرن کو آکر
کہ یہ نکلا زبان سے اُسکے سربار
نہ ہرگز عاقبت اندیش پایا
کہ سیتا کا ہو دنیا میں اُجھر
تمہارے حکم سے ہوئیں قاصر
سیا جی سے کہیں بن شاہ کو ہوئیں
سیا کو چھوڑ آؤ بن کے اندر
پئے تقسیم خلعتہائے درویش
زمین سے تھی بلندی آسمان تک
تو بولیں جانکی آئے کہاں پر
تم حیرت میں کھڑے ہو بنجن سے
اُٹھے کہتے ہی دیکھو والم سے
ہوئے اتنے خبر اس بیخبر کی
رکھی اپنی ہو دنگی خبر دار
پڑا دیکھا تو بیخبر یعنی تھی
تب بی قالب بیجان میں جان
جو تھا دل میں وہ ہی نکلی تھی بیٹھی
نہ کر افسوس پھر رام چندر
محبت دل سے ہاں پھر دم بپار
رہیں مغموم دل خاطر سے گھبرا کر
تمہارا دیکھ جی سے سنگ کہاں آیا
ہوئے طفل جوان لشاد خوش تر

کسی گاذر سے دل اسکا لگا تھا
نہ تھا گھر اپنے جب شوہر وفا کیش
کہا گاذر نے ایسے مکار ہے تو
رہیں بارہ برس راون کے گھر پر
کسی نے رام کو جا کر خبر دی
سنے یہ رام کو آئی کدورت
سیا جی کو وطن سے بیوطن
سیا کی بارداری بھی عیان ہے
سنہیں ہے بیدین جو بار و رہو
نہ تھا ولیکن گھر سے ڈر کر
لکھن جی پار اُترے بحر وخار
ہر ایک جا اگر چیتا شیر تھا
یہاں درویش ہے کوئی نہ ہے تن
ہوئیں بیہوش غم سے جان کھو کر
ہو اظہار ارادہ تب لکھن سے
لکھن نے قدم چومے سیا کے
بنام بالمیک آئے تھے بن میں
جو دیکھا حال غم میں مبتلا ہے
کھلی جب آنکھ تب دیکھا کہاں ہوں
بھرت اور سترگہن اور رام چندر
اٹھو یاں سے چلو میری کٹی پر
غرض اٹھکر چلیں یاں سے کٹی پر
سنا یا حال سب لکھ جی سے کہکر
تو کچھ دن جب ہوئے پیدا سیا کے
جو تلسی ست رامچندر کا ہے

بنا ہی خست میں محشر بپا تھا
لگی وہ کہنے اپنی بدا ندیش
ز بس مکار اور عیار ہے تو
نہیں ہیں پارسا سیتا و رگھبر
نشرح حال سن کلمات بد کی
جدائی کی ہوئی لحظہ میں صورت
بھرت جی چھوڑ آؤ جا کے بن میں
قدم پھر انکو بس چلنا گران ہے
اوسی حالت میں گھر سے بدر ہو
دھرا سنگ الم لاچار دل پر
عجب آیا وہاں صحرا نمودار
جدھر دیکھو آ و دھشت کا گھر تھا
کہاں چھوڑے ہو رستہ میں یہ کیا گن
گرین تھوڑے وہ سلب العقل ہوکر
پھریں گھر لیکے سیتا جی کو بن سے
پھرے حکم برادر کو بجا کے
رہیں تنہا کو وہ بن سیر میں غم میں
تھا آب اوم سے وہ دربلا ہے
کہا تھی اب کہاں ہو لیتیو میان ہو
لکھن جی ہیں کہاں قوتی تھی کہکر
اُسے سمجھو تم اپنے باپ کا گھر
کٹی اونکو ملی مانند ستھر
نہ تھا معلوم کیوں غصہ سے رگھبر
امان جو تھے رکھی پھر دو دن کے
اوسیکا مدعا میں نے لکھا ہے

زبانی تذکرہ یہ بھی سنا ہے
لو و کس کو پڑھایا تب رکھی نے
ہوئے مشتاق وہ علم و ہنر سے
سخاوت اور شجاعت ایسی حاصل

دعا لیکر کے گرو کی ابتدا ہی
کمان و تیر سکھلایا رکھی نے
کہ یکدن کام آویگا یہ سب سے
نہ رکھتے تھے کوئی اپنا مقابل

کتھا میں بالمیکی کے نہ پایا
سکھایا وہ ہنر تیر و کمان کا
پڑھے وہ بید و علم و ہنر تھے
وہ ہر یک علم میں ایسے ہوئے طاق

کہ رکھی نے ہاتھ سے کس بنایا
ہدف ناوک سے پایا آسمان کا
نہ تھے ہمسر جہاں میں جو بسر تھے
نہ تھا مانند انکے کوئی مشتاق

کٹی میں اب سیا جی کو تھا پایا — لکھمن کا حال مضطر یاد آیا

بن باس کرنا سیتا جی کا اور لچھمن جی کا اودھ میں جانا



قدم کو چوم کر سیتا کے لچھمن
اودھ میں جا کے پہونچے مضطرب حال
محل میں یہ خبر پہونچی بعید یا
محبت تھی سو تھا اکو سیتا سے
سنکے سنکر محل میں شاہ کونین
سنے جس وقت یہ کلمات رگھبیر
محل سے آئے اور بیٹھے خموشی سے

چلی آسماں سے مضطر حال تن بن
کمار گھبرا کے سیتا کا احوال
کہ رگھبیر نے دیا سیتا کو بن باس
ہوئیں وہ زار ایسی فی و فا سے
سیا کے غم میں بیٹھا سوکو جیت
رہیں خاموش سب تصویر پیکر
اودا سے وہ بھی تھیں رو روکے گستر

پھرے کرتے ہوئے زاری و فا سے
لٹا ہر جوش و دل میں الم تھا
کوسلا کیکئی اور سمتر بیتن
محل میں اس طرح سے شور سنا یا تو
تسلی سبکو دی اتنا سنایا
جو تھی وہ رسم دنیا کی ادا کی
گئی مدت کہ پا آرام گلشن کی

شکایت تھی انکو کچھ جفا سے
وہ تھی مجبور اور بیبس جو رقم تھا
خصائل نیک کو سیتا کے کرتیں
الم میں تھیں سیتا کے سر نہ الفت
لکھا قسمت میں تھا وہ پیش آیا
جدائی کا نہ تھا کچھ غم سیتا کی
اور ایسے فرض میں خوش کلام گفتہ

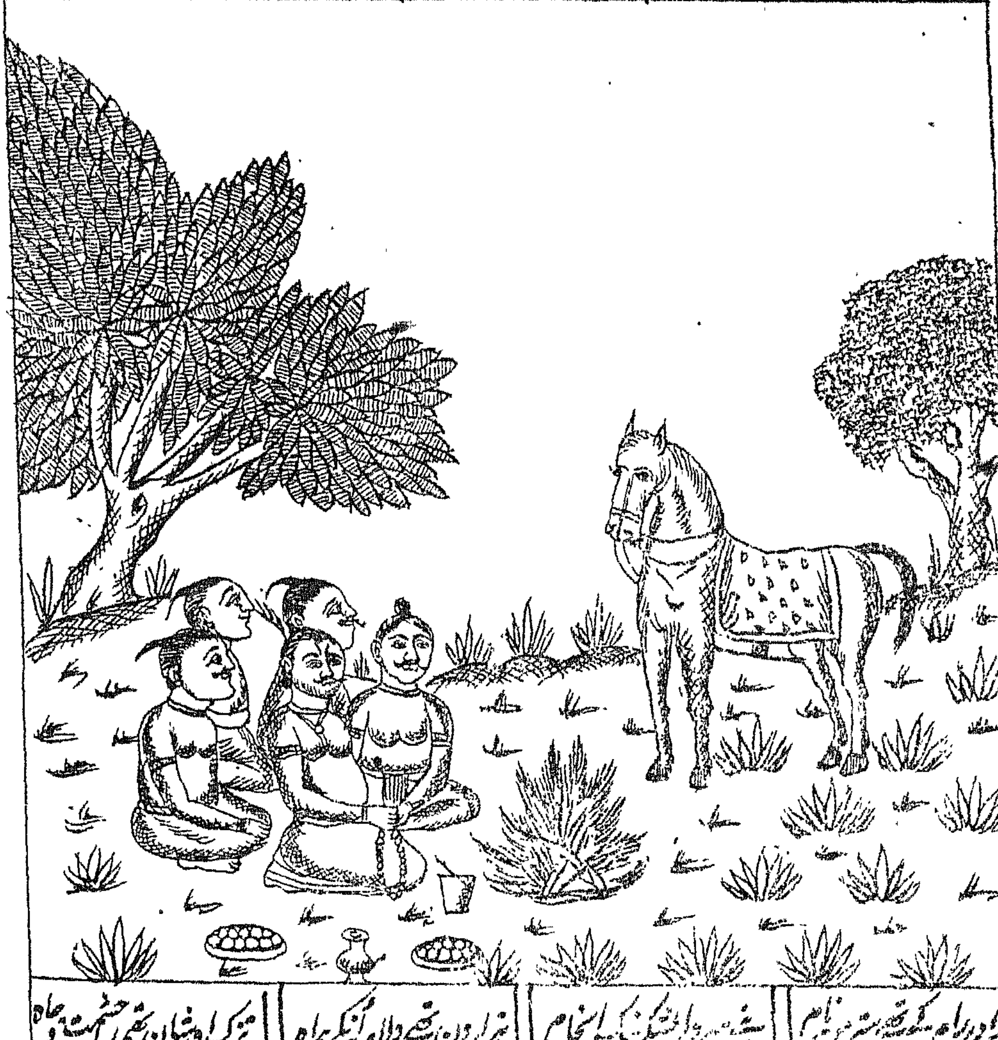
خیال آیا کرین ہم جگ کبھی پورا
بشست پیر نے شیرین زبان سے
جو ستیا یہان گرو نرپ کی
سبھا قائم ہوئی تھا اک کہ کالا
مہیا تھا سبھی اسباب عشرت
ہوا آغاز اسجا جگ کا سلطان

کہ جگ اسمید ہو دنیا مین مشہور
خیال نیک مین جو تھا عیان سے
تو جگ اسمید مین ہو زیب تن کی
بلوائے ہر طرف سے شاہ ذیجاہ
وہ سامان جگ کا بھی تھا کثرت
منگایا اسپ بن زین کی افقور

برہمن بھاٹ رکھا و رشی بولائے
کہا یہ جگ بھاری ہی بسری ارام
بشیرون کو ہوا یہ حکم از بہر
جنک جیو کو جنک پور سے بولایا
ہر یک جانب سے سب دم شاہ آئے
سمند جگ با شوکت عیان تھا

بشست پیر بھی تشریف لائے
سیا ہن کس طرح ہو جگ کا سر انجام
کرین طیار سب سامان لا کر
بھجیکی بھی ایک نامہ لکھایا
وہ لشکر بیکران ہمراہ لائے
عقب مین اوسکے لشکر بیکران تھا

اسمید جگ کرنا



پیادہ رام کو تھے بستر نام
[illegible]
[illegible]

سپہ [illegible] لشکر کے انجام
[illegible]
[illegible]

ہزارون تھے دلاور انکے ہمراہ
جہان پر تھی سپہ لاکھا نکا ارام
گیا دیکھا جو اسرجہ جبین پہ

ترکا و نشان تھی با حشمت و جاہ
لو و کش نام تھا افلاک ارام
کہ مالک اسپ کے مین رامچندر

جو تھا دنیا مین وہ سولی پھرفن ہوا ناگاہ یک لشکر نمایان ادھر سے چھتری گھوڑا پکڑنا	قوی بازو توانا شیر افگن برہمن کے ہمرہ تھے نقیب نشان نہ چھپیے تمکو اب اتنا اکڑنا	پکڑ کر اوسکو باندھا اک شجر سے کہا چھوڑو نہین ہے تمکو شایان کہا ہان چھتری کا دھرم ہے یہ	کہ تھا وہ مستعد تیغ و تبر سے نہ پکڑو اسے ہو طفل نادان نہ پکڑے اسپ گرچہ شرم ہے یہ

لوکش کا گھوڑا پکڑنا



نہ مانا ہو گئے لڑنے کو طیار ادھر سے تیر جو پھینکا شتر بار ادھر جنگی ہزارون تھے دلاور	تو فوج بیکران آئی بہ پیکار کیا زخمی ہزارون کو بہ پیکار ادھر تنہا طفل نادان تو ہوبا [illegible]	ادھر سے مثل باران تیر برسے گری تھی تیغ لوکی پر او صاف قلم تھا تیر سے ہر تیر و ترکش	ادھر لوکے تصیر کا یا تیر برسے گرے تھے [illegible] دلاور [illegible]

بڑھی لو جس طرف لیکر تیر کو
ادھر لشکر تھا تو تنہا لڑا ہی
بندھے کشتون کے جیسے پشتے میدان
لگا جو تیر کاری سترہن کا
سنا تو سترہن نے کام آئے
محبت میں ل نے اسدم جوش مارا
لیا وہ کھول گھوڑا اُس شجر سے
سپاہی تھے تقین اسدم کو غم مین
دلاور جنگ مین شمشیر بنستان
یہ بھی لشکر کے سپاہ نے وہان
سترہن وہ پہونچا ہو کے برہم
جو بیہوشی سے لو کو ہوش آیا
پیا سے فرق تھی ضرب خنجر
ادھر مین اضطراری تھی یہ گھوڑا
تباہی آگئی فوج گران پر
یقین انکو تھا بار استواری
نہ دنیا مین کوئی ہے شیر ایسا
بلا یا رام نے اسدم لکھن کو
برادر سترہن جنگی دلاور
شتا ال کے لشکر نشان پہونچا وہ لشکر
نہ لشکر تھا نہ تھا سردار کوئی
تھا انکا تیر جو ہونے لگے سر
کہ سپاہ پہونچا وہ پہونچا یک تیر
گئے وہ بھاگ کر اپنے وطن کو
نہ پہونچ پر لشکر لیا ہو سترہن گا

کیا دھڑ سے جدا سر ہر لشکر کو
ادھر جنگی تھے باکار آزمائی
رہے سرور رامی ہو کے حیران
رہا اسدم نہ لو کو ہوش تن کا
برابر دیدہ وہ تشریف لائے
ہوا آغوش مین وہ لو بیچارا
نہ باندھا تھا وہ تو نے اس نظر سے
کہ کشن بھی آسکے مان کے قدم مین
ہزبر افگن سپاہ او رجنگ میدان
کئے دم مین ہزارون شیر نخچیر
لگانے ضرب خنجر تیغ پیہم
برادر کو جو دیکھا جوش آیا
ہزارون کر دیئے لشکر مین
کر محجر کیا خبر دیتا ہے آکر
پڑے مین سترہن نخچی وہاں
یہ سمجھے اسلئی ہے کلہ درازی
کرے جو سترہن کو نیزہ ایسا

ہوئے جنگ آزما سنکے دلیران
ہے خار و خسک انہار جون سے
ہوئے یکبارگی سب حملہ آور
لگا اس وقت دلپر زخم کاری
جو دیکھا لو کو بیہوش اسمیں مشکل
ارابہ مین لیا بیجان تن کو
خبر پاکر ہوئین سیتاجی مضطر
زبانی حال سن ان سے شتابان
ہوا وہ نعرہ زن جلد کمان ہو
ہزارون تیر اور خنجر چلائے
گرے وہ سترہن عالم غشی تھی
ارابہ سے اتر گھوڑے کو لیکر
سپاہی بزدل تیغ جفا سے
جو بھاگے تھے وہ پہونچے رام کے پاس
کہا دو طفل ہیں ایسے جوانمرد
دلاور جنگ مین ہیں لیکہ ہوشیار
ہوئے بیتاب سنکر اس خبر کو

لکھا جو حال لندر استرہن کا
بیان ہے وصف اب جنگ لکھن کا

پڑے تھے سترہن نخچی جہان پر
بجز لو وکس نہ اپیکار کوئی
ہزارون سر کٹے سر ایک لشکر
تو اتر تھے لو کے نہ تدوید
جو پہنچے ہی تھے پہونچ آئے سترہن
مہر تیر ایک ہے نشانی ہوشیار

لکھن نے چار سو دیکھا نظر بھر
لکھن نے ایک بیکلی باتیرہ تیر
لکھن نے دو دیدہ کرکے کی جنگ
تو اور کس نے دشا سے تیر سے
لکھن نے ہاتھ مین تو لا اٹھا کر
نہ پہونچ کر نیزہ بردرد سے زیر کو زور

یہ شمشیر کو شیر بنستان
زمین بہشت تھی گلزار جون سے
تو اتر تیر برسا نے وہان پر
گرا بیہوش ہو با بیقراری
ہوئے آئینہ دل سے فاتح لنقل
ارادہ تھا کہ بیجا وین وطن کو
کر لو کو بیک گئے جنگل مین لڑکر
مسلح ہو گئے لڑنے کو شادان
مقابل ہو اگر جنگی جوان ہو
جو تھے جنگی جوان وہ کام آئے
نہ عالم بے لبی مین سرکشی تھی
تیر لے ہاتھ مین پہونچا یہ لشکر
ڈرے بھاگے وہ آئے قضا سے
ہوئے فریاد کن بادرد اور یاس
کہ دنیا مین وہی یکتا ہیں مین فرد
کہ لو نا سر کو مارا وقت پیکار
کیا اس ضبط حال لشکر کو
کہ جاؤ فوج لیکے بھی ان کو
بحکم شہ چلے لشکر کو لیکر
نہ پایا کو سوا جنگی دلاور
لو و کس نے او دیر کا یہ تدویر
کیا ایک تیر سے لو کے بدل زرد
جوان مرد جو تھے باقی کو تیر سے
رکھے محفوظ وہ سر شدی پر
تکبر کو مٹا دیتا ہے فی الفور

بھرت سے اس نے پوچھا بلا کر / نہ پائی کچھ خبر از سمت لشکر
رہا ہے جنگ میں اب وقت تنگ / نہیں آیا ابھی پھر کر سکھ گھوڑا
لکھن جی کو لکھو نامہ سمجھ کر / کریں جلدی کہ نہ ہو یہ کام ابتر
لکھا نامہ دیا قاصد کو فی الفور / گیا قاصد یہاں پائی خبر اور
گئی سب فوج جو بزدل تھے بھاگے / نے فریاد آئے شہ کے آگے
کہا وہ طفل ہیں ایسے جو انگد / کہ لشکر کو دیا لطمہ میں سب گرد
سنا رگھبیر نے جس وقت یہ حال / کہ لشکر کو کیا انگد نے پامال
ہوئے غمگین بہت پر ضبط کر کے / بھرت سے یہ کہا پھر آہ بھر کے
کہ جاؤ جلد تم لشکر کو لیکر / یہ کیا اسرار ہے ظاہر ہو مجھ پر
لے آنا سب سمجھا کر کے لڑکے / وگرنہ لائیو انکو پکڑ کے

چلے لڑنے بھرت لیکے لشکر / پون سُت نیل نل اور شاہ بندر

یہ چرخ نیلگوں کا ہے عجب ڈھنگ
دکھاوے رنگ اپنا کرکے نیرنگ

برادر کے الم سے تھے وہ مضطر / وگر تھے جانبوت انگد دلاور

گیا پھر وہ بھرت ہمراہ لشکر / کہ تھے جو جنگ میں ہشیار رہبر
وہ پہونچے جاکے جب نزدیک ہی / پون سُت سے کہا ڈھونڈو برادر
لکھن اور ستروہن جی کو ملوں گر / دلِ مضطر کو ہو تسکین خاطر
دلاور جنگ جو تھے انکی کنوار / خبر لینے گئے پھر کے آس پاس
ملی تھی جیت جو جنگی وہاں پر / لکھن اور ستروہن جو تھے برادر
یہ دیکھا ہیں یہ بیہوش دلاور / پڑے تھے ہیں جو انکا حال مضطر
غضب آیا پون سُت کو وہاں پر / جو دیکھا حال ان دونوں کا ابتر
بھرت بھی اسجگہ پر جا کے ناگاہ / ملے ہر دو برادر سے بصد آہ
ہوئے وہ نعرہ زن دونوں برادر / کہ ہو تم کون کیوں آئے یہاں پر
بھرت نے یہ کہا تم ہو یہ من / یہاں سب ہیں پڑے بیہوش دشمن
چلا اب جنگ میں لیکے گھوڑا / کہ پورا جنگ ہو ہے وقت تھوڑا
کہا گر جیتنی ہے لیو گھوڑا / لڑو کرتے ہو کیوں اتنا ...
یہی کہکر کمان میں تیر جوڑا / بھرت کے سمت پھر لو نے کس نے چھوڑا
کہا لو نے یہ ہاں تیرا ہے ارادہ / نظر آتا ہے کثرت سے لشکر
کہا کس نے کہ یا اقبال اور / کہ ونکا زیست لیٹ کے لشکر
یہی کہکر کے کس نے تیر مارا / ہر ایک جو دہا کا سر سے آتارا
پون سُت روبرو لو کے گئے جب / لیا کوہ گران کو ہاتھ میں تب
یہی چاہا سر لو پر گرے یہ / ملے کا خاک میں جسم اسکا پیسے یہ
لو و کس نے وہاں پر تیر مارے / ہوئے کوہ گران کے پارے پارے
طلسمات گیا ناوک جہاں تک / زمین سے تھا اندھیرا آسمان تک
پڑے آفت میں پھر وہ لشکر / قیامت تھی بپا روئے زمین پر
بھرت جب بدو لڑنے کو آئے / لو و کس نے وہاں خنجر چلائے
بھرت نے تیر جب پھینکا وہاں پر / اوڑا لیکے لو کو آسمان پر
فلک سے کو جبھی آیا زمین پر / بھرت پر پھر کیا تیروں سے سر
ہو جا کر میں بھر رکھوان کو مار / اتارے سر جوان پیادہ سوار
بھرت جی جسگھڑی بیہوش پائے / بچے تھے لشکری وہ بھاگ آئے
برادر ہر سہ تن باہم دگر ہیں / رہی محفوظ لو کس کے نظر ہیں
خبر بھاگے ہوئے نے دی کہ رگھبیر / ہوا پامال لشکر وہاں پہ
سنا رگھبیر نے اسکی زبان سے / گرا سنگ الم کوہ گران سے
دل بیتاب کو دھیرج میں لاکر / شکست پر سے لو سکے رگھبیر

رکھو جاری تم اپنا کو یہاں پر / اجازت لی ہوئے تیار رگھبیر

خبر پاکر بھرت کی شاہ رگھبیر
ہوئے عازم برائے جنگ دلگیر

اجازت دو کہ لیو جا کے لشکر / جمع اسدم کیے سب شاہ لشکر

شہ لنکا کو با افواج لنکا / ہوا ہمراہ کمک شاد شہ کا
ہزاروں فوج لوا و حشرات تسخیر / دگر شاہان با فوج دلاور

سنے سیون دگر انگد خرد ور
جو تھے سردار یا افواج بندر

وہ سر پا یہ پہونچے رام جن مین
وہ تھے طیار دونون طفل رن مین

کہا ظاہر ہے جسم دور بین سے
تباہی ہو چکی ہی سب تمھین سے

کرو ظاہر مجھے کس کے پسر ہو
یہ سیکھے کس سے تم علم و ہنر ہو

کہا رگھبر نے انسے ان کو دو شتاب
ہمارا ہی پرن دنیا مین ہیہات

کہا رگھو بالمیک ہین نام اوسکا
ہنر اور علم سکھلائے ہین ہر ایک

جہان دنیا مین سیتا کے پسر ہین
پدر کے نام سے ہم بیخبر ہین

کمان کو دوش سے جھٹ پٹ اتارا
ہوا راز نہان جو آشکارا

لووکس نے کیے انگد پہ سر تیر
لڑے انگد بھی باہم نیک تدبیر

طلسمی تیر لو نے جو کیے سر
زمین سے تا فلک تھے باد صرصر

کسی سے اژدہا اور شعلہ نار
چلے کوئی کوئی ہتھیار سے تیر آ

بھبھوکا کسی سے وا ہیز جو ہوئی جنگ
سحر سے اپنا دکھلایا نیا رنگ

لووکس جسم کی غصہ مین آئے
جو دیکھا آیا زبانہ پڑ پڑائے

کئی فوج لتا چرا اور دیوان
لووکس نے فتح پائی بمیدان

پون تا پیر لدا یا سب وہ زیور
وہ لائے گھر مین ہمر ہند یاور

کٹے جسم سیہ سے اپنی گنوا کے
ہوا پیدا خوشی مین رنج یکبار

جگر مین سہہ زخم مین دیدۂ تر
خیال رام مین تھی ہین یہ مضطر

کرا کس نے دیا تھا حکم یاور
چھوڑا لاؤ اسی دم لو کو لڑ کر

کئی سب فوج اسدم زمین اگتہ
گئے جنت مین سیتا مر دو وہ باہر

گئے تھے رکھ یہ سیر باغ بن مین
وہ نالہ آہ آئے اوس ہمن مین

رکھی ہمراہ لوو کرا اور سیکے
گئے اس رسم مین الفت بنا کے

لووکس دوست لیتے پیتر آنے
قصور اپنا مین سر جھکائے

سیا کو تھا الم رشتہ وفا سے
یہ دیکھا ہین وہ سب غافل جفا سے

دہان لشکر چلا لیکے نام
ہوا کرتا ہے ہر کے نا پاک انجام

جو بیٹھے جگ مین جا کرکے گہبر
سبھا مین تھے سبھی حاضر وہ باہر

برائے جنگ طفل نوبہادر
چلے ہمراہ شاہ داد گستر

جو دیکھی رام نے مشکل و عادات
جبین سے انکے ظاہر تھے کمالات

بلا شک جنگ مین ہو تم دلاور
تمھارا ہی سنین نام ہین بہت

لووکس نے کہا ہو وقت بیکار
یہان ہے گفتگو اب اور بیکار

برہمن جس جا نہین بیاکت تن ہے
مجھے پیکار مین اسکے سخن ہے

گرو مین پرورش سبکو کیا ہے
تبرک مین جنیو بھی دیا ہے

ہوئی جب رام جی یاد نوازی
کہا قدرت کی ہے یہ کارسازی

گئے آرام مین اس شہر کے اندر
وسلے انگد لڑے جو تھے وہان

دعا تب سے ہوئی جو بارش تیر
لووکس نے کیے سر تیر تدبیر

کسی سے شعلہ آتش ہوا
کسی سے اژدہا ظاہر یہ پیکار

کسی سے جونک صد ہا آشکارا
ہوئے بندر وکیے تھا گزارا

زمین پر تھا کہین تھا آسمان
لووکس سے رام چلا مین آکر

کیا ایک تیر جو کس نے وہان سے
مرے سیتا ہوا و حیات نسچہ

پستا آیا لووکس کے جو جی کو
لیا زیور انگشتری کو

کیے وہ پیشانش سیتا کے جس دم
ہوئی حیرت سیتا جی کو بعد تجھم

لووکس سے ہوئین نادم سیتا
کر کشتہ مار کے کیا جاگے جیتا

اسی غم مین سپہ تھین زار و بیزار
کسیکی ہے نہین دنیا وفادار

ہوا مین جنگ جو بافوج لشکر
چھوڑا یار جب ہا تسے تو پر اور

ولی زندہ رہے سردار لشکر
وہ تھے آرام مین یک تھو کا اندر

کہا رگھو نے نہ اس سے مضطر
لڑے کسیا ذرا دیکھیں تو چالاک

گئے رگھور زمین کیجے راج جندر
قدم انکے چھوئے بادیدۂ تر

جو تھا رگھو یا تھو جی کا لیا دل
جوانمردی سے انکے کرو یا معاف

ملطف رام سے رکھتے تھے سزاوار
کیا یا آب حیوان سب کو شتاب

گئے وا پس جگ ابسکلہ
رکھی لوکس سیا اور رام چندر

کیا اسدم رکھی نے تذکرہ عام
کر آئی ہین یہان سیتا نکو نام

بیر رگھوناتھ جی یہ سچ بیاں ہے	کہ سیتا پارسا عصمت نشان ہے	سنا لچھمن نے سیتا جی یہاں ہے	ارادہ تھا کہ خود لاوین بلاکر
نہ تھا رگھبر کو کچھ اُنسے سروکار	اشارہ سے کیا لچھمن نے انکار	کہا رگھبر نے اے رکھو خدا با حسب ہوش	تمھاری ہی عیان الفت وفا کو
قسم دلوین سیتا آکر یہاں تک	یقین دل کو ہے ہووے بلا شک	قسم دینے سیتا آئین مکان مین	ہوی حیرت مین سب اس امتحان مین
کہا سیتا نے اگر ہون پاکدامن	زمین شق ہووے بیٹھوں اسمین تن	ہوا اُسدم جو سیتا کا بچن تھا	کہ اُنکے واسطے عہد اسن تھا

سیتا جی کا قسم کھاکر زمین مین سما جانا



غصے سے لی کمان و تیر رگھبیر
ہوئی عصمت سیتا کی سکلو روشن
گیان آیا وہیں رگھناتھ جی کو
محبت تھی لکھن جیو کو سیتا کی
جو تھی خدمت برادر کی ادا کی
گیانی دل نے لکھن اپنا دکھایا

اٹھے جا کر زمین پر وہ کرین

سیتا کا غم کیا دل نے گوارا
لکھون رگھبیر کا اب حال سارا

نہ تھی لیکن خبر اس انتہا کی
انھیں بہشت تھی اپنے انتہا کی
بڑا ہا بیراگ و سدم جوش آیا

یہ بولے بالمیک اسدم کہ رگھبیر
سیتا کے بن میں جانے سے تھے دلگیر
دکھا آہی دنیا بیرنگ گردون
کیا یہ شورہ دل نے نہ مانا

یہیں تک ہی کتھا آیا جو لکھ
چلے اس رہ کو رگھبیر کی بن
نہ تھا دنیا میں پر ظاہر کسیکو
ارشاد برادر تھے وہ مجبور
نہ اسکا ہی کوئی دنیا میں ممنون
کریں تقسیم ملکے کا جو ٹھانا

گیان آنا رامچندر کا اور تقسیم کرنا ملک لڑکوں کو



نہ چل سکتا ہی اس ہیبت کا رتھا
لکھن اور ستر گھن کے پور دو دو
کیا تقسیم پھر ملک اس طور سے
سو سیل اور انگد و پسکر دیگر لوپ

ہوو دنیا چار دن کی کیسا ٹھکانا
یہ بھی ستر سج او انکے نام تھے جو
جو دل میں تھا ہوا تسو فی الفور
بجانب اتر دو لکھن تھے مشکور

ہوو کس پور تھے شاہ ادو جو
لپسر تھے نند و پسکر دو لکھن کے
ہوئے مہاراج کش شاہ ادو لوپ
شتیر سیل اپ خلعت تہ یور و زر

سو سیل انگد ہمر تہر جی کے تھے دو پور
سپاہ ستر گھاتی ستر ہن کے
ہوا اوتر نگر کو بھی منظور
کیا دیگر کے سبکو شاد و خورسند

ہوئے عزلت گزین شاہی نگہبر
برادر چار تھے وہ ہم جگر تھے
بتا گردون دون یہ رنگ لایا
کہا جا کر کے اے راجہ دھرم راج
فقیری بھیس میں تشریف لائے
کرین گفتگو تجھ سے وہ یہ بات
گئے تنہا فقیر اکمل مکان میں
اگر آوے سنے قتل پاوے
برس گیارہ پر نقطہ تین آئے
یہی بس گفتگو باہم کر تھی
کہا لچھمن نے رکھ جیو سے نجاطر
دعا دے یہ سے ہو نقصان اولاد

وے خدمت میں تھے تینوں برادر
گئی مدت گذر اسطور پر جب

یہان تک حال کہہ کر کہہ سنایا
لچھمن کے حال نے کیا غم دکھایا

کہو گفتگو تجھ سے خالی ہے یہ راج
گئی مدت اور بھی ہمراہ آئے
اجازت تھے یہ بھیجے پھر ملاقات
ہوا اقرار باہم درمیان میں
خبر اس بات کی لچھمن کو جاوے
مکان لامکان ہے جو لگائے
نہانی راز سے کسکو خبر تھی
کہ مانع ہوا جی سے کہ برادر
فقط آسین مر جان پر ہو بیداد

کیا انکار پھر منظور کر کے
در دربار پہ لچھمن جیو کو پایا
گئے لچھمن جی پیغام لیکر
کوئی آوے نہ یہاں پھر ملاقات
کہا پیغام سے ہم میں ہم راج
وہان سکو تمنا ہے تمہاری
اسی عرصے میں یا سہارکھ آئے
ہوئے در کھو جیو دعا بد کو تیار
یہی سمجھے گئے کہنے کو یہ بات

رہے دل شاد فضل و پرور بے
بہ الفت بلبل و گل جیسے کرتے تھے
تردد دلمیں پیدا سکے ہر تھا
پھر عازم سفر پر ہو کے
زبان شیرین سے یہ کلمہ سنایا
اجازت دی کہ خود آؤ یہان
کہ جب تک ہم کرین باہم گفتگو
دیا پیغام یہ جانے میں آج
سنے پیغام کیا دلمیں بچاری
کہا گیتا تجھ سے ملنے کو دہاسے
لچھمن جیو اسکی تجھے لیکے آ جا
کہ آئے ہیں کہیں پھر ملاقات

لچھمن جی کو شہر بدر کرنا اور لچھمن جی کا جواب دینا



لچھمن والیس ہوکے پیغام دیکر
زبان پر آنکے جب آیا یہ تکرار
کہا رگھبیر نے لچھمن کو بلا کر
نہ ہو دلمیں کہ آنکھوں سے کرو دور

فقیر اکمل بھی بولے کہ رگھبیر
بنا چاری کیا رگھبیر نے اقرار
نہ مانا حکم میرا اے برادر
ولی ہون عہد سے مجبور مجبور

ہوئی گر چہ پشیمانی اس امر میں
فقیر اکمل جو یہ کیا نصیحت
سمجھ تر دل کہا یہ بات بہات
یہی تنہا ہون اور لچھمن

سنو گا خیال شہر فرید میں
پھر آئی یاد کہا اپنے دم تھا
نہ چھپے [illegible] کی بات
[illegible] ہوتا [illegible]

سزا کی قتل کی جو کچھ خبر دی
نہ لیتا تھا خبر میری نہ گھر کی
کبھی تھے ہمدم چھوٹے سے جو انکے
سبھی تھے غم میں انکے زار مضطر
جلاد ولی سزا پاکر سے لچھمن
جو سمجھے سر جگہ ... کی شاہی
وہ تھا دنیا سے کب ... ہوئی ہے
سنگھ اُس وقت وہ سر جو کہا تھا
ہوئے ... جو شہ

لچھمن نے اپنی گردن پہ بلا لی
سزا سے تھک کے اب شہر بدر کی
کہ لچھمن جو گئے گھر سے نکل کر

جلا وطنی سزا دو یا کرو قتل
سنا حکم برادر ہو کے غمناک
ہوئے نہ بر آب ... لچھمن کی

لکھوں کیا حال لچھمن جی کا غمناک
جگر کے سوز سے ہے چشم نمناک

تو لیں جب ... لوگانی
ہمدم اسکی جو دولت ... کی
کیا اشنان جنت کو سدھارے

نہ ہم ہمدم نہ ہمخوار کوئی
سمجھ کر یہ اُسید ہم زار ہو کر
جمع سب ہوا آئے وہاں پر

لچھمن کو تھی جنت انتظاری
کہ رگھبر جو سے کب ہو ہمکناری

وہ مین دونوں برابر از رہ عدل
گئے لچھمن نکل یا جان و تن پاک
نہ تھی زوجہ کو انکے یاد تن کی
دھری سل صبر کی لاچار ولیر
گئی گھر سے نکل یا جان اور تن
نہ ہو دنیا میں بے آزار کوئی
دو ئی جہان ہشیار ہو کر
تو دیکھا روپ اصلی ... کر
کہ تھا بار زمین ... انکے سر پر

راجہ رامچندر جی کا خبر سنا لچھمن جی کی اور رعایا اجودھیا پوری کا ہوان پر جانا جنت مین



ادہر دھر کا کلیجا شاہ عالم
کہ اتنے مین خبر پہونچی جگر ریش
ہوئے عازم سفر رگھبر بجنت

کہ آئی ہے خبر لچھمن کی اے رام
گئے جنت میں لچھمن جو بہ ...
ہوئے ... سب حاضر بجنت

محبت ... گر ...
خیال ... سے ہوش آیا
پھر مہاراج ... شاہ اودھ پور

دسے الفت کا باطن ...
غم فرقت لچھمن سے جوش آیا
سو شیل انگد ... اور دیگر ...

بھبھکن جانوت و شاہ بندر
محبت کرکے بٹھلایا سبھون کو
کہی اسدم بچانوت یہ بات
ولیعہدی یہ پنپاپور دیکر
دعا دی انکو عمر جاودانی
رعایا جو پوری کی تھی وہان پہ
پسند آیا جنہیں جنت مین جانا
دلی الفت ہوئی جسکو یہ گھر
لگا چندن کیا اشنان پوجن
کتھا مین انکے جو کلمات یان ہیں
پڑھے گر یہ کتھا اور جپنے گا
لووکس پور تھے شاہ اودھ لو
دلاور پیل تن خوش پیرہن تھے

پہونچ بیٹھے و دیگر انگد وہان پہ
دعا دیکر کے سکھلایا سبھون کو
کہ پھر ہوگی دواپر مین ملاقات
کیا انگد کا انکے دل شاد و خوشتر
کیے رخصت سبھی با کامرانی
گئی خدمت مین شاہ رام چندر
کیا منظور سرجو کا نہانا
گئے جنت مین وہ ہر نام لیکر
ہوئے خوش دیوتا پا کرکے درشن
ملطف ہر گھڑی اسپر عیان ہے

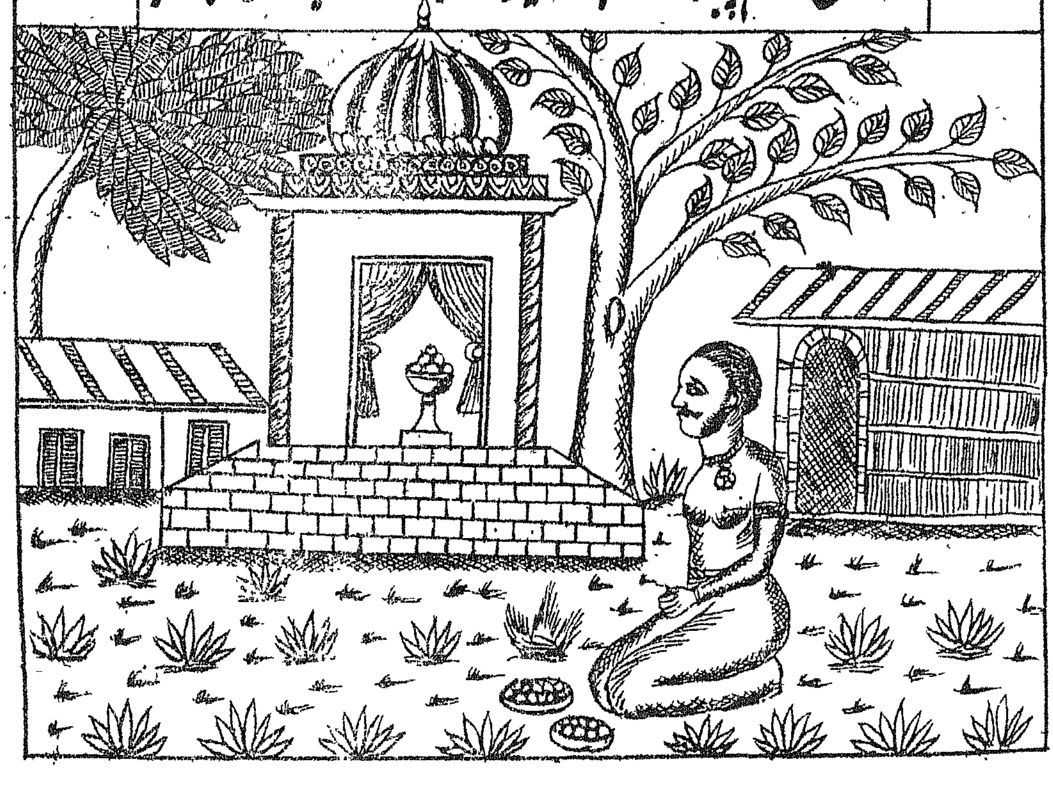
رکھی من او سب پنڈت پوری کا
بھبھیکھن شہ کو لنکا کی حکومت
حکومت شہر پنپاپور کی دیکر
ہوئے دلشاد لیں انجنی کنور آ
رکھی من سست دو پنڈت تھے وہان پہ
سکان سے چل کے سرجو کے کنارے
غرض سبھا سبھی اشنان کر کر
جتھر بھیج پ رگھبیر کرکے پاری
بمان آیا تو لیں سب کرکے اسوار
کتھا جسنے لکھی با خوش بیانی

کتھا رامہ سے پایا حال جسکے
لووکس نے کتیا جو لیجا آتھے

ذہین و ہنر و دانا و فن تھے
گل گلشن مین نسرین نسترن تھے

رعایا وہ کہ با الفت دلی تھی
کلپ پھر کر ہوئی باجاہ و حشمت
ہوئے خوشدل لیں باشاہ بندر
اجودھیا کی گدھی کا کرکے شر وار
لیے ہمرہ سبھی خویش و برادر
گئے رگھبیر کے ہمراہ سارے
گئے جنت مین وہ ہر ہر شہر کر
گئے اشنان کو سرجو کنارے
گئے جنت کہ وہ خالی تھا دربار
رہے دایم وہ خوش با کامرانی
اسے مقصد دلی ہر دم ملیگا
سخن روشن سے ظاہر قدرتی نور
اودھ مین وہ گویا بلبل سخن تھے

لووکس کا مقام پنجاب کے لاہور و کیشور کا آباد کرنا اور جاپ کرنا وہان پہ



وہ منصف اور سخاوت کے گھر تھے — رعیت کے وہ حق میں دادگر تھے
جو تھا پنجاب میں اک شہر آباد — ہجرت کی تھی وہاں نہال دلشاد
وہ قصبہ جو سنیہ شہر پدر سے — سنا تھا حال سب اور پدر سے
اودھ کا راج سپکر جیکو دیکر — رعایا کو دیا دھیرج بلا کر
ہرے سیر نکلے جب یہاں سے — رہ پنجاب لی اپنے مکان سے
وہاں لونے کیا آباد لاہور — کسو نے کس نے ایک بہروتا او سیلکور
ہوا پور وہ جب لاہور مشہور — کسوری بھی کیا آباد بھرپور
کسوری ہی گویا آباد گلشن — وہ تھے باغ ارم سے بڑھ کے روشن
جمع ہندت کیے بسید خوان جان — بنائے اسجگہ مندر و استھان
گئی مدت گذر باعیش و عشرت — رہے پنجاب میں با جاہ و حشمت
اودھ پنجاب سے رسم زمانہ — رہے الفت سے تھا سب کارخانہ
جو اُنکے خاندان میں چھتری باقی ہیں — وہ اب بھی چھتری نامستری ہیں
تری قدرت سے یہ ہے خوشنمائی — گدا کو بخش دے فرمانروائی
بہار گل سے اب گلگل چمن ہو — ہزار حمد کی بلبل سخن ہو
کرو مقبول یہ میری مناجات

پدر کے بعد اپنا راج پاکر — رہی کچھ دن اودھ ہر دو برادر
حسین خوبرو ہر جا عیاں تھے — وہاں کے مرد و زن شیریں بیاں تھے
کریں ہم سیر ملک دونوں بھائی — یکایک انکو ملنے سمائی
حدود منقسم میں تھی وہ خوشتر — سو شیل و انگدو دیگر برادر
رہی خوشحال وہاں ہر دو برادر — جو تھی اب ہوا و سطح خوشتر
کیا آباد پور و دون کو سراسر — جو تھے کوشش میں دونوں سمادر
زمین پر اُس سے ہی لاہور خوشتر — سکان فردوس ہے یہ چرخ برتر
ہوا وہ آپ سے دلشاد خوشتر — اسی جا پر جو دونوں برادر
بنوں اور جگہ سے میل آیا نام — وہ تھے ثابت قدم اور نیک انجام
برادر دونوں الفت میں تھے اکدل — تو کس ایک جگہ با ہم رہے جل
رہے باہم انکے خوشحال زمانہ — جگہ بند و بہرہ اور یگانہ
کرو مقبول کرپا کی نظر سے — کتھا رامہ لکھی جان و جگر سے
کریں الطاف ہے امید فی الحال — کتھا سے اب ہوا میں فارغ البال
کہ ہو دنیا میں حظ زندگانی — لی بخشش میں گوہر کامرانی
رفیع الدین ہے ہو سبکی بھاجا

ھلا میں اس کتھا کے اب دیا کر
بہار گل سے دے گل تازہ تر

سری گنیش آینمہ
استت گنیش جی

استت سری دیوی جی

چو بھج ہے سہر وہاں ہو دیوی دیا کے ساتھ | کھڑا ہے ایک ہاتھ میں کھڑگ دوسرے کمل
دھیرج ہو جن میں ہے حرم تم نظر کرنا کو ساتھ | کیا کیا کروں میں بیاں کہو ان اور گون ہے

استت سری چترگپت جی

نامی ہیں چترگپت جی وصف و ثنا کے ساتھ | ہیں راج کاج دھرم کی دیوان علم وہی

بیان بیاہ شنکر جی

بھولا کرپال نام ہے شنکر دیا کے ساتھ | ہو ہم کلام کہاں زبان وصف بیاہ سے
تھے راج کاج دھرم میں گیان دھیان کے ساتھ | پیدا ہوئی جو دختر تو نہ تھی طلب کیے
سیو میں مہیش ملیں گے وفا کے ساتھ | گرجا جوش شعور میں تھیں ہر گھڑی
سمرن زبان تھی ہر گھڑی پیار کے ساتھ | تھیں بس سات برس میں بیاہ نہیں ہوا
انکار تھا قبول کیا پھر دیا کے ساتھ | تینتیس کوٹ دیو تھے شنکر بیاہ میں

ور تالیف کتاب

حب الوطن ہے خاص اثر ہو دعا کے ساتھ | منشی چھبیلے رام معزز وکیل تھے
ہر لب چمن ہے گل گل آب ہوا کے ساتھ | کیا خوش خلاصہ سب راماین لکھا
شاگرد خوش کلام ہیں طبیعت رسا کے ساتھ | تحریک ہے کلام میں تھی ان کے نام کی
مشکور ان کا ہوں میں ثنا کے ساتھ | ہر سال میں ہے عرض سری کے قبول ہو
ہو مستجاب خواہش دلی دعا کے ساتھ | وہ ہے جو منظم میں ہے تم ہوں نام کو

آرنبھ کتھا بال کاند

رانی بھی انکی تین تھیں چھب ادا کے ساتھ | کوشلیا و کیکئی سمترا تھیں
سکل میں سلف سے تھے فرمانروا کے ساتھ | باغ ارم کی رشک وہ جنت پوری
باد و تھے تو اس خوشدل عطا کے ساتھ | لیکن تھی انکی دل میں تمنا کمال
تینوں سے چار پسر ہوئے خوش ادا کے ساتھ | تھے لوگ ان کے رام و لچھمن بھرت شترہن

سیتا جنم بیاہ لچھمن رام اور لکھمن

سمرن و سری گنیش بعد الثنا کے ساتھ
استت کو پڑھ کے سیس نوا ادا کے ساتھ
لال ان یا ہے وصف میں کیا بیاں کرو
بانکے بہاری لال کو آسا ہے کام ہو
سمرن میں پیا سوت اعلیٰ وفا کے ساتھ
آشیرباد انسے ملے یہ امید ہے
سمرن پشیت و ریش دل باصفا کے ساتھ
پربت ہمالیہ پہ جو نخل کا راج تھا
نارد نے نام پاربتی رکھ کے یوں کہا
استھان میں تھا ہر ہر نے ہر ایسا
پربھا جو پاس ہر کیلاس پر گئے
سوئم بہار بیاہ میں آیا حسین کے
بانکے بہاری لال تخلص بہار ہے
سولہ برس اقامت ہو دہلی جیسے کہیں
پھیپھی این بہن جو ہے سر و سب یکایکی
سبت و خاص تھے وہ ساون کہیا گئے ہو
ورد زبان جو بھی صبح و شام کہتا
تو شن بیاں کو وصف میں کیسے کہے
راجہ تھے نام دسرتھ خوش صفا کے ساتھ
کہتے ہیں جس ہے پاک اجودھیا پوری
تھی زیر حکم انکی رعایا جو اس جگہ
سنگھی لکھی فہم کے کیا چاک دی دعا
رام لکھمن وستر ہن بھرت چار تن

گج سیس ہے ہیں ملے مدعا کے ساتھ
تسمے ہیں سنڈ چوتھے ہیں سوبل کا کے ساتھ
ہیں تو ہی ہر آن رکھیا دیا کو ساتھ
برسا کی رشا لگی ہے ہی کالکا کے ساتھ
کالیتھ انکا بنس ہے وصف ثنا کو ساتھ
نادم ہیں عز و وقر نوا کے ساتھ
سب حال مختصر ہو ولا الشفا کے ساتھ
پوچھا مختصر سے خوشدل عطا کے ساتھ
بر کی دلی پسند تھی ظاہر حیا کے ساتھ
ڈھونڈھا ہی بر نہ پایا ملیح بیاہ کے ساتھ
سبل خوشی سے بیاہ کیا ہو صلاح کے ساتھ
پریت ہیں پھول برکت خوشنما کے ساتھ
تھے باپ سیر لال تخلص ثنا کے ساتھ
امید خاص لکی ملی خوش جزا کے ساتھ
چھپوا صاف رام کتھا الشفا کے ساتھ
غلطی ملے تو صاف ہو چشم عطا کے ساتھ
آسا لگی ہے کہ لکھی نظر کرم کے ساتھ
سیدا ہیں جو ترقیاں نکلے ادا کے ساتھ
سوم تھیں نام کیکئی و سمترا ہیں کے ساتھ
ہر تھ کا سی مقام اودھ میں ثنا کے ساتھ
سنگھی لکھی ہوا ئے بعد الثنا کے ساتھ
سوم سے شترہن و لکھمن تھے ثنا کے ساتھ
کیمل وہ تھے حق میں بہنے وفا کے ساتھ

راون نے ڈھونڈھوں کھون سے ہیرا پایا
پنڈت نے جب رام کو دیکھا تو یون کہا
گر چل کے ادین آپ تو جنک جی کھیت مین
سیتا جنک کے یگیہ مین پیدا ہوئین جب
جو دھانی ہو کوئی گدا یا کہ شاہ ہو
چھیرا مین بسوامتر جو گوشہ نشین تھے
تکلیف پا کے پنڈت و منتر سے پا ر کے
گو رام بسوامتر لکھمن رام سنگ سے
او چھل مین دیکھ رام کو ہوت ہوئین سیا
جا کر سبھا مین رام نے توڑا دھنش سر
رام و لکھمن دیکھ ہوا گیان بڑا

پہونچے جنک پوری مین وہ لشکر جنگ سبھا کے ساتھ

چندر ابھیون کا ہی مہی حیلہ پا کے ساتھ
پر سبکا سینہ خوب سیا لا انتما کے ساتھ
الفت لی ثبوت جنک تھی دعا کے ساتھ
کھینچے کمان بیاہ کرین آپ ماں کے ساتھ
شیطان نے انکو جا کے ستایا جفا کے ساتھ
رام و لکھمن کو لائی لڑین تاڑکا کے ساتھ
پہونچے جنک پوری کے چمن مین صبا کے ساتھ
ناگاہ پر ادا سے دل بھر پا کے ساتھ
پھر سا کے پر رام بھی پہونچے صدا کے ساتھ
پھولا کر وہ دل کا وہ فہم دو کا کے ساتھ

جسدم جنک پوری مین جیت تھی مشکل بڑی
جو تا ہی لیے جو آپ جنک جیسے کھیت مین
سیتا نے جنہیں بیحال وہ نہایت جیا دیا
بر لگ گیا امید مین سیتا بیاہ کو
ہاریجتہ پار کا ہی مین ہو رہے تھے
رام و لکھمن نے مار کے دیو لعین کو
گلشن جنک پوری مین جیسے گل امید کے
بر دا پاے خوش تمنا دل تھی جن
آ کر سبھا مین دھوم مچائی شہر سیا
بیاہی جبھی رام وہین جانکی کے ساتھ

کانا جنک پوری کی مونین دعا کے ساتھ
پنڈت بسوامتر نے کہا التجا کے ساتھ
تھا خون کھون کا بات مین صورت سیا کے ساتھ
اسدم جنک نے سب سے کہا ان صفا کے ساتھ
راون بھی بیقرار گیا دل فدا کیے ساتھ
کر کے تھے جنک سبھا جو کریا و فا کے ساتھ
سلام کیا پر صفا وہ مین تمنا کے ساتھ
اسدم تھین جانکی وہین پاکی صبا کے ساتھ
منین تھے رام لمین تھی الفت جیا کی ساتھ
رکھ کر کے ہاتھ اپنا سر جفا کے ساتھ
دیگر کنور بیاہے تھے حق الرضا کے ساتھ

پھر راج چھوڑ کو رام تھی زان بعد راج تھا | اجودھیا کانڈ | راجہ خلاف رہتے تھے حق الرضا کی ساتھ

ہو نہ تھی زبان سے پھر عمل کیے لیے
دی عقل کیکئی نے کہ ہو راج بھرت کو
ہٹ کین کیکئی تو لکھمن رام بن گئے
رام لکھمن سے ملے کہا بت سمجھا کے
جب چتر کوٹ مین پہونچے ہین رام جب

تارد کو کیکئی جو ملین بسچر کے ساتھ
بن بن پھرین وہ رام لکھمن جا کے ساتھ
سیتا جی انکو ساتھ تھین بسچر قضا کی ساتھ
آئو نہ وہ تو لا سکے لڑوین وفا کے ساتھ
کرہیت ہر کسی سے بدل صفا کے ساتھ

منتھرا تھی نام کیکئی رانی کی خدمتین
دشمن سے مانگا کیکئی نے راج بھرت کو
جب بھرت سنا رام بن گئے
تقسیم کی گھر انسے رکھ کر کے اپنے
رام لکھمن کو کام وہان کل چمن سمجھا

جیالال تیر کان لگے دعا کے ساتھ
دشمن تھے وہ رام لکھمن دعا کی ساتھ
بولے غم فراق مین بھرت بیا کے ساتھ
رستے تھے انکو دیکھ کے با وجفا کے ساتھ
بر سا تب بانع بانکے پھر رام سیا کے ساتھ

پہونچے وہین چتر کوٹ پر اور بن مین رام سے | آرنیہ کانڈ | سوپن نکھا تشا چر کا کا نہ اکے ساتھ

بہ نیور علو بیہ بسدہ بیسن
بچپن پا سیا کو دکھا دل جو رام کا
پہونچے وہین جا پہونچی بن مین رام جو
رگھبیر بولے کر کے بیاہ کو
دوری کے وہ پنچوٹی جو ہات پا کر
کر کے پیچ نا پہنچ گیا فوج کو
جا کر پنچ خاص لکن مین سیتا پر

خدمت لکھمن کو نہ تھی سیا کے ساتھ
بھو ری تیر آنکھ کاگ کی تیر جفا کے ساتھ
لیا مقام زیر شجر دلربا کے ساتھ
اسدم اشارہ رام تھا لکھمن کے ساتھ
رام و لکھمن کا حال کہا سب بنا کے ساتھ
نپشی کو باندھ لاوین ضرور دغا کے ساتھ
سایہ جو انکا لیا وہ دل فدا کے ساتھ

یہ دیکھ کر شرک کہا ہی بتا کا کو اندر
رہبر تیز پاے کا ٹھہر اقدم وہین
رام و لکھمن نے تھی بن جنگل کی
لکھمن کے پاس سوپن نکھا جا کے تھی
گہر و لکھمن آ کے سوپن نکھا نے بیا
کہہ دو لکھمن نشاچر جو دہ ہزار تھے
لکھمن جی کو سمجھا جو سیتا کا

مستانہ تھی بیا سیتا جفا کے ساتھ
چھوڑ کے لکھمن نے کان کاٹے کے ساتھ
بن لکھمن لکھ کر کھا جوش کی سا
کا ٹی ناک ہی سیتا کے ساتھ
تشی نے ناک کاٹی جو جفا کی ساتھ
تب ما بات رام لکھمن سیا کی ساتھ
مارے تھے رام کو نشا چر جفا کی ساتھ

لنکا خبر گئی کہ نسا چر کٹا ہوئے
مارا ہے مرگ رام نے راون ہری سیا
مارِیچ راکھشس کا بڑا اعتماد تھا
ماریچ نے کیا وہی راون نے جو کہا
تیر قضا لگا تو گرا مرگ خاک پر
تنہا ہیں سیا تو ہوا چور راون نے
سیوری کے بیر کھا کے تھے ڈھونڈھتے پھرے
بن بن پھرے تلاش میں سیتا کی رام جی
خانہ نگار وصف ہو سگریو بال کے
مارا ہے بال رام نے سگریو کو رے سے
او تر دیا ہے رام نے اسوقت بال کو
دیکھے جو نظر پڑے کوئی انکو بدتمیز
دیتی نظر ہیں رام کو سگریو کی وہیں
سگریو رنج پای لیباری خبر سیا
اسدم بلا کے رام نے ہنومنت سے کہا
خانہ نگار وصف ہو سیتا خبر ملی
پہونچے ہیں جب وہ سندھ پہ پوچھا کہ کون ہو
پہیک جہاں کے مثل وہ پاے سیا کہیں
پایا پتہ سیا کا بھبھیکھن سے جس گھڑی
مارا اچھی کمار کو پھل کھائی بٹ اوجاڑ
باندھا ہے سیتا نے ان سے سپاہ کو
لنکا جلی پھر ہیں لچھمن رام کو پتہ
پاتی لکھی جو رام نے انگد کو بھیجے
...
راون جگا یا کمبھکرن کو بوقت جنگ

آہو فلک نے جو کڑی بھر کشکار میں
لینے وبانہ رام کو بھیر وہم سیا کے ساتھ

راون یہ بولا نہایت الطف عطا کے ساتھ — تب کے بھر کے گیا کو دکھائی دیے رام کو
پیچھے ہرن کے رام تھے لچھمن سیا کے ساتھ — جاتا تھا کو لنکا جو کڑی بھر کے پہلوان
لچھمن نہ تھا رام کے اسدم صدا کے ساتھ — نام لچھمن کو سنکر سیا چھوڑ آن میں
لنکا میں لے کے اٹھا یا ہی جا کر بلا کے ساتھ — رام و لچھمن تھے جویا سیا کی تلاش میں
ویسے لگا ہی کھائی تمر و الفا کے ساتھ — کہا اسکے تب رام سنگ لچھمن کچھ سکے

کشکندہ کانڈ

مارا ہے بال رام نے پایا خطا کے ساتھ — سگریو سنگ بال بھرا آنا جب ہوا
تھا در ذالک بال سے شکوہ جفا کے ساتھ — وقت تریج یہ رام سے بولا کہ سگریو
دنیا میں شبھ چاہیے مقبول صفا کے ساتھ — بھگتی اپنی بدھ ہو ستیا ناری غریبی میں
مارے سے اسکے پاپ نہیں ہیں سجا کے ساتھ — دھیرج ہو نہیں سنتی بات رام کی
لنگا کو بچھے اور پون سُت وفا کے ساتھ — لیتے ہیں بھیجا تھا خوشی سے رام کو
لچھمن نے کوپ کر کے ڈرایا جفا کے ساتھ — ال کو اپنی بھیجے بھیجوں اور چھپیں

سندر کانڈ

پہونچے ہیں سندہ پار پون سُت وفا کے ساتھ — بھیجے ہیں جا ہنومت و انگد و سُت پون
لاوے خبر سیا کی جو جا بر بلا کے ساتھ — سنتے کہا ہی کہ پون سُت سو آئے میں
پہونچا ہی سندھ پار پون سُت ہوا کے ساتھ — بھبھیکھن بہر لنکہ راون ہے اسپہ کر
سندر دیکھا ہے جا کے سیا دکھا کے ساتھ — سُن گیا سے پون سُت بھبھیکھن دل
ڈالی ہے میگھناتہ بر ہم پھانس جفا کے ساتھ — لنکا جلا کے دُم کو بچھایا عجب عجب

لنکا کانڈ

دشمن بنا ہی رام کا راون جو مکت کو
فرزند زن برادر کھوئے خطا کے ساتھ

تیغ و تفنگ تیر سے سامان بلا کے ساتھ — ہر دو طرف سے جنگ ...
مارا ہی رام اور لچھمن نے وفا کے ساتھ — راون نے فم اندر جیت سو آ کھا کے جا

سالار نے بھی پتا دی مخبر سیا کو ساتھ
پنکر فقیر لیگیا سیتا دغا کے ساتھ
وقت شکار بن میں پھیر و جا بجا کے ساتھ
آتا تھا روبرو بھی یہ بانغصا کے ساتھ
ڈھونڈھتے گئے بن میں رام کو ہیج بکا کے ساتھ
سیوری سے بھید پایا سفصل پتا کے ساتھ
تمر او ہی ملا ہی بھبھیون کے ساتھ
پایا پتہ جٹائی سے راون خطا کے ساتھ
بن میں ملا وہ رام لچھمن سے بھا کے ساتھ
پیارا ہوا میں ستر ہو انس خطا کے ساتھ
جا سفا انھیں جو خضر رستم حیا کے ساتھ
انگد کو دو کی پائی ملی رہ بقا کے ساتھ
پایک پایا پون سُت لطف و عطا کے ساتھ
مژدہ کوئی نہ لایا طبع اسیا کے ساتھ
لاؤ خبر شتاب سیا کی وفا کے ساتھ
سگریو اور رام لچھمن نے دعا کے ساتھ
جاوے کوئی جو پار سمندر بقا کے ساتھ
کیا کیا کیا ہی کام طبیعت سیا کے ساتھ
کھانے لگے ہیں باغ میں پاپی شفا کے ساتھ
دُم کو بچھایا سمندر میں صدا کے ساتھ
آئے وہیں پار رام لچھمن سبھا کے ساتھ
انگد گیا جو او پون سُت جفا کے ساتھ
راون لگا جو اپنی ہاتھ مکر کے ساتھ
جانبر نہ تھا انتقام پھر قضا کے ساتھ
برسا وہ آگ صبح لچھمن شفا کے ساتھ

لاگی لکھمن کے دل میں اگن بان کی چھری
چشم قلم پر آپ ہی سکتی کی چھا گئی
گر پڑے سو آہ و نالہ و صد درد اُٹھا
کالبُت قوم رام سکتا حکیم نے
دیکھا لکھمن کو آ کے نباتی سنجیوں
پربت اُٹھا کے لائے پون پُت اودھر کی
سنکر کے رام راج ہو سوچ جگر
بوٹی لگائی رام نے لچھمن کے زخم میں
دربار راج کاج میں عزّ و وقار ہو
تھی بہوت بیگنا تھ کی لچھمن کے ہاتھ
ڈولا سنگا کر رام لکھمن حسن سے
امداد خواہ راون پاتال جب گیا
اہراون کو ہیندر کا دیتے پون کہا
اہراون آ کے دل میں بھبھکن کا بھیس رکھ
دربان دروازہ بے سوچ پہلوان
دیو لعین کو مارا اُچھل کر پون پُت
رام و لکھمن کو پا کے دیوتا تھے خوش
ناگاہ دست پون نے تڑپ کر بگھیر
خوش دل ہوئے یہ دیکھ کے سب رام چندر
مندودری یہ کہتی تھی راون کو باپ
راون چڑھا ہو آپ جو لنکا کے فوج
رام و لکھمن کے آگے سگریو پُشت پر
جنگ کام کا کر دیں لعین اگر بنا عیال
پیچھے رانجھا کے بعد گیا راج رام
رام و لکھمن اودھ میں پہنچے تو ہو گی

قدرت سے مثل خاک تھی باد صبا کے ساتھ
سوز جگر سے آہ لکھمن تھی صدا کے ساتھ
ہر دم زبان پہ نام لکھمن تھا ثنا کے ساتھ
دعوی جو ان کو مثل مسیحا تھا کے ساتھ
پربت سے جا کے لاؤ وہ بوٹی ہوا کے ساتھ
جانا ہی تھا جی نسا چرا کے ساتھ
پوچھا کہا یہ حال پون پُت نبا کے ساتھ
آرام جان ہو گئی سنجیونی بنا کے ساتھ
عالی ہو شان شوکت طبع ثنا کے ساتھ
مارا ہے اک پل میں تیر قضا کے ساتھ
لنکا ہے سنسان کہ سیتا کے ساتھ

سیدا لچھمن بیگنا تھ کے جب فوج آ گئی
سکتی لگی لکھمن کی جو بیگھنا تھ سے
غم گین تھے رام بھبھکن نے یہ کہا
پیک صبا کی شکل پون پُت روان ہوئے
سورج کا ہو نکلنا ہوگا اثر دوا
مارا ہو بیٹا کا بان کر پربت پل نا
پائی دعا پون پُت پربت کو لا اوڑے
رام و لکھمن نے سیتا کو دی دعا
لچھمن کے ہاتھ سے میں مارا گیا بیگناتھ سے
جانا سلو چنا ڈر کے پربت پر گئی
دیس آسکر کو رچا ستی ہو گئی

اہراون اور راون تھے دوست ہمدگر
کی اوسنے جان اپنی تصدق وفا کی ساتھ

رام و لکھمن کے پاس پہنچا دعا کی ساتھ
باندھا ہی اسکو لے کے زور دغا کی ساتھ
زنگ بھنگ کر دیا محشر بپا کی ساتھ
دی ہو کمان کر تھے لچھمن وفا کی ساتھ
مارا ہے دیو جان سے تیغ قضا کی ساتھ
تھا ہر زبان پہ ذکر پون پُت ثنا کی ساتھ

سوتے تھے رام اور لکھمن اور پلنگ کے گیا
مندر میں پہنچے چندر کا دیتے پون
پائی خبر اہراون آیا ہے دور کر
رام و لکھمن نے یاد پون کو جب کیا
رام و لکھمن کو لیکے پون پُت روان ہو
راون کو تھا غرور نہ لنکا اجڑ گئی

فرزند و زن برادر کر جانثار سب اور
راون نے تیغ ہاتھ میں لی پھر قضا کے ساتھ

راون کو مارتے تھی سبھی ان دعا کی ساتھ
کرتے تھے شاد ہر ایک دل عطا کی ساتھ

راون کی جا لگی میں لکھمن پہنچ گئی
راون کو مار کر کے بھبھکن کو راج دی

اُتر کانڈ

بھیجا خبر کو پہلے پون پُت ہوا کی ساتھ
پہونچے تب رام چندر اجودھیا کی متصل

ہر سمت تیر رام لکھمن بلا کی ساتھ
پس رام ہتھیار تھے تیغ و بکا کی ساتھ
لنکا میں ہیں طبیب سیا کی ساتھ
لائے طبیب رام سکتا ہوا کی ساتھ
رسکیے سوا شہزادہ دوا کی ساتھ
رام لکھمن تھا نام زبان پہ ثنا کی ساتھ
پہونچے میں پاس رام لکھمن دعا کی ساتھ
سیتا جلی چتا میں ستی نبھا کی ساتھ
تیغ و خدنگ تیر و کمان بلا کی ساتھ
کردار راون سے تھا مال صد ادا کے ساتھ
دل خوش کیا ہے رنج میں جلا کی ساتھ
محشر بپا تھا اور قیامت بلا کی ساتھ
تم میں نہیں ہے راج لیا دیا کی ساتھ
پائی خبر پون پُت دوڑ سے ہوا کے ساتھ
رام و لکھمن تھے بیٹھے مصیبت بلا کی ساتھ
فتنہ ہو زیر تیغ زور دغا کی ساتھ
قاصد قضا اہراون پہنچا جفا کی ساتھ
پہونچے ہیں پاس تیغ میں دل وفا کی ساتھ
صورت نہ تھی اک لکھمن دل قضا کی ساتھ
جی جانکی یہ جانکی پائی سیا کی ساتھ
تیغ و تیر تھا تیر سنان بلا کی ساتھ
پوچھا ہے حال رام نے سیتا کی ساتھ
لوٹی زبان سے رام تیغ اسکے ساتھ
پھر اور سن لکھمن وفا کی ساتھ
رہا یا قدم میں گر کے لی وفا کی ساتھ

آئی جو رام اور لکھمن بھرت شترگھن	انکے قدم چھوئے ہین ہر ایک لالسا کے ساتھ	ہر ایک کو انعام دیا ملک مال و زر	خوش ہو گیا ہی راج اجودھیا سمجھا ساتھ
جہانکی بھی ہی رام لکھمن کی داہنے ساتھ			چھوٹے بھی تھے خوبصورت صورت سیا کے ساتھ

گدی پر بیٹھ کرکے کیا جگ رام نے
ابتک بہار نام ہی کیا خوشنما کے ساتھ

تاریخ

تھے انگریزی اٹھارہ سے اسی	سمبت تینتیسوین تاریخ لکھی	کھتا بالخیر سب انجام پائی	سبھا مین رام لیلا کی سہائی

منشی چھاؤ لال سررشتہ دار سب ججی لکھیم پور حال سیتاپور کہ دوست ولی ہین متخلص خزان نسبت رامائن بہار کے تاریخ تصنیف فرمائی ہی

کیا خوب بہار نے یہ رنگین	احداث کیا ہی باغ دینی	تاریخ یہ ہی خزان کو سوجھی	روشن ہی کیا چراغ دینی

تاریخ از نتائج افکار شاعر بیمثال بابو خیراتی لال صاحب منصرم سب ججی لکھیم پور

موزون ہر ایک شعر ہی ...	معنی ہر رنگ رلت بیان جسکی ہیدا	رکھتا ہے جسکی وصف مین خامہ ...	کیونکر نہ آج شاد ہو ...
یہ وہ کتاب ہی کہ گر اسکے بیان کرین	ممکن نہین کہ لکھہ سکون شمہ ریز ...	لکھہ سال طبع ... خوشدل ز روی لطف	مرغوب طبع عام ہی رامائن بہار
	جو صدق دل سے پاٹھ کرے اس کتاب کا	ہو عاقبت مین جملہ گناہون سے ...	۱۸۸۸ع

مژدہ باد شگفتہ سنجان دقیقہ رس جوہر شناسان صبح نفس کو کہ اندنون پوتھی رامائن بہار بمطبع منشی نولکشور صاحب جنکے مطبع کی دھوم شرق سے غرب تک ہی طبع ہو کر منظور نظر ہر خاص و عام ہوئی یہ نسخہ ایسا عمدہ ہی کہ جسکے اوصاف مین زبان قلم کی لال بحساب ہی یہ کتاب انتخاب اور لاجواب ہی اگرچہ مضامین اسکے اور حکایات سوانح عمری سری سری جی مہاراج رامچندر سوامی جی بالمیکی اور تلسی کرت و ادھیات رامائن وغیرہ نسخہ جات مستند سے مستنبط کیے گئے ہین۔ وہ انتخاب ہی کہ حاوی مضامین مطول سے دریا کو کوزہ مین اور ہوا کو مٹھی مین بند کیا ہی کیون نہو مصنف صاحب شاعر شیرین مقال بابو بانکے بہاری لال صاحب انگریزی نویس درجہ سوم حال پنشندار ایسے ہی ہین جنکو فن شاعری مین کمالیت حاصل ہی استعارات توانی محاورے تلازمے یہ چارون انکے درم ناخریدہ غلام ہین ہر وقت ہاتھ باندھے متودب پیش نظر رہتے ہین فی البدیہہ شعر زبان مبارک سے کہتے ہین انکی تعریف مین خامہ فرسا ہونا گویا ذرہ ہای ریگستان کو انگلیون پر شمار کرنا ہی بس پرم ایشور شواجی انکو ہر دو جہان مین نیکنام رکھے بقول شخصیکہ ۔ از دست من گرا چہ آید ۔ جز آنکہ دلم دعا نماید ۔

خاتمہ الطبع

رامائن بہار مصنفہ بابو بانکی بہاری لال صاحب انگریزی نویس درجہ سوم حال پنشندار حسب فرمایش مصنف ممدوح مطبع منشی نولکشور مین بماہ جنوری ۱۸۸۶ع بار اول طبع ہوئی